Scanned & PDF Copy By RFI

عمران سیریز

ڈینجر گینگ

مظہر کلیم ایم اے

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

RFI

عمران سروسز ہسپتال کے آپریشن تھیٹر میں موت اور زندگی کی کش مکش میں مبتلا پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرے کا رنگ ہلدی کی طرح زرد پڑ چکا تھا۔ اس کے پورے جسم کے ساتھ مختلف مشینوں سے نکلنے والی تاریں چپکی ہوئی تھیں۔ میز کے گرد دارالحکومت کے ماہر ترین ڈاکٹر سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے۔ ان سب کے چہروں پر مایوسی جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ مشینوں کے ڈائل بتا رہے تھے کہ عمران موت کے اندھیرے غار میں آہستہ آہستہ اترتا چلا جا رہا ہے اب تک ڈاکٹروں کی بے پناہ کاوش کے باوجود امید کی ہلکی سی کرن بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ میز کے ایک طرف سر سلطان بڑی بے چینی کے عالم میں کھڑے دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہے تھے۔

"ڈاکٹر ـــــ پلیز کچھ کیجئے ـــــ عمران ہمارے ملک کا ایسا سرمایہ ہے جس کا نعم البدل مہیا نہیں ہو سکتا ـــــ خدا کے لئے کچھ کیجئے"

سر سلطان نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو پوری کوشش کر ڈالی ہے مگر تقدیر کے آگے بے بس ہیں جناب ـــــ اب تو دوا کی نہیں دعا کی ضرورت ہے ـــــ عمران

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

کی حالت بتا رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور زندگی اپنی کشمکش جاری رکھ سکے گی"۔۔۔ ایک بوڑھے ڈاکٹر نے مغموم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر عمران کو بیماری کیا ہے ۔۔۔ آپ کی طب اتنی ایڈوانس ہو چکی ہے ۔۔۔ کیا آپ بیماری کی تشخیص بھی نہیں کر سکتے"۔۔۔ سر سلطان نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"ہمیں افسوس ہے جناب ۔۔۔ سر توڑ کوشش کے باوجود عمران کو ہونے والی بیماری کا پتہ نہیں چل سکا۔ کلائی پر لگنے والی خراش سے صرف یہی آئیڈیا ذہن میں آتا ہے کہ ہو سکتا ہے انہیں کوئی زہر دیا گیا ہو ۔۔۔ مگر ہر قسم کے زہر کا علاج بے سود رہا ہے"۔۔۔ اسی ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ کیا آپ نے اس سلسلے میں ڈاکٹر موسیٰ سے بات کی ہے میں نے سنا ہے کہ وہ زہروں کے متعلق بین الاقوامی شہرت رکھتا ہے"۔ سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر موسیٰ واقعی دنیا میں زہروں کے بارے میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں ۔۔۔ مگر وہ سیاح قسم کے آدمی ہیں ۔۔۔ نہ جانے اس وقت کہاں ہوں گے"۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"ارے ۔۔۔ آپ کو علم نہیں کہ ڈاکٹر موسیٰ آجکل دارالحکومت آئے ہوئے ہیں ۔۔۔ کل ہی میری ان سے ملاقات ہوئی ہے"۔۔۔ سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہاں دارالحکومت میں آئے ہوئے ہیں ۔۔۔ ہمیں تو ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں ہے ۔۔۔ اگر ایسا ہے تو ان سے ضرور رابطہ قائم ہونا چاہیئے"۔۔۔ ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

مگر سر سلطان ڈاکٹر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی دوڑتے ہوئے آپریشن تھیٹر سے باہر نکل گئے تھے۔ وہ سیدھے گیلری میں رکھے ہوئے ٹیلی فون کی طرف بڑھے ۔۔۔ اور انہوں نے بڑی پھرتی سے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ان کے چہرے پر ہیجان اور جوش پھیلا ہوا تھا۔

"سیون سٹار ہوٹل"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری

"ڈاکٹر موسیٰ سے بات کرائیے ۔۔۔ جلدی ۔۔۔ میں سیکرٹری وزارت خارجہ بول رہا ہوں"۔۔۔ سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کیجئے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے فوراً ہی لہجے کو مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر سر سلطان کے کانوں میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ پھر رسیور اٹھایا گیا۔

"یس ۔۔۔ ڈاکٹر موسیٰ سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ۔۔۔ میں سلطان بول رہا ہوں ۔۔۔ سیکرٹری وزارت خارجہ ۔۔۔ ڈاکٹر صاحب ۔۔۔ آپ فوراً سروسز ہسپتال آجائیں۔ ہمارے ملک کا ایک انتہائی قیمتی انسان اس وقت موت اور زندگی کی کش مکش میں مبتلا ہے اور عام طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ اسے کوئی ایسا زہر دیا گیا ہے جسے ڈاکٹر تشخیص نہیں کر پا رہے"۔۔۔ سر سلطان نے تکلف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنا مدعا کہہ دیا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"زہر — جسے ڈاکٹر تشخیص نہیں کر سکے —— اچھا پھر تو میں ضرور آؤں گا" —— ڈاکٹر موسیٰ کے لہجے میں اشتیاق کے آثار نمایاں تھے۔

"پلیز ڈاکٹر —— ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ خدا کے لئے جس قدر جلد ہو سکے پہنچئے —— شاید اللہ تعالیٰ رحمت فرما دے" —— سر سلطان واقعی بوکھلائے ہوئے تھے۔

"میں آ رہا ہوں جناب —— آپ حوصلہ کیجئے" —— ڈاکٹر موسیٰ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔ سر سلطان نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"ڈاکٹر موسیٰ آ رہے ہیں" —— سر سلطان نے چیخ کر قریب کھڑے ڈاکٹر سے کہا اور پھر خود ہی بھاگتے ہوئے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ڈاکٹر اس مدبر اور انتہائی سنجیدہ شخصیت کو اس طرح بوکھلایا ہوا دیکھ کر حیران تھے۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ سر سلطان کی نظر میں عمران کی کیا وقعت ہے اور انہیں اس نوجوان سے کتنی محبت ہے۔

عمران کی اس حالت نے ان کی تمام سنجیدگی کو بوکھلاہٹ میں تبدیل کر دیا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر موسیٰ کی کار مین گیٹ کے سامنے آ کر رکی تو سر سلطان عقاب کی طرح کار کی طرف جھپٹے۔

"آیئے آیئے —— ڈاکٹر صاحب —— جلدی کیجئے" —— سر سلطان نے خود ہی دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"حوصلہ کیجئے جناب —— اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا" —— ڈاکٹر

موسیٰ نے ان کی بوکھلاہٹ دیکھتے ہوئے کہا۔

"پلیز ڈاکٹر —— ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" —— سر سلطان نے سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر جیسے ہی ڈاکٹر موسیٰ باہر نکلے سر سلطان نے لپک کر ان کا مخصوص بیگ اٹھا لیا۔

"ارے —— ارے —— اسے مجھے دیجئے" —— ڈاکٹر موسیٰ نے بوکھلا کر کہا۔

"چھوڑیئے ڈاکٹر —— جلدی کیجئے" —— سر سلطان نے بیگ سمیت تقریباً بھاگنا شروع کر دیا۔ اور ڈاکٹر موسیٰ کو بھی ان کے ساتھ ہی بھاگنا پڑا۔ آپریشن تھیٹر کے سامنے بڑے ڈاکٹر ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ لیکن سر سلطان ڈاکٹر موسیٰ کا بازو پکڑے انہیں سیدھا آپریشن تھیٹر میں گھسیٹ کر لیتے چلے گئے۔

"یہ عمران ہے ڈاکٹر صاحب —— خدا کے لئے کچھ کیجئے" —— سر سلطان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور ڈاکٹر موسیٰ عمران پر جھک گئے —— انہوں نے اس کا تفصیلی معائنہ شروع کر دیا۔ پھر دائیں آنکھ کا پپوٹا کھولتے ہوئے وہ بری طرح چونک پڑے۔

"رنگین موت" —— ڈاکٹر موسیٰ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ" —— سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ —— انہیں دنیا کا سب سے خوفناک زہر "لیوکا" دیا گیا ہے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

جسے رنگین موت کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

" اور اس کا علاج" ـــــ سر سلطان نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" طب میں تو اس کا کوئی علاج نہیں ـــــ البتہ افریقہ کے وحشی قبائل اپنے انداز میں اس کا علاج کرتے ہیں" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

" جلدی کیجئے ـــــ کوئی سا علاج کیجئے ـــــ بس اس کی زندگی بچا لیجئے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

" حوصلہ رکھیے جناب ـــــ اس کے جسم کے ساتھ نصب تمام مشینیں ہٹا لیجئے اور دو تین ذرا ہٹے کٹے قسم کے نوجوان بلوا لیجئے جلدی" ڈاکٹر موسیٰ نے کہا

" جلدی کیجئے ڈاکٹر یونس ـــــ جیسے ڈاکٹر موسیٰ کہہ رہے ہیں ویسے کیجئے ـــــ وقت ضائع نہ کیجئے" ـــــ سر سلطان نے چیخ کر کہا اور ڈاکٹر یونس نے دوسرے ڈاکٹروں کو اشارہ کیا اور عمران کے جسم سے منسلک تمام تاریں تیزی سے ہٹائی جانے لگیں۔ اور ڈاکٹر یونس خود تیزی سے آپریشن تھیٹر سے باہر نکل گئے۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس آئے تو ان کے پیچھے چار ہٹے کٹے میل نرس اندر آ گئے۔

" سنو نوجوان ـــــ اس مریض کے قریب کھڑے ہو جاؤ اور پوری قوت سے اس کے گال پر تھپڑ مارنے شروع کر دو ـــــ بیشک آہستہ مارو مگر مارو مسلسل ـــــ جب تھک جاؤ تو پیچھے ہٹ جانا۔ دوسرا آدمی آگے بڑھ آئے۔ کم از کم ایک گھنٹہ اسے مسلسل تھپڑ مارنے چاہئیں"

ڈاکٹر موسیٰ نے میل نرسوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور سر سلطان کے ساتھ ساتھ باقی ڈاکٹر بھی ڈاکٹر موسیٰ کا تجویز کردہ علاج سن کر حیران رہ گئے۔

" آگے بڑھو ـــــ جلدی کرو ـــــ ایک طرف ایک اور دوسری طرف دوسرا اور شروع ہو جاؤ" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے چیخ کر کہا اور دو نوجوان تیزی سے آگے بڑھے اور پھر عمران کے دونوں گالوں پر تھپڑوں کی بارش شروع ہو گئی۔

عمران جس نے زندگی میں کسی سے تھپڑ نہ کھایا تھا۔ اب آپریشن تھیٹر کی میز پر مسلسل تھپڑوں کی زد میں آیا ہوا تھا۔ تقریباً دس منٹ تک مسلسل تھپڑ مارنے کے بعد وہ دونوں ہاتھ جھٹکتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے دونوں نوجوان آگے بڑھے۔

سر سلطان اور دیگر ڈاکٹر خاموش کھڑے یہ عجیب و غریب علاج ہوتا دیکھ رہے تھے۔ جب عمران کو تھپڑ کھاتے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو ڈاکٹر موسیٰ نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا۔ اور آگے بڑھ کر عمران کی نبض چیک کرنا شروع کر دی

" دیکھئے ڈاکٹر یونس" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے مسرت بھرے لہجے میں بوڑھے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور ڈاکٹر یونس نے آگے بڑھ کر عمران کی کلائی تھام لی۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر حیرت اور مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

" حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز ـــــ مریض تیزی سے زندگی کی طرف لوٹ رہا ہے" ـــــ ڈاکٹر یونس نے بے اختیار چیختے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ہوئے کہا۔

"خدایا تیرا شکر ہے ـــــ تو واقعی رحیم و کریم ہے" ـــــ سر سلطان نے بے اختیار کہا۔

اور پھر ڈاکٹر موسیٰ نے نوجوانوں کو ایک بار پھر تھپڑ مارنے کا عمل شروع کرنے کے لئے کہا۔ اور نوجوان آگے بڑھ کر عمران کو تھپڑ مارنے میں مصروف ہو گئے۔

تقریباً آدھا گھنٹہ مزید عمران کے چہرے پر تھپڑوں کی یہ بارش ہوتی رہی۔ ڈاکٹر موسیٰ اس دوران غور سے عمران کے چہرے کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انہیں روک دیا اور عمران کی آنکھ کا پپوٹا اٹھا کر دیکھا۔

"اب یہ خطرے سے باہر ہو چکا ہے" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے اعلان کر دیا۔

اور پھر ڈاکٹر یونس نے بھی عمران کی نبض چیک کر کے اسی نتیجے کا اعلان کیا تو سر سلطان کے چہرے پر مسرت اور خوشی کا آبشار بہنے لگا۔

"ڈاکٹر ـــــ آپ واقعی فرشتۂ رحمت ثابت ہوئے ہیں"

سر سلطان نے ڈاکٹر موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ اللہ کی رحمت ہے ـــــ ویسے مجھے اس نوجوان کی قوت برداشت پر حیرت ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور شخص ہوتا تو اسے دو گھنٹے پہلے ہی ختم ہو جانا چاہیئے تھا" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے کہا۔

ڈاکٹر یونس اور دوسرے ڈاکٹر عمران کو ہوش میں لانے اور طاقت کے انجکشن دینے میں مصروف ہو گئے۔ جبکہ ڈاکٹر موسیٰ سر سلطان کے

ہمراہ آپریشن تھیٹر سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر یونس بھی ان کے ساتھ آ ملے اور وہ سب ڈاکٹر یونس کے کمرے میں بیٹھ گئے۔

"یہ حیرت انگیز علاج ہے ڈاکٹر" ـــــ ڈاکٹر یونس نے ڈاکٹر موسیٰ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ـــــ میں نے افریقہ کے وحشی قبائل کو یہ علاج کرتے خود دیکھا ہے ـــــ یہ زہر دراصل شمالی افریقہ کی ایک مخصوص بوٹی "یوکا" سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اسے رنگین موت اسی لئے کہتے ہیں کہ جب مریض مر جاتا ہے تو اس کے جسم کے مختلف حصوں کا رنگ مختلف ہو جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں لاش ٹیکنی کلر بن جاتی ہے" ـــــ ڈاکٹر موسیٰ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

اور پھر ڈاکٹر یونس اور ڈاکٹر موسیٰ کے درمیان اس علاج کے فلسفے پر گفتگو شروع ہو گئی۔ مگر سر سلطان کی نظریں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ انہیں شاید عمران کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک ڈاکٹر کمرے میں داخل ہوا۔

"مریض کو ہوش آ گیا ہے جناب ـــــ اب وہ مکمل طور پر خطرے سے باہر ہیں" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔

"خدایا تیرا شکر ہے ـــــ کیا میں عمران سے بات کر سکتا ہوں" سر سلطان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں جناب ـــــ وہ سخت کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دماغ پر زور دینے سے حالت پھر بگڑ جائے۔ انہیں کل تک مکمل آرام کرنا ہو گا" ـــــ ڈاکٹر نے کہا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اچھا پھر مجھے اجازت ـــــ اور ہاں ڈاکٹر یونس ـــ عمران کی حفاظت آپ کے ذمہ ہوگی اور ان کے ہوش میں آجانے کو بھی خفیہ رکھا جائے ـــ ایسا نہ ہو کہ مجرم دوبارہ وار کریں" ـــ سر سلطان نے کہا۔

"مجرم" ـــ ڈاکٹر موسیٰ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ڈاکٹر ـــ عمران کو اس حال میں مجرموں نے ہی پہنچایا ہے عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے" ـــ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ ـــ میں سمجھ گیا ـــ اسی لئے آپ پریشان تھے" ـــ ڈاکٹر موسیٰ نے کہا۔

"آپ چلیں گے ڈاکٹر" ـــ سر سلطان نے ڈاکٹر موسیٰ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آپ جائیے ـــ میں ذرا ڈاکٹر یونس سے گفتگو کروں گا ـــ کافی عرصے بعد ملاقات ہوئی ہے" ـــ ڈاکٹر موسیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اچھا" ـــ سر سلطان نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر موسیٰ اور ڈاکٹر یونس سے مصافحہ کر کے اور عمران کی حفاظت کے بارے میں ایک بار پھر کہہ کر تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اس بار ان کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

جولیا اپنے فلیٹ میں آرام کرسی پر نیم درازی کی حالت میں لیٹی ہوئی ایک جاسوسی ناول کے مطالعے میں مصروف تھی کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی۔

جولیا نے چونک کر کتاب میز پر رکھی اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر صفدر موجود تھا۔ جس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"آؤ ـــ آؤ" ـــ جولیا نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"عمران کی حالت بہت خراب ہے ـــ مجھے ابھی ابھی معلوم ہوا ہے" ـــ صفدر نے کہا۔

"کیوں ـــ کیا ہوا عمران کو" ـــ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آج یونیورسٹی میں شمشیر زنی کا مقابلہ تھا جس میں عمران نے بھی حصہ لیا تھا ـــ ہم لوگ تو گئے نہیں ـــ وہاں مقابلے کے بعد اچانک عمران لڑکھڑا کر گر گیا اور جوزف اسے اٹھا کر لے آیا اور اسے دانش منزل پہنچا دیا۔ اس کی حالت سخت خراب تھی۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جوزف نے عمران کا پتہ کرنے کے لئے ایجنٹو کو فون کیا مگر وہاں

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

سے کوئی جواب نہیں ملا تو اس نے مجھے کال کیا۔ تب مجھے اس کے بارے میں علم ہوا ——— میں نے بھی ایکسٹو کو فون کیا مگر کوئی جواب نہ ملا تو میں تمہارے پاس آگیا" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— ایکسٹو کا فون پر نہ ملنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ عمران کی حالت کچھ زیادہ ہی خراب ہے ——— مگر ہوا کیا" ——— جولیا نے پوچھا۔

"جوزف نے بس اتنا بتایا ہے کہ عمران نے پانچ شمشیر زنوں کا اکیلے ہی مقابلہ کیا اور سب کو شکست دے دی۔ مہمان خصوصی نے اسے طلائی تمغہ پہنایا۔ اور اسی وقت عمران لڑکھڑا کر نیچے فرش پر گر گیا۔ جوزف نے عمران کے چہرے پر اچانک پھیلتی ہوئی زردی دیکھی تو وہ کود کر رنگ میں آیا اور اسے اٹھا کر دانش منزل لے آیا۔ جہاں ایکسٹو نے اسے واپس بھیج دیا" ——— صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے ——— عمران کی صحت کو دیکھتے یہ کہا بھی نہیں جا سکتا کہ اسے کوئی دورہ پڑا ہوگا" ——— جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا" ——— اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

جولیا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"کوڈ ایکسٹو ——— میں طاہر بول رہا ہوں ——— تم فوراً تھرٹی فور نارڈرن مینشن پہنچو ——— وہاں بھی کوڈ یہی ہوگا ——— فوراً میری ہدایت پر عمل کرو" ——— دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

"یہ کیا چکر ہے ——— یہ طاہر کون ہے" ——— جولیا نے حیرت زدہ

لہجے میں کہا۔

"طاہر" ——— صفدر نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

اور جولیا نے تمام گفتگو دہرا دی۔

"حیرت انگیز" ——— صفدر نے بھی بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ——— ایکسٹو کو فون کیا جائے ——— مجھے کوئی گڑبڑ محسوس ہو رہی ہے"

جولیا نے کہا اور پھر اس نے کریڈل دبا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ مگر دوسری طرف سے مخصوص مشینی آواز ابھری کہ پیغام ریکارڈ کرا دیا جائے اور جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"ایکسٹو غائب ہے" ——— جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"تھرٹی فور نارڈرن مینشن" ——— صفدر نے کہا ——— "یہ عمارت شہر کے مشرقی حصے میں ہے"

"ہاں ——— میں نے دیکھی ہے ——— خاصی بڑی عمارت ہے" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"کیپٹن شکیل کو فون کرو ——— شاید اسے کچھ معلومات ہوں" ——— صفدر نے کہا اور جولیا نے رسیور اٹھا کر کیپٹن شکیل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ——— ابھی ایک لمحہ پہلے مجھے عجیب سا پیغام ملا ہے۔ کوئی طاہر بول رہا تھا ——— اس نے کوڈ ایکسٹو کہا ہے اور تھرٹی فور نارڈرن مینشن پہنچنے کے لئے کہا ہے" ——— کیپٹن شکیل نے فوراً کہا۔

"اوہ ——— مجھے بھی ابھی ابھی فون ملا ہے ——— صفدر میرے پاس بیٹھا ہے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ایکسٹو بھی کافی دیر سے غائب ہے ـــــ یہ آخر کیا چکر ہے "ـــــ جولیا نے کہا۔

" مگر یہ طاہر کون ہے ـــــ اور اس کا حوالہ دینے کی کیا ضرورت تھی "ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" یہی تو سمجھ میں نہیں آرہا ـــــ ہم تو کسی طاہر کو نہیں جانتے ـــــ میرا خیال ہے سب ممبروں کو یہی پیغام دیا گیا ہوگا ـــــ آپ تیار ہو کر میرے فلیٹ پر آ جائیں ـــــ پھر پروگرام بنائیں گے "ـــــ جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے ـــــ میں آرہا ہوں "ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

" اور جولیا نے کریڈل دبا کر دوسرے ممبروں سے رابطہ ملانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے معلوم ہو گیا کہ کسی اجنبی لہجے میں یہی پیغام سب ممبروں کو دیا گیا ہے۔ جولیا نے سب کو اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی۔

" یہ کوئی خاص چکر ہی معلوم ہوتا ہے "ـــــ جولیا نے ریسیور رکھتے ہوئے کہا۔

" ہاں ـــــ میرا خیال ہے ـــــ کوئی مجرم گروہ میدان میں اتر آیا ہے "۔ صفدر نے جواب دیا۔

" مگر اس طرح ہمیں بلانے کا کیا مقصد ہوگا "ـــــ جولیا نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

" یہ تو وہاں پہنچنے پر ہی معلوم ہوگا "ـــــ صفدر نے جواب دیا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل۔ نعمانی۔ چوہان، تنویر اور صدیقی بھی یکے بعد دیگرے جولیا کے فلیٹ پر پہنچ گئے۔ اور ایک بار پھر اس عجیب و غریب پیغام پر بحث چھڑ گئی۔

" دوستو ـــــ بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ـــــ پیغام کے دیئے ہوئے پتہ پر چلتے ہیں ـــــ وہاں جا کر معلوم ہو جائے گا "ـــــ صفدر نے بحث ختم کرتے ہوئے کہا۔

" مگر ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ کسی مجرم گروہ کو ہمارے متعلق علم ہو گیا ہو اور وہ ہمیں اس طرح تجسس میں رکھ کر ایک جگہ اکٹھا کر کے ختم کرنا چاہتا ہو "ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ـــــ ایسا بھی ہو سکتا ہے ـــــ مگر ہمیں ہر قسم کی صورت حال کے لئے تیار ہو کر جانا چاہیئے ـــــ میرا خیال ہے ـــــ ہم میں آدھے پہلے وہاں پہنچیں اور آدھے رک جائیں ـــــ بی فائیو ٹرانسمیٹر ساتھ لے کر جائیں اور پھر جیسی بھی صورت حال ہو اس کے مطابق باقی لوگ کام کریں "ـــــ صفدر نے کہا۔

اور اس تجویز پر سب متفق ہو گئے۔ چنانچہ جولیا۔ کیپٹن شکیل اور نعمانی نے پہلے جانے کا فیصلہ کیا۔ جبکہ صفدر، تنویر، چوہان اور صدیقی نے بعد میں جانا تھا۔ جولیا نے الماری میں سے بی فائیو ٹرانسمیٹر نکال کر سب کے حوالے کئے۔

اور پھر وہ فلیٹ سے باہر آ گئے۔ وہ سب اپنی اپنی موٹر سائیکلوں پر سوار تھے جبکہ جولیا کے پاس کار تھی۔ اور اس طرح یہ قافلہ تیزی سے ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے شہر کے شمالی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔

سب سے آگے جولیا کی کار تھی جبکہ اس سے تھوڑے فاصلے پر کیپٹن شکیل کی موٹر سائیکل تھی اور اس سے تھوڑے فاصلے پر نعمانی کی موٹر سائیکل تھی۔ جبکہ باقی چار افراد خاصا فاصلہ دے کر چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب تھرٹی فورنارتھ مینشن کے قریب پہنچ گئے

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

بعد میں جانے والے چاروں اتنے فاصلے پر رک گئے۔ جہاں تک بی فائیو ٹرانس
کام کرتا تھا۔

جبکہ جولیا، کیپٹن شکیل اور نعمانی سیدھے نارورن مینشن کی طرف بڑھتے
چلے گئے۔

سب سے پہلے جولیا نارورن مینشن میں داخل ہوئی۔ جیسے ہی اس
کار پورچ میں روکی۔ ایک سڈول جسم والا نوجوان تیزی سے آگے بڑھا

"مس جولیا" ——— نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں" ——— جولیا نے باہر آتے ہوئے جواب دیا۔

"کوڈ" ——— نوجوان نے پوچھا۔

"ایکسٹو" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اندر چلی جائیے ——— مسٹر طاہر آپ کا انتظار
کر رہے ہیں" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا سر جھکائے
ہوئی عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئی

بلیک زیرو بدستور کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ اور مس شوگی اس سے
باتوں میں مصروف تھی کہ نمبر ٹو تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"آپ کے سب ممبروں کو کال کر لیا گیا ہے مسٹر طاہر ——— اور میں
نے یہاں پہنچتے ہی ان کی گرفتاری کا انتظام بھی کر لیا ہے" ——— نمبر ٹو نے
بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے سیکرٹ سروس کو شاید بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے مسٹر...."
بلیک زیرو نے بڑے گمبھیر لہجے میں کہا۔

"میرا نام مارکس ہے ——— اور واقعی میرے سامنے تمہاری
سیکرٹ سروس بچوں کا کھیل ہے ——— تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہماری
تنظیم نے دنیا کی منظم۔ جدید ترین اور انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ سروسز
سے مقابلہ کیا ہوا ہے ——— اور آج تک کوئی بھی ہماری گرد کو نہیں
پہنچ سکا ——— تم لوگ تو ہمارے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے" ———
مارکس نے بڑے فخریہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے نمبر ٹو" ——— شوگی نے اس کے خاموش ہوتے
ہی پوچھا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"پروگرام کیا ہوتا ہے ـــــ تم اس کے قریب رہو اور خیال رکھنا کہ یہ آزاد ہونے کی کوشش نہ کرے۔ جب میں اس کے تمام ممبروں کو قابو کر لوں گا تو پھر اسے بھی اس کے ممبروں کے پاس پہنچا دیا جائے گا اور پھر موت کے بھیانک اندھیرے ان کے مقدر ہوں گے"ـــــ مارکس نے کہا اور دوسرے لمحے وہ سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اگر تم نے اپنی زندگی بچانی ہے تو ہمارے ساتھ مل جاؤ"ـــــ بلیک زیرو نے مارکس کے جاتے ہی مس شوگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آخر تمہیں اتنا اطمینان کیوں ہے کہ تم بچ جاؤ گے ـــــ تم مارکس کو نہیں جانتے ـــــ تنظیم میں مادام وی کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے اور مادام وی تو پس منظر میں رہتی ہے جبکہ مارکس ہی تمام کام سرانجام دیتا ہے۔ اسے دھوکا دینا ناممکن ہے ـــــ اور یہ سمجھ لو کہ اب تمہارے دن گنے جا چکے ہیں"ـــــ مس شوگی نے شوخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مرضی"ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا اور پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ مارکس نے جیسے ہی اس کے لہجے میں ممبروں کو کال کیا ہو گا وہ مشکوک ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ بحیثیت طاہر اس نے انہیں کبھی کال نہ کیا تھا اور نہ ہی وہ کسی طاہر یا اس کے لہجے سے واقف تھے اور یہی بات مارکس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔ مگر ممبروں کے آنے سے پہلے اس کا آزاد ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ ممبر اسے اس حلیے میں پہچاننے تک نہ

تھے اور اگر وہ ان کے سامنے ایکسٹو کے لہجے میں بات کرتا تو ایکسٹو کی شخصیت بے نقاب ہو جاتی۔ چنانچہ اس نے خاموش رہ کر آزاد ہونے کی ترکیبیں سوچنی شروع کر دیں۔

مارکس نے اسے کچھ اس طرح باندھا تھا کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پہلوؤں پر لٹکے ہوئے تھے۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے پانی کا ایک گلاس پلوا دو"ـــــ اچانک بلیک زیرو نے شوگی سے مخاطب ہو کر کہا جو ایک طرف کرسی پر بڑے اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیوں نہیں پلوا سکتی"ـــــ شوگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر ایک طرف رکھی ہوئی الماری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس نے الماری کھول کر جگ اور گلاس نکالا۔ جگ میں پانی موجود تھا۔ شوگی نے بڑے اطمینان سے گلاس میں پانی بھرا۔ اور پھر گلاس اٹھائے وہ بلیک زیرو کی طرف بڑھ آئی۔

اس نے بلیک زیرو سے بالکل قریب ہو کر گلاس بلیک زیرو کے منہ سے لگا دیا۔ پانی پلوانے کے لئے چونکہ شوگی کو بلیک زیرو کے بالکل قریب آنا پڑا تھا۔ اور یہی بلیک زیرو چاہتا تھا۔ اس لئے جیسے ہی شوگی نے گلاس بلیک زیرو کے منہ سے لگایا۔ بلیک زیرو نے اچانک اپنے جسم کو آگے کی طرف جھٹکا دیا۔ یہ جھٹکا اتنا شدید تھا کہ کرسی الٹ گئی اور شوگی کو چونکہ اس کا تصور تک نہ تھا۔ اس لئے وہ اپنے آپ کو نہ بچا سکی اور دوسرے لمحے وہ فرش پر کمر کے بل گر پڑی جبکہ بلیک زیرو کرسی سمیت اس کے اوپر گر گیا شوگی نے نیچے گرتے ہی اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی مگر بلیک زیرو نے

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

پوری قوت سے اس کی ناک پر ٹکر مار دی اور مس شوگی کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ بلیک زیرو کا سر کسی مشین کی طرح چل رہا تھا اور اس کے سر کی ٹکریں مسلسل شوگی کی ناک پر پڑ رہی تھیں۔ شوگی تیسری ٹکر کے بعد ہی بے حس و حرکت ہو گئی۔ اس کی ناک پچک گئی تھی اور منہ اور ناک سے خون تیزی سے بہہ نکلا تھا۔ بلیک زیرو نے شوگی کی چیخوں کی قطعاً پرواہ نہ کی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

شوگی کے ہاتھ سے گلاس فرش پر گر کر ٹوٹ چکا تھا۔ بلیک زیرو نے شوگی کے بے ہوش ہوتے ہی اپنی کرسی گھسیٹی اور پھر گلاس کا ٹوٹا ہوا ایک ٹکڑا اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ ٹوٹنے کی وجہ سے اس کا ایک حصہ تیز دھار آلے کی مانند ہو چکا تھا۔ بلیک زیرو نے لٹکے ہوئے ہاتھ کی مدد سے اپنی رانوں پر بندھی ہوئی چمڑے کی بیلٹ کاٹنی شروع کر دی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ اس بیلٹ کو کاٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے دونوں پیر جو کرسی کے پیروں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اوپر کی طرف گھسیٹے۔

رانوں کے آزاد ہو جانے کی وجہ سے ایسا کرنے میں آسانی ہو گئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد دوسری بیلٹ بھی کٹ گئی۔ اب اس کے دونوں پیر آزاد تھے۔ اس نے ایک پیر کو موڑ کر ہاتھ کے قریب کیا اور ایک ہاتھ کی مدد سے اس نے پاؤں میں پہنا ہوا بوٹ اور جراب اتار پھینکی۔ دوسرے لمحے وہ پشت کے بل زمین پر گر گیا۔ اس نے شیشے کا وہ ٹکڑا پیر کی دونوں انگلیوں میں پھنسا دیا۔

اور پھر جمناسٹک کے ماہر کی طرح ٹانگ موڑ کر وہ پیر پر بندھی ہوئی

بیلٹ کے قریب لے آیا۔ اور پھر پیر کی مدد سے اس نے شیشے کے ٹکڑے کو بیلٹ پر رگڑنا شروع کر دیا۔ شروع شروع میں تو اسے ایسا کرتے ہوئے کافی تکلیف ہوئی مگر اس نے ہمت نہ ہاری۔

آخر چند لمحوں بعد بیلٹ کا کچھ حصہ کاٹنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو نے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور بیلٹ کا باقی حصہ ٹوٹ گیا۔

اور بلیک زیرو اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ آزاد ہو چکا تھا۔ آزاد ہوتے ہی اس نے پھرتی سے بوٹ پہنا اور پھر کسی اسلحے کے لئے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔

ایک الماری کے نچلے خانے میں اسے نہ صرف ایک سٹین گن مل گئی بلکہ ایک سرخ رنگ کا کپڑا بھی مل گیا۔ اس نے کپڑے کو کسی نقاب کی طرح منہ پر باندھ لیا۔ اور آنکھوں اور منہ کی جگہ اس میں حسب ضرورت سوراخ بنا لئے۔ اب وہ صحیح معنوں میں ایکسٹو کے روپ میں آ چکا تھا۔ پھر وہ منہ پر نقاب باندھے اور ہاتھوں میں سٹین گن اٹھائے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

جولیا جیسے ہی عمارت کا اصل دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی اچانک اس کی ناک سے کسی گیس کا ایک بھپکا سا ٹکرایا اور دوسرے لمحے جولیا کٹے ہوئے درخت کی طرح فرش پر گرتی چلی گئی۔ فرش پر لکڑی کا ایک تختہ سا بچھا ہوا تھا۔ جولیا اس پر گری تھی۔ جولیا کے گرتے ہی وہ تختہ کسی ریلنگ کی طرح تیزی سے سمٹنا شروع ہو گیا۔ اس کا آخری سرا دیوار میں غائب ہو رہا تھا۔ جولیا کا جسم جیسے ہی دیوار کے قریب پہنچا۔ دیوار یکلخت درمیان سے پھٹ گئی۔ جولیا کا جسم تختے کے ساتھ دوسری طرف غائب ہو گیا۔ اور دیوار ایک بار پھر برابر ہو گئی۔ تختہ بھی اس کے ساتھ ہی ساکت ہو گیا۔ اب کمرہ ایک بار پھر خالی ہو گیا۔

باہر برآمدے میں مارکس بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا اپنے ٹھکانے پر پہنچ چکی ہو گی۔ اس نے انتظام ہی ایسا کیا تھا کہ جیسے ہی دروازہ کھلتا۔ دروازے کے اوپر لٹکے ہوئے ایک پائپ سے بے ہوش کر دینے والی زود اثر گیس دروازہ کھولنے والے کی ناک سے ٹکراتی اور دروازہ کھولنے والا بے ہوش ہو کر لکڑی کے تختے پر گر جاتا اور تختہ کسی ریلنگ کی طرح چلنا شروع ہو جاتا۔

اس طرح بے ہوش ہو جانے والا شخص خود بخود دوسرے کمرے میں پہنچ جاتا۔

جولیا کے چند لمحے بعد ہی کیپٹن شکیل موٹر سائیکل پر عمارت کے اندر پہنچا۔ اس نے موٹر سائیکل پورچ میں ہی روک دی۔

"آپ کا نام ـــ کوڈ ایکسٹو" ـــ مارکس نے آگے بڑھ کر بڑے مہذب لہجے میں پوچھا۔

"شکیل" ـــ کیپٹن شکیل نے تیز نظروں سے عمارت کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ ـــ مسٹر طاہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں ـــ سیدھے چلے جائیے" ـــ مارکس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

کیپٹن شکیل ایک لمحے کے لئے تذبذب کے عالم میں کھڑا رہا۔ پھر کندھے جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ اس نوجوان کو پستول کی زد میں لے کر اصل حقیقت اگلوا لے۔ مگر پھر اس نے اپنے آپ کو روک لیا۔ کیونکہ طے یہی ہوا تھا کہ وہ تینوں اندر جا کر حقیقت حال معلوم کریں گے۔ اور پھر بی فائیو ٹرانسمیٹر پر باقی ساتھیوں کو آگاہ کریں گے۔ اس لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا اس کا حشر بھی جولیا جیسا ہوا۔ اور چند لمحوں بعد اس کا جسم دیوار سے گزر کر غائب ہو گیا۔

کیپٹن شکیل کے بعد نعمانی کا بھی یہی حشر ہوا۔

اور جب دور رکے ہوئے صفدر، تنویر، چوہان اور صدیقی کو ٹرانسمیٹر پر کوئی اشارہ نہ ملا تو ان سب نے اکٹھے اندر جانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ چار

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

موٹر سائیکل بیک وقت عمارت میں داخل ہوئے۔

"معاف کیجئے ـــــ آپ ایک ایک کر کے اندر جائیں گے۔ مسٹر طاہر کا یہی حکم ہے"ـــــ مارکس نے انہیں روکتے ہوئے کہا۔

"مگر ـــــ یہ طاہر کون ہے"ـــــ صفدر بول پڑا۔

"چیف آف سیکرٹ سروس کی بات کر رہا ہوں اور کون ہے"ـــــ مارکس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ تو یہ بات ہے"ـــــ صفدر کے منہ سے نکلا اور جو بات صفدر کے ذہن میں آئی وہی بات باقی تینوں نے بھی سوچی کہ ایکسٹو کا اصل نام طاہر ہے۔ مجرموں نے کسی طرح ایکسٹو پر قابو پا لیا ہے اور اب وہ ممبروں کو بھی اکٹھا کر کے گرفتار کرنا چاہتے ہیں۔

"مسٹر طاہر اندر کیا کر رہے ہیں"ـــــ صفدر نے جرح کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم جناب ـــــ مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں آپ کو ایک ایک کر کے بھیجتا جاؤں ـــــ شاید کوئی خفیہ میٹنگ ہو گی"ـــــ مارکس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں ـــــ ذرا اس کی شکل تو دیکھ لوں ـــــ بڑا چھپایا ہے اپنے آپ کو"ـــــ تنویر نے اچانک کہا اور پھر وہ تیزی سے تقریباً دوڑتا ہوا مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ اس کے اندر جاتے ہی بند ہو گا۔

صفدر اور اس کے ساتھی تنویر کی طرف سے کسی ردعمل کے منتظر تھے مگر چند لمحوں تک جب کچھ نہ ہوا تو ان کے ذہن میں بھی تجسس پیدا ہوا کہ آخر

اندر کیا ہو رہا ہے۔ اندر جانے والے ساتھی بڑی خاموشی سے اندر چلے جاتے ہیں اور بس"۔

چنانچہ صفدر نے خود اندر جا کر دیکھنے کا فیصلہ کیا اور بڑے محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جبکہ چوہان اور صدیقی مارکس کے پاس کھڑے رہے۔ پھر صفدر بھی دروازے میں غائب ہو گیا۔

"اب آپ جائیے"ـــــ چند لمحوں بعد مارکس نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور چوہان کندھے جھٹک کر آگے بڑھا اور پھر وہ بھی دروازے میں داخل ہو گیا۔

چند لمحوں بعد مارکس نے صدیقی سے اندر جانے کے لئے کہا۔

"کیوں نہ ہم اکٹھے چلیں"ـــــ صدیقی نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ مجھے باہر رکنے کا حکم دیا گیا ہے"ـــــ مارکس نے بڑے پراعتماد لہجے میں کہا۔ اور صدیقی چند لمحوں تک سوچنے کے بعد اندر کی طرف بڑھا۔

مارکس بڑی مطمئن نظروں سے اسے اندر جاتا دیکھ رہا تھا۔ اسے اپنے انتظام پر مکمل اعتماد تھا۔ اس لئے وہ قطعی مطمئن تھا۔ پھر صدیقی بھی دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔ اور مارکس نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔

اس کا مشن کامیاب ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس اس کی گرفت میں آ چکی تھی۔

چنانچہ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور پھر دروازے کے قریب رک کر اس نے جیب سے ایک کٹر نکال کر دروازے کی دہلیز کے قریب سے گزرتی ہوئی ایک باریک سی تار کاٹ دی۔ اور پھر اطمینان سے دروازہ کھول کر اندر

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

چلا گیا۔ تار کٹنے کی وجہ سے سسٹم ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے اس بار کچھ بھی نہ ہوا۔
دروازہ بند کر کے اس نے اندر دیوار کے ایک ابھرے ہوئے حصے کو دبایا تو
سامنے والی دیوار خود بخود کھلتی چلی گئی۔ یہ راہداری میں جانے کا دروازہ تھا اور
اس راہداری میں آپریشن روم تھا۔ جس میں اس نے بلیک زیرو کو باندھ کر
رکھا ہوا تھا۔

وہ اسے وہاں سے اٹھا کر ممبروں کے پاس لے آنا چاہتا تھا جو نچلے
تہہ خانے میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس نے ان کے مکمل خاتمے
کا پروگرام بنا رکھا تھا۔ ایک تہہ خانے میں اس نے انتہائی تیز قسم کا
تیزاب کا تالاب بنایا ہوا تھا۔ اس کا پروگرام تھا کہ وہ ان سب ممبروں کو اٹھا
کر کے تالاب میں پھینک دے گا اور چند لمحوں میں ہی ان کے جسم گل سڑ کر
تیزاب میں مل جائیں گے۔

چنانچہ وہ اطمینان سے چلتا ہوا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک زیرو مشین گن تھامے جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا
وہ یکلخت رک گیا۔ کیونکہ دروازہ جو فولاد کا بنا ہوا تھا۔ باہر سے بند تھا۔

بلیک زیرو نے بٹن دبا کر اسے کھولنا چاہا۔ مگر باہر سے شاید دروازہ
کسی چٹخنی کے ذریعے بند کیا گیا تھا۔ اور اب اس کے کھلنے کی ایک ہی صورت
تھی کہ اسے باہر سے کھولا جائے۔

بلیک زیرو چند لمحے دروازے پر کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے یہی فیصلہ
کیا کہ مارکس کے آنے کا انتظار کیا جائے۔ اور جیسے ہی وہ دروازہ کھول کر اندر
آئے اس پر قابو پا لیا جائے۔ اس کے سوا کوئی صورت بھی نہ تھی۔

چنانچہ بلیک زیرو دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور انتظار کرنے لگا۔ کافی
دیر بعد اسے راہداری میں قدموں کی آواز سنائی دی۔ اور وہ چوکنا ہو گیا۔

قدموں کی آواز دروازے کے قریب آ کر رک گئی اور پھر چٹخنی کھلنے کی
آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔ شوگی ایسی جگہ پڑی ہوئی
تھی کہ جب تک دروازہ کھولنے والا اندر نہ آ جاتا وہ اسے دکھائی نہ دے سکتی
تھی۔ بلیک زیرو ہاتھ میں مشین گن اٹھائے دیوار کے ساتھ چپکا کھڑا تھا۔

دروازہ کھلتے ہی مارکس تیزی سے اندر آیا۔ اور دروازہ خود بخود اس

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کے پیچھے بند ہو گیا۔

"اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ مارکس" ——— اچانک بلیک زیرو نے اس کی پشت سے سٹین گن کی نال لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

مگر مارکس بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے سٹین گن کی نال کو ایک طرف جھٹکا دیتے ہوئے اپنی لات بلیک زیرو کی رانوں کے درمیان ماری۔ یہ حملہ اتنا اچانک اور کاری تھا کہ سٹین گن بلیک زیرو کے ہاتھ سے نکلتی چلی گئی اور وہ تکلیف کی شدت سے دوہرا ہوتا چلا گیا۔ مارکس نے اس کے جھکتے ہی پوری قوت سے دوہتڑ بلیک زیرو کی گردن پر دے مارے اور بلیک زیرو منہ کے بل فرش پر گرتا چلا گیا۔ مگر اس دوران بلیک زیرو فوری ضرب کے ردِعمل پر قابو پا چکا تھا۔ چنانچہ فرش پر گرتے ہی وہ تیزی سے اچھلا اور اس نے سر کی ٹکر پوری قوت سے مارکس کے پیٹ میں ماری۔ مارکس اچھل کر دو قدم پیچھے جا گرا۔ مگر اس کے جسم میں بھی شاید سپرنگ لگے ہوئے تھے۔ نیچے گرتے ہی وہ انتہائی حیرت انگیز طور پر نہ صرف کھڑا ہو گیا بلکہ اس نے بلیک زیرو پر چھلانگ بھی لگا دی۔

بلیک زیرو تیزی سے سٹین گن کی طرف بڑھا رہا تھا کہ مارکس اس سے آ ٹکرایا اور دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر جا گرے۔ نیچے گرتے ہی بلیک زیرو نے انتہائی پھرتی سے دونوں بازو مارکس کی گردن پر چپکا دیئے اور پوری قوت سے اس کی گردن دبانے لگا۔ مارکس نے دونوں ہاتھ بلیک زیرو کے سینے پر مارے اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو کی گرفت ہلکی پڑ گئی۔ اور مارکس نے پوری قوت سے بلیک زیرو کی ناک پر ٹکر مار دی۔

بلیک زیرو نے انتہائی پھرتی سے دونوں پیر سمیٹے اور ایک جھٹکے سے مارکس کو فضا میں اچھال دیا۔ مارکس اڑتا ہوا اس طرف جا گرا۔ جہاں دیوار کے ساتھ

مشینیں نصب تھیں۔ اس کا سر ایک مشین کے کونے سے ٹکرایا اور وہ بیہوش ہو کر فرش پر گر پڑا۔ اس کی ضرب نے اسے یکلخت دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا تھا بلیک زیرو اس کے گرتے ہی تیزی سے اٹھا مگر جب اس نے مارکس کو بے ہوش پڑا دیکھا۔ تو اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔

مارکس واقعی بہترین لڑاکا تھا اور یہ اتفاق تھا کہ مشین کے کونے سے اس کا سر ٹکرا گیا تھا ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے قابو میں نہ آتا۔

بلیک زیرو نے سب سے پہلے سٹین گن اٹھائی اور پھر وہ مارکس کی طرف بڑھا۔ اس نے مارکس کی نبض چیک کی تو اسے یقین ہو گیا کہ مارکس ابھی دو تین گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آئے گا۔ چنانچہ وہ دروازہ کھول کر کمرے سے باہر آ گیا اور دروازہ بند کر کے چٹخنی لگا دی اور پھر اس نے پوری عمارت کی تلاشی لے ڈالی مگر سیکرٹ سروس کے ممبران اسے کہیں بھی نظر نہیں آئے۔ البتہ اس نے عمارت کے باہر پورچ میں جولیا کی کار اور دوسرے ممبران کے موٹر سائیکل دیکھ لئے تھے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ ممبران اس عمارت کے اندر آئے ہیں۔

پوری عمارت کا جائزہ لینے کے بعد وہ اس کمرے میں آ گیا۔ جس میں سارے ممبران بے ہوش ہوئے تھے۔ بلیک زیرو نے بڑے غور سے اس کمرے کو چیک کیا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ ممبران کی گمشدگی کا تعلق یقیناً اس کمرے سے ہو سکتا ہے اور پھر دیوار کے مختلف حصوں کو دیکھتے ہوئے اسے ایک جگہ کچھ ابھری ہوئی محسوس ہوئی۔ اس نے اس جگہ کو ہتھیلی سے دبایا تو فوراً ہی کمرے کی شمالی دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی۔ اور اس خلا میں سے سیڑھیاں نیچے جاتی نظر آ رہی تھیں۔ بلیک زیرو تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک کمرہ تھا۔ اور جیسے ہی بلیک زیرو اس کمرے میں پہنچا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کیونکہ کمرے میں

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

سارے ممبران ایک دوسرے کے اوپر بے ہوشی کے عالم میں ڈھیر ہوئے پڑے تھے شکر اس بات کا تھا کہ کمرے کے فرش پر دبیز قالین بچھا ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر انہیں سیدھا کیا۔ اور پھر باری باری انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ مگر ان کی بے ہوشی خاصی طویل معلوم ہوتی تھی۔

بلیک زیرو نے شین گن ایک طرف رکھی اور صفدر کے قریب جھک کر بیٹھ گیا پھر اس نے ایک ہاتھ سے صفدر کا منہ بند کیا اور دوسرے ہاتھ کی دو انگلیوں سے صفدر کی ناک بند کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی صفدر کا جسم کسمسانا شروع ہو گیا۔ کسمساہٹ میں آہستہ آہستہ تیزی آنی شروع ہو گئی۔ اور جب صفدر کا جسم پھڑکنے لگا تو بلیک زیرو نے دونوں ہاتھ ہٹا لئے۔ اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے صفدر نے آنکھیں کھول دیں۔ بلیک زیرو نے پیچھے ہٹ کر شین گن اٹھا لی تھی۔

آنکھیں کھلتے ہی صفدر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں بلیک زیرو پر پڑیں تو اس کے جسم کو ایک اور جھٹکا لگا اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"مجھے یہ منظر دیکھ کر بے حد افسوس ہوا ہے صفدر ——— اگر میں اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھوں تو تم لوگ مٹی کے مادھو بن جاتے ہو" ——— بلیک زیرو نے ایکسٹو کی آواز میں انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سس ——— سر..." صفدر نے ندامت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا مگر اس سے فقرہ پورا نہ ہو سکا۔

"ان سب کو ہوش میں لے آؤ ——— جلدی ——— ہم مجرموں کے اڈے میں ہیں" ——— بلیک زیرو نے کہا اور صفدر نے بھی ممبروں کے ساتھ وہی حرکت کرنی شروع کر دی جو بلیک زیرو نے صفدر کے ساتھ کی تھی۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد سب ممبران ہوش میں آ گئے۔

"میرے پیچھے آؤ" ——— بلیک زیرو نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر چلا گیا۔

"اس پوری عمارت کی مکمل تلاشی لو" ——— بلیک زیرو نے انہیں حکم دیا اور خود تیزی سے اس کمرے کی طرف لپکا جدھر وہ شوگی اور مارکس کو بیہوش پڑے چھوڑ آیا تھا۔ اور باقی ممبران تیزی سے عمارت میں پھیلتے چلے گئے۔

بلیک زیرو نے بڑی پھرتی سے دروازہ کھولا اور پھر بڑے چوکنے انداز میں اندر داخل ہوا۔ مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ کمرہ بالکل خالی پڑا ہوا تھا۔ اور حیرت اس بات کی تھی کہ نہ صرف شوگی اور مارکس غائب تھے بلکہ کمرے میں موجود مشینیں بھی موجود نہ تھیں۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنی بھاری مشینیں یکدم غائب ہو جائیں" ——— بلیک زیرو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ مگر کمرے کی خالی دیواریں اس کا منہ چڑا رہی تھیں۔ دیواروں کے ساتھ پلگ وغیرہ تو لگے ہوئے تھے مگر مشین ایک بھی نہ تھی۔ اور مشینیں تو ایک طرف رہیں کمرے میں موجود سٹیل کی بڑی بڑی الماریاں تک غائب تھیں۔

بلیک زیرو تیزی سے باہر نکلا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر کمرہ وہی تھا اس کے دروازے کے باہر چٹخنی تک موجود تھی۔ کافی دیر تک ادھر ادھر بھٹکنے کے بعد جب بلیک زیرو شوگی اور مارکس کو تلاش نہ کر سکا تو پھر وہ عمارت کے بیرونی گیٹ کی طرف چل پڑا۔ وہاں سب ممبران موجود تھے۔

"پوری عمارت خالی ہے جناب ——— آدمی تو ایک طرف کاغذ کا پرزہ تک نہیں ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"مگر تم یہاں اکٹھے کیسے ہو گئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہمیں کال ملی تھی کہ کوئی مسٹر طاہر ہمیں بلا رہے ہیں۔ اور ہم صرف تجسس کی وجہ سے یہاں آ گئے۔ مگر کمرے میں داخل ہوتے ہی بے ہوش ہو گئے" ـــــ صفدر نے جواب دیا

"طاہر ـــــ وہ کون ہے" ـــــ بلیک زیرو نے جان بوجھ کر اپنے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہی تو ہم جاننا چاہتے تھے جناب" ـــــ اس بار جولیا نے کہا۔

"ہوں ـــــ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص اجنبی نام لے کر تمہیں بلا لے اور تم آنکھیں بند کر کے بھاگتے چلے آؤ گے ـــــ اگر میں اتفاق سے آپ لوگوں کو آتے ہوئے راستے میں چیک نہ کر لیتا تو مجرم آج سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور تمام ممبران نے ندامت سے سر جھکا لئے۔ واقعی بڑے شرم کی بات تھی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کبوتروں کی طرح آنکھیں بند کئے مجرموں کے جال میں پھنس گئے تھے۔

"اب آپ لوگ اپنے فلیٹوں میں چوکنے ہو کر رہیں گے ـــــ ہو سکتا ہے مجرم آپ کو دوبارہ اغوا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر ایسا ہوا تو آپ نے زیادہ مزاحمت نہیں کرنی بلکہ اپنے ساتھ ایون تھرٹی ٹرانسمیٹر رکھ لیں تاکہ مجرم اغوا کر کے جہاں لے جائیں تو وہاں سے رابطہ قائم کیا جا سکے" ـــــ بلیک زیرو نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــــ اور جناب وہ عمران" ـــــ صفدر نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"عمران کی حالت بہت خطرناک ہے ـــــ ڈاکٹر اسے بچانے کی سر توڑ

کوشش کر رہے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے بڑے لاپروایانہ لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں وہاں سے جانے کا اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے اپنی اپنی گاڑیوں کے ذریعے کوٹھی سے باہر جانے لگے۔

جب سب لوگ چلے گئے تو بلیک زیرو ایک بار پھر کوٹھی کے اندر چلا گیا۔ وہ اب صرف وقت گزارنا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ شاید کوئی ممبر اسے بے نقاب دیکھنے کے لئے باہر نہ رک جائے۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتے تھے کہ نقاب پہن کر بلیک زیرو عمارت کے باہر نہ جا سکتا تھا۔

کافی دیر تک عمارت میں پھرنے کے بعد بلیک زیرو خاموشی سے عمارت سے باہر آیا اور اس نے منہ سے نقاب اتارا اور پھر کوٹھی کے گیٹ سے نکل کر تیزی سے فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گیا۔ اس وقت فٹ پاتھ پر لوگوں کا خاصا رش تھا۔ کیونکہ قریب ہی سینما کا شو ختم ہوا تھا اور لوگ ہجوم کی صورت میں چل رہے تھے۔ تھوڑی دور پیدل چل کر اس نے ایک خالی ٹیکسی انگیج کی اور روانہ منزل کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

شوگی نے ہوش میں آتے ہی آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحے لاشعوری کیفیت میں پڑی رہی۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ اس کی ناک اور دانتوں میں شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ناک کو ٹٹولا ناک تو درست تھی مگر ناک اور ہونٹوں کے درمیان خون کے لوتھڑے جمے ہوئے تھے شوگی نے ہاتھ کی پشت سے انہیں صاف کیا اور پھر ادھر ادھر دیکھا۔ کمرہ خالی پڑا ہوا تھا جبکہ نمبر ٹو ایک مشین کے قریب بے ہوش پڑا تھا۔ شوگی اٹھ کر تیزی سے نمبر ٹو کی طرف بڑھی۔

اس نے ہلا جلا کر نمبر ٹو کو دیکھا۔ نمبر ٹو کے سر کی پچھلی سمت گہرا زخم تھا جس سے خون رس رہا تھا۔ شوگی اسے چھوڑ کر کمرے کے دروازے کی طرف لپکی مگر دروازہ باہر سے بند تھا۔ شوگی جانتی تھی کہ اب دروازہ اس وقت تک نہیں کھل سکتا جب تک باہر سے اسے نہ کھولا جائے۔

شوگی نے نمبر ٹو کو ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ مگر نمبر ٹو کی بیہوشی کچھ ضرورت سے زیادہ ہی گہری تھی کہ مسلسل کوشش کے باوجود نمبر ٹو کو ہوش نہ آ سکا۔ جب شوگی اپنی ہر کوشش میں ناکام ہو گئی تو اس نے خود ہی مادام سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور وہ تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھتی چلی

گئی۔ اس نے مشین کا ایک بٹن آن کر دیا۔ اور اس کے ساتھ منسلک ہیڈ فون اٹھا کر سر پر فٹ کر لیا۔ مشین پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر مادام وی کا خاکہ ابھر آیا۔

"ہیلو مادام ——— میں شوگی بول رہی ہوں" ——— شوگی نے تیز لہجے میں کہا۔

"شوگی ——— کیا بات ہے" ——— مادام نے تعجب بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"مادام ——— سیکرٹ سروس کے چیف کو ہم اغوا کر کے لے آئے تھے نمبر ٹو اسے کرسی پر باندھ کر ممبروں کو اکٹھا کرنے گئے۔ کہ نجانے کس طرح سیکرٹ سروس کے چیف نے مجھے بے ہوش کر دیا۔ اور خود آزاد ہو گیا۔ اب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا ہے کہ دروازہ باہر سے بند ہے اور نمبر ٹو فرش پر بے ہوش پڑا ہے۔ اس کے سر پر گہرا زخم ہے" ——— شوگی نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— نمبر ٹو کو فوری طور پر ہوش میں لے آؤ" ——— مادام وی کے لہجے میں گھبراہٹ تھی۔

"مادام ——— میں نے بڑی کوشش کی ہے مگر نمبر ٹو ہوش میں نہیں آ سکا اس لئے میں نے آپ سے رابطہ قائم کیا ہے" ——— شوگی نے جواب دیا۔

"اچھا ——— پھر میری ہدایت پر عمل کرو ——— کمرے کی شمالی دیوار کے ساتھ جو مشین ہے جس پر ایم لکھا ہے۔ اس کا سرخ رنگ کا بٹن دباؤ۔ پھر اس کے ساتھ والا نیلے رنگ کا اور پھر دوبارہ سرخ رنگ کا۔ دوسری بار سرخ رنگ کا بٹن دبتے ہی کمرہ لفٹ کی طرح نیچے چلا جائے گا۔ جب کمرہ ساکت ہو جائے تو سرخ

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

رنگ کے بٹن کو دو بار مسلسل دبا دینا ——— دیوار پھٹ جائے گی۔ تم نمبر ٹو کو لے کر باہر آ جانا۔ یہ ایک طویل سرنگ ہوگی جس کے آخر میں ایک کار موجود ہوگی۔ سرنگ کے اختتام پر ایک دروازہ ہوگا۔ اس کے بالکل کونے پر ایک چھوٹا سا سفید رنگ کا بلب ہے۔ اسے دبا دینا۔ دروازہ کھل جائے گا۔ تم کار میں نمبر ٹو کو ڈال کر کار باہر لے آنا تم تیئسویں شاہراہ پر پہنچ جاؤ گی۔ آگے جا کر ایک بائی روڈ آئے گی۔ اس بائی روڈ کا اختتام ایک فارم پر ہوگا۔ اس کے احاطے میں کار روک کر نمبر ٹو کو فارم کے برآمدے میں لٹا دینا۔ اور خود کار میں واپس شہر جا کر بوستان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں رپورٹ کرنا ——— کوڈ مادام وی ہوگا ——— وہاں دوسری اطلاع ملنے تک تم مقیم رہو گی۔ مادام وی نے اسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام" ——— شوگی نے کہا۔

اور پھر اس نے مشین کا بٹن آف کر کے ہیڈ فون اتار کر ہک سے لٹکایا اور شمالی دیوار کے ساتھ موجود مشین کی طرف بڑھ گئی۔ اس مشین پر سنہرے ہندسے سے ایم لکھا ہوا تھا۔ شوگی نے مادام کی ہدایت کے مطابق پہلے سرخ رنگ کا بٹن دبایا۔ پھر نیلے رنگ کا بٹن دبا کر اس نے دوبارہ سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ سرخ رنگ کا بٹن دبتے ہی پورا کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے کی طرف سرکنا شروع ہو گیا۔ شوگی مشین کا سہارا لئے خاموش کھڑی تھی۔ پھر ایک جھٹکے سے کمرہ نیچے جانا رک گیا تو شوگی نے سرخ رنگ کے بٹن کو دو بار مسلسل دبا دیا۔ دوسرے لمحے سامنے کی دیوار درمیان سے پھٹتی چلی گئی۔ اور اب وہاں ایک طویل سرنگ نظر آ رہی تھی۔

شوگی نے مشین سے ہٹ کر بے ہوش پڑے ہوئے نمبر ٹو کو بڑی مشکل سے اٹھا کر کندھے پر لادا اور سرنگ میں داخل ہو گئی۔ نمبر ٹو خاصا وزنی تھا۔ اس لئے شوگی کے قدم بار بار لڑکھڑا رہے تھے۔ مگر وہ ہمت کر کے آگے بڑھتی چلی گئی۔

اس کے سرنگ میں داخل ہوتے ہی کمرے کی دیوار خود بخود ملتی چلی گئی۔

شوگی نمبر ٹو کو کاندھے پر اٹھائے لڑکھڑاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ چلنے کے بعد سرنگ کا اختتام ہوا۔ وہاں ایک چھوٹی سی کار موجود تھی۔ سرنگ کے اختتام پر دروازہ تھا۔ شوگی نے کار کا دروازہ کھول کر نمبر ٹو کو پچھلی نشست پر لٹایا اور پھر دروازہ کھولنے والا بٹن تلاش کرنے لگی۔ جلد ہی وہ بٹن اسے نظر آ گیا۔ شوگی نے جیسے ہی بٹن دبایا۔ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ اور اسے باہر ایک تنگ سی سڑک جاتی نظر آئی

شوگی دروازہ کھلتے ہی تیزی سے واپس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھی کار کی چابی اگنیشن میں موجود تھی۔ شوگی نے کار کی اور پھر اسے چلاتی ہوئی وہ سرنگ سے باہر آ گئی۔ کار کے باہر آتے ہی دروازہ اس کے عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ شوگی کار چلاتے ہوئے آگے بڑھتی چلی گئی۔

اس نے رومال سے اپنا منہ صاف کر لیا تھا۔ تاکہ راستے میں کوئی ٹریفک کانسٹیبل اسے زخمی سمجھ کر نہ روک لے۔ اس تنگ سڑک کا اختتام تیئسویں شاہراہ پر ہوا اور وہ مادام کی ہدایت پر شمال کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس فارم تک پہنچ گئی۔ فارم ویران پڑا ہوا تھا۔ مگر چونکہ مادام کی ہدایت تھی۔ اس لئے شوگی نے نمبر ٹو کو کار سے نکال کر برآمدے میں فرش پر لٹا دیا اور خود کار میں آ بیٹھی۔ اس نے کار موڑی اور خاصی تیز رفتاری سے چلاتی ہوئی بڑی سڑک پر آ گئی۔ اب اس کی کار کا رخ بوستان کالونی کی طرف تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ بوستان کالونی میں پہنچ گئی۔ اس نے کار کوٹھی کے سامنے روکی اور پھر اتر کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان باہر نکل آیا۔

"فرمایئے" ——— نوجوان نے شوگی کو گھورتے ہوئے کہا۔

"مادام دی نے مجھے یہاں آنے کی ہدایت کی ہے" ——— شوگی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— آپ کا نام" ——— نوجوان نے اس بار مؤدب ہوتے ہوئے پوچھا۔

"شوگی" ——— شوگی نے جواب دیا۔

"اوکے ——— باس آپ کا انتظار کر رہے ہیں ——— میں پھاٹک کھولتا ہوں" ——— اور پھر وہ تیزی سے کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ اور شوگی کار اندر بڑھا لے گئی۔

شوگی نے کار پورچ میں جا کر روک دی۔ پھر نیچے اتر آئی۔ برآمدے میں ایک قوی ہیکل مقامی نوجوان ہاتھ میں سٹین گن لئے بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔

"آیئے مس ——— باس آپ کا انتظار کر رہے ہیں" ——— سٹین گن بردار نے آگے بڑھ کر کہا اور شوگی نے سر ہلا دیا۔

پھر وہ اس نوجوان کی رہنمائی میں چلتی ہوئی عمارت کے اندر داخل ہو گئی۔ مختلف کمروں سے گزرنے کے بعد مسلح نوجوان ایک دروازے کے سامنے رک گیا دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

نوجوان نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"کون ہے" ——— دروازے کے اوپر نصب ایک چھوٹے سے سپیکر میں سے کرخت آواز برآمد ہوئی۔

"مس شوگی آئی ہیں باس" ——— مسلح نوجوان نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— اندر بھیج دو" ——— آواز دوبارہ ابھری اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا بلب سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا۔

"تشریف لے جایئے مس" ——— نوجوان نے کہا اور شوگی حیرت سے سر جھٹکتی ہوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ اسے تنظیم میں آئے ہوئے اس سال ہو گئے تھے مگر اس قسم کا انتظام وہ پہلی بار ہی دیکھ رہی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔ سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک قوی ہیکل دیوزاد قسم کا غیر ملکی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے اثرات جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے۔ آنکھوں سے سنگدلی صاف نمایاں تھی

"تشریف رکھیں مس شوگی ——— آپ تو زخمی دکھائی دیتی ہیں" ——— اس آدمی نے اپنی طرف سے لہجے کو نرم بناتے ہوئے کہا۔ مگر اس کے باوجود اس کے لہجے کی کرختگی دور نہ ہوئی تھی۔

"ہاں ——— میری ناک زخمی ہے" ——— شوگی نے میز کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا علاج ہو جائے گا ——— اس کوٹھی میں سب کچھ موجود ہے" اس آدمی نے لاپرواہی سے جواب دیا۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا" ——— شوگی نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"میرا نام بارٹلے ہے ——— اور میرا تعلق تنظیم کے آپریشن سیل سے ہے ——— میں کل ہی یہاں پہنچا ہوں" ——— بارٹلے نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپریشن سیل ——— میں سمجھی نہیں" ——— شوگی کے لہجے میں حیرت

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

تھی۔

"مس شوگی ـــــ وی گینگ ایک بہت بڑی تنظیم ہے ـــــ اس میں کئی سیکشن ہیں ـــــ آپ کا سیکشن صرف بطور ایجنٹ کام کرتا ہے جبکہ ہمارا سیکشن مار دھاڑ اور دوسرے کاموں میں استعمال ہوتا ہے۔ گو ہماری تنظیم کی کارکردگی کچھ اس قسم کی ہے کہ آپریشن سیل کو حرکت میں لائے جانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی مگر جہاں حالات کچھ اس قسم کے ہو جائیں وہاں پھر ہمارا ہی سیکشن کام کرتا ہے ـــــ مادام وی نے جب یہ فیصلہ کر لیا کہ یہاں حالات کچھ اس قسم کے ہو گئے ہیں کہ ہمارے سیکشن کے بغیر کام نہیں ہو سکتا تو مادام نے مجھے کال کر لیا۔ اور میں نے یہاں پہنچتے ہی مقامی غنڈوں کی مدد سے فی الحال یہ انتظامات کئے ہیں" ـــــ بارٹلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مثلاً کیسے حالات" ـــــ شوگی نے پوچھا۔

"مس شوگی ـــــ آپ خصوصی ممبران میں سے ہیں ـــــ اس سے آپ کو یقیناً یہاں کے مشن کی تفصیلات کا علم ہو گا ـــــ طالب علم تحریک کے دوران ہم نے پولیس کی وردیوں میں طالب علموں کو ہلاک کرنا ہے تاکہ تحریک زور پکڑ سکے" ـــــ بارٹلے نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ میں سمجھ گئی ـــــ مگر اب حالات بدل گئے ہیں فی الحال شاید ہمیں مقامی سیکرٹ سروس سے ٹکرانا پڑے" ـــــ شوگی نے جواب دیا۔

"مقامی سیکرٹ سروس سے" ـــــ بارٹلے نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں" ـــــ شوگی نے جواب دیا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے تمام حالات بارٹلے کو بتا دیئے۔

"ہوں ـــــ اس کا مطلب ہے نمبر ٹو مات کھا گئے اور سیکرٹ سروس

پوری طرح چوکنا ہو گئی ـــــ اب تو واقعی جب تک سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو جائے مشن کو آگے نہیں بڑھایا جا سکتا" ـــــ بارٹلے نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"بہرحال اس سلسلے میں فیصلہ تو مادام ہی کرے گی ـــــ میں نے تو اپنا خیال ہی ظاہر کیا ہے" ـــــ شوگی نے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ ٹھیک ہے ـــــ میں مادام سے بات کرتا ہوں تاکہ سیکرٹ سروس کے خلاف کام شروع کیا جا سکے" ـــــ بارٹلے نے جواب دیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"مس شوگی کو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤ اور انہیں ان کا کمرہ دکھا دو۔ اور تمام لوگوں کو چوکنا کر دو۔ کوٹھی کی حفاظت انتہائی ہوشیاری سے ہونی چاہیئے"۔ بارٹلے نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر باس" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔

"مس شوگی ـــــ جب تک سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہ ہو جائے آپ کوٹھی سے باہر نہیں جانا" ـــــ بارٹلے نے شوگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر" ـــــ شوگی نے مختصر سا جواب دیا۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی مسلح نوجوان کی رہنمائی میں کمرے سے باہر نکل گئی۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

عمران کو ہوش میں آئے دوسرا روز تھا۔ مگر خطرناک زہر کے اثرات ابھی تک اس کے خون میں باقی تھے۔ کیونکہ ہوش میں آنے کے باوجود وہ غنودگی میں ڈوبا رہتا۔ بلانے پر آنکھیں کھول کر ہوں ہاں کر لیتا۔ اور پھر اس کے بعد آنکھیں بند کر لیتا۔ سر سلطان دن میں کئی بار چکر لگاتے تھے۔ ڈاکٹر موسیٰ بھی اسے دو بار دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ آہستہ آہستہ یہ نیم بے ہوشی کی کیفیت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

عمران کو پیشل وارڈ کے کمرے میں رکھا گیا تھا اور کمرے کے دروازے پر ایک دربان چوبیس گھنٹے پہرہ دیتا تھا۔ عمران کے کمرے میں مخصوص ڈاکٹروں اور نرسوں کے سوا کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ عمران کی قوت کو بحال کرنے کے لئے مسلسل ادویات دی جا رہی تھیں۔

آج بھی عمران آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا تھا کہ دروازہ کھلا اور سر سلطان اندر داخل ہوئے۔ سر سلطان کے ساتھ بلیک زیرو بھی تھا۔ اسے عمران سے ملنے کے لئے سر سلطان کا سہارا لینا پڑا تھا۔ کیونکہ بحیثیت ایکسٹو وہ آ نہ سکتا تھا اور ایکسٹو کی شخصیت سے ہٹ کر اس کی اپنی کوئی سرکاری حیثیت ہی نہ تھی اس لئے اس نے سر سلطان کو مجبور کیا تھا۔ اور سر سلطان اسے اپنے ساتھ لے کر ہسپتال آ گئے

"عمران بیٹے ——— اب کیسی طبیعت ہے" ——— سر سلطان نے عمران کے قریب آ کر بڑے مشفقانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں" ——— عمران نے آنکھیں کھولیں۔ اور پھر اس کی نظریں سر سلطان اور بلیک زیرو پر جم گئیں۔

"عمران صاحب خدا کا شکر ہے کہ آپ بچ گئے" ——— بلیک زیرو نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام طاہر ہے نا" ——— عمران نے نیم بیہوشانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— میں طاہر ہوں عمران صاحب ——— آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیے ——— حالات بڑے نازک ہو رہے ہیں" ——— طاہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حالات نازک ہو رہے ہیں ——— کہیں حالات لکھنؤ کی سیر تو نہیں کر آئے" ——— عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کے ساتھ ساتھ سر سلطان بھی ہنس پڑے۔

سر سلطان کا چہرہ عمران کے اس فقرے سے گلنار ہو گیا۔ کیونکہ عمران کا یہ فقرہ بتا رہا تھا کہ عمران کا ذہن اصل ڈگر پر آتا جا رہا ہے۔ ورنہ عمران کی حالت دیکھتے ہوئے انہیں بار بار یہ خدشہ ہو رہا تھا کہ کہیں خطرناک زہر نے عمران کے ذہن پر برا اثر نہ چھوڑا ہو۔ وہ انہیں چھوڑ کر تیزی سے ڈاکٹر کو بلانے چلے گئے۔

"لکھنؤ کی سیر تو نہیں البتہ پوری سیکرٹ سروس مجھ سمیت موت کی سرحد دیکھ آئی ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب ——— کیا ہوا تھا" ——— عمران نے جھٹکے سے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اور بلیک زیرو نے اپنے اغوا سے لے کر عمارت سے باہر آنے تک کے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے ـــــ وی گینگ سے ٹکرانا ناگزیر ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمام ممبران کو کہہ دیا ہے کہ انہیں اگر اغوا کر لیا جائے تو وہ زیادہ مزاحمت نہ کریں تاکہ مجرموں کے ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگایا جا سکے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں طاہر ـــــ اب یہ مجرم اغوا کرنے میں وقت ضائع نہ کریں گے بلکہ وہ اب کوشش کریں گے کہ سیکرٹ سروس کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے ختم کر دیا جائے۔ اس لئے تمام ممبروں کو کہہ دو کہ وہ آئندہ میک اپ میں رہیں اور اپنے فلیٹس چھوڑ دیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں ابھی انہیں کہہ دیتا ہوں ـــــ مگر عمران صاحب آپ پر حملہ کس نے کیا" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے ـــــ حالات تو لکھنؤ کی سیر کر آئے ہیں اور تم شاید پاگل خانے کی سیر کو نکل گئے تھے ـــــ بھئی اور کون کر سکتا ہے ان شمشیر زنوں میں ایک آدمی مجرموں کا تھا"۔

عمران نے اس بار تکیئے سے پشت لگا کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اب وہ پوری طرح تروتازہ اور چست و چوبند محسوس ہو رہا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ڈاکٹر یونس اور سر سلطان اندر داخل ہوئے۔

"اوہ ـــــ خدا کا شکر ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

ڈاکٹر یونس نے عمران کی نبض چیک کی اور پھر ان کے چہرے پر حیرت

کے آثار ابھرتے چلے آئے۔

"حیرت انگیز ـــــ انتہائی حیرت انگیز ـــــ ابھی ایک گھنٹہ پہلے عمران صاحب کے جسم میں شدید کمزوری کے آثار تھے مگر اب تو یہ بالکل صحت مند ہیں" ـــــ ڈاکٹر یونس نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر صاحب ـــــ یہ صاحب وٹامن سے بھرپور ہیں۔ بس انہیں دیکھتے ہی میں خود بخود ٹھیک ہو گیا" ـــــ عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال مجھے خوشی ہے کہ اب آپ بالکل تندرست ہیں" ـــــ ڈاکٹر یونس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تو کیا آپ مجھے اس جنت سے نکال دیں گے" ـــــ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جنت" ـــــ ڈاکٹر نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ـــــ یہاں بڑی خوبصورت حوریں جو ہیں" ـــــ عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھ کا گوشہ دبایا اور بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی

"اوہ ـــــ عمران صاحب ـــــ واقعی یہ حوریں ہیں پاکیزہ اور خدمت گزار" ـــــ ڈاکٹر یونس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پلیز ـــــ ایک حور سر سلطان کو بھی عنایت کر دیجیے ـــــ یقین کیجیے یہ بڑے دین دار اور خدمتگار آدمی ہیں" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ عمران تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے" ـــــ سر سلطان

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

نے مصنوعی غصّے سے کہا۔

" اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو اصلیت خود ہی بتا دیجئے " ـــــ عمران نے جواب دیا۔ اور ڈاکٹر یونس سمیت سب ہنس پڑے۔

" اچھا ڈاکٹر صاحب ـــــ اگر عمران ٹھیک ہو تو اسے فارغ کر دیجئے ـــــ یہ صاحب اسے اپنے ہمراہ لے جائیں گے " ـــــ سر سلطان نے فوراً موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

" میری طرف سے اجازت ہے " ـــــ ڈاکٹر یونس نے کہا۔

" آپ کی مرضی ڈاکٹر صاحب ـــــ اب آپ نہیں رہنے دیتے مجھے جنت میں تو نہ سہی ـــــ میں پھر شمشیر زنی کے مقابلے میں حصہ لوں گا " عمران نے کہا۔

" طاہر ـــــ عمران کو اپنے ہمراہ لے جاؤ ـــــ اچھا میں چلتا ہوں۔ آیئے ڈاکٹر صاحب " ـــــ سر سلطان نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر یونس کا بازو پکڑ کر اسے تقریباً زبردستی کمرے سے باہر لیتے گئے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران باز نہ آئے گا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کی ہسپتال سے فراغت کی کارروائی مکمل ہو گئی اور عمران لباس بدل کر بلیک زیرو کی کار میں آ بیٹھا۔

" مجھے میرے فلیٹ پر اتار دو بلیک زیرو ـــــ اور تمام ممبروں کو ہدایت کر دو کہ وہ اپنے فلیٹس فوری طور پر چھوڑ دیں اور تم بھی دانش منزل میں چوکنے رہو ـــــ ہو سکتا ہے مجرم ایک بار پھر دانش منزل پر حملہ کریں " ـــــ عمران نے کہا۔

" بہتر ہے " ـــــ بلیک زیرو نے کہا اور کار کا رخ اس سڑک کی طرف موڑ

دیا جو گھوم پھر کر عمران کے فلیٹ کی طرف جاتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ عمران کے فلیٹ کے نیچے پہنچ گئے۔ عمران کار سے باہر آیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر بلیک زیرو کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے اپنے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی اور اس وقت تک انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ دروازہ ایک دھماکے سے نہ کھل گیا۔

" کیا مصیبت ہے ـــــ ارے ـــ ارے ـــ آپ " ـــــ سلیمان جو شدید غصے کے عالم میں آیا تھا۔ عمران کو دیکھ کر سنبھل گیا۔

" اچھا ـــــ اب میں تمہارے لئے مصیبت بن گیا ہوں " عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

" تو اور کیا ـــــ کتنے دنوں سے راشن ختم ہو گیا ہے ـــــ باورچی خانہ بھائیں بھائیں کر رہا ہے ـــــ دھوبی، اخبار فروش، بجلی والے سب بل اٹھائے دروازے پر دھرنا مارے بیٹھے ہیں ـــــ غریب سلیمان کی جان عذاب میں آئی ہوئی ہے " ـــــ سلیمان نے عمران کی طرف سے شہ ملتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

" اور وہ جو میں تمہیں دو ہزار روپے دے گیا تھا ـــــ وہ کس کھاتے میں گئے " ـــــ عمران نے ڈرائنگ روم کے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" دو ہزار ـــــ اچھا وہ صرف دو ہزار ـــــ جناب اس مہنگائی کے زمانے میں دو ہزار کی کیا وقعت ہے۔ ساتھ والے فلیٹ میں وہ

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

شبو ہے نا ـــــ ارے خواجہ صاحب کی باورچن ـــــ اس کے کپڑوں سے ہلدی کی بُو آ رہی تھی ـــــ میں نے سوچا بیچاری کیا سوچتی ہو گی کہ خوشبو کے لئے بھی ترس گئی ہوں۔ چنانچہ میں بازار گیا ـــــ آپ یقین کیجئے کہ ایک سپرے سینٹ کی شیشی، ایک نیا جوڑا کپڑوں کا اور ایک دو آئیٹم میک اپ کے خریدے اور دو ہزار ختم ـــــ صاحب بڑا بُرا زمانہ آگیا ہے دو ہزار کی تو کوئی وقعت ہی نہیں رہی" ـــــ سلیمان نے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

" اچھا ـــــ تو یہ عیاشی ہو رہی ہے" ـــــ عمران نے حیرت سے دیدے پھاڑتے ہوئے کہا۔

" ارے ـــــ ارے صاحب ـــــ توبہ کیجئے ـــــ عیاشی کے لئے رقم کہاں ہے میرے پاس ـــــ یہاں تو کھانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور آپ عیاشی کی بات کر رہے ہیں ـــــ خدا کسی کو کسی مفلس کا باورچی نہ بنائے" ـــــ سلیمان نے تیزی سے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے کچن کی طرف مڑ گیا۔

" ارے۔ ارے ـــــ کہاں جا رہے ہو ـــــ اس مفلس اور قلاش کو ایک پیالی چائے تو دیتے جاؤ" ـــــ عمران نے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

" معاف کیجئے ـــــ میں خیرات بانٹ بیٹھا ہوں" ـــــ سلیمان نے دروازے سے غائب ہوتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے چند لمحے کچھ سوچتا رہا اور پھر

اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی جانب کھسکا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

" ٹائیگر سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی

" عمران سپیکنگ" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جناب" ـــــ ٹائیگر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

" ٹائیگر ـــــ تم نے مس شوگی کو دیکھا ہوا ہے ـــــ وہی غیر ملکی لڑکی جس نے راضی کی سالگرہ میں شرکت کی تھی" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" ہاں جناب ـــــ اچھی طرح دیکھا ہوا ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" تم نے اسے تلاش کرنا ہے ـــــ پورے شہر میں اسے تلاش کرو۔ جہاں بھی نظر آ جائے اس کی نگرانی کرو" ـــــ عمران نے کہا۔

" جناب اسے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ـــــ میں نے اس کا ٹھکانہ دیکھا ہوا ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ٹھکانہ دیکھا ہوا ہے ـــــ کیا مطلب" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" کل شام میں اتفاق سے ایک دوست کو ملنے گیا تو میں نے مس شوگی کو ایک چھوٹی سی کار میں بیٹھے بوستان کالونی کی ایک کوٹھی میں داخل ہوتے دیکھا تھا" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" ویری گڈ نیوز ـــــ کونسی کوٹھی ہے وہ" ـــــ عمران نے چہکتے ہوئے پوچھا۔ واقعی اس اطلاع پر اسے خوشی ہوئی تھی کم از کم ایک لائن آف

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ایکشن تو مل گئی تھی۔

"بوستان کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ ہے ـــــ باہر کسی ڈاکٹر کی نیم پلیٹ موجود ہے" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم اس کوٹھی میں داخل ہو کر حالات کا جائزہ لو اور پھر مجھے رپورٹ کرو ـــــ مگر کام انتہائی ہوشیاری سے ہونا چاہیئے۔ پہلے کی طرح ایک اناڑی کے قابو میں نہ آجانا" ـــــ عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ عمران صاحب ـــــ وہ بس اتفاق ہی تھا۔ آپ بے فکر رہیں میں پوری طرح احتیاط کروں گا" ـــــ ٹائیگر نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"او کے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان نے چائے کی پیالی لاکر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"یہ ٹھنڈی ہو گئی تو اور نہیں ملے گی" ـــــ سلیمان نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"اور اگر پہلے ہی ٹھنڈی ہوئی تو تم ملازمت سے برخواست" ـــــ عمران نے پیالی اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ارے ـــــ ارے ـــــ کیا کہہ رہے ہیں ـــــ سوچ سمجھ کر بات کیجئے ـــــ پہلے چارج شیٹ دیجئے ـــــ اس کا جواب لیجئے۔ پھر انکوائری آفیسر مقرر ہو گا۔ پھر آپ مجھے برخواست کریں گے تو میں لیبر کورٹ چلا جاؤں گا اور وہاں سے معہ سابقہ مراعات کے بحال ہو کر آجاؤں گا۔ اور میرے وکیل کا خرچہ بھی آپ کو دینا پڑے گا" ـــــ سلیمان نے اپنے قانونی حقوق جتاتے ہوئے کہا۔

"ارے توبہ ـــــ جب تم نے بحال ہو کر ہی آنا ہے تو بھئی میں اپنا

فیصلہ واپس لیتا ہوں ـــــ چائے کی جگہ شربت پی لوں گا مگر یہ عدالتوں کے چکر مجھ سے نہیں کاٹے جاتے" ـــــ عمران نے فوراً ہی اپنا فیصلہ واپس لیتے ہوئے کہا اور سلیمان مسکراتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران نے چائے کی پیالی ختم کی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے جسم پر غنڈوں کا مخصوص لباس تھا اور چہرے پر میک اپ بھی کسی خطرناک غنڈے جیسا تھا۔ پورا چہرہ زخموں کے نشان سے بھرا ہوا تھا۔ گلے میں سرخ رومال کو گانٹھ دیتے ہوئے عمران تیزی سے فلیٹ سے باہر آگیا۔

وہ دل ہی دل میں ایک فیصلہ کر چکا تھا۔ ایک عجیب و غریب فیصلہ اور اسے یقین تھا کہ اگر اس کا منصوبہ کامیاب رہا تو وہ وی گینگ کی سربراہ مادام وی پر آسانی سے ہاتھ ڈال سکے گا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے گرد چار پانچ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ میز کے درمیان میں موجود ایک بڑی کرسی پر ایک نوجوان عورت موجود تھی۔ اس کا جسم انتہائی سڈول اور پُرشباب تھا۔ چہرے پر معصومیت کے پرتو نمایاں تھے۔ البتہ آنکھوں میں پُراسرار اور وحشیانہ قسم کی چمک تھی۔ ایسی چمک کہ کوئی شخص زیادہ دیر تک اس کی طرف غور سے نہ دیکھ سکتا تھا۔

میز کے دوسری طرف مارکس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ چہرے پر بے پناہ زردی تھی۔

"مارکس ——— یہ بہت بُرا ہوا کہ سیکرٹ سروس ہمارے ہاتھ سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی ——— اب وہ پوری طرح چوکنے ہو گئے ہوں گے۔" نوجوان عورت نے سخت لہجے میں کہا۔

"مادام ——— اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے ——— میں نے تو ایسا انتظام کیا تھا کہ پوری سیکرٹ سروس بھیگے چوہوں کی طرح میرے جال میں پھنسی چلی گئی۔ ان کے چیف کو بھی میں نے کرسی پر اچھی طرح جکڑ دیا تھا اور مس شوگی کو اس کی حفاظت کے لئے آپریشن روم میں چھوڑا تھا۔ اب مجھے

کیا معلوم تھا کہ وہ چیف آزاد کیسے ہو گیا۔ اس کے باوجود میں نے اس کا بھرپور مقابلہ کیا ——— بس یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ اچانک میرا سر ایک مشین کے کونے سے ٹکرا گیا اور اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہ رہا۔"

مارکس نے بجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— بس اسے اپنی بدقسمتی ہی کہہ سکتے ہیں ——— بہرحال اب ہمیں پہلے پوری قوت سے سیکرٹ سروس سے ٹکرانا پڑے گا۔ اس کے بعد ہی ہم مشن کو آگے بڑھانے کے متعلق سوچ سکتے ہیں" ——— مادام وی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مادام ——— ہمیں ان کے فلیٹوں کے پتے معلوم ہیں ——— ان کے ہیڈ کوارٹر کو بھی ہم نے دیکھ لیا ہے ——— میرا خیال ہے۔ ہمیں بغیر کوئی وقت ضائع کئے ان پر حملہ کر دینا چاہیئے" ——— مارکس نے کہا۔

"تم بڑے احمق ہو مارکس ——— کیا اب وہ وہاں ہمارے حملے کے انتظار میں بیٹھے ہوں گے ——— اور پھر اتنی جگہوں پر حملے کے لئے بہت سے آدمی چاہییں" ——— مادام وی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— یہ بات تو ہے ——— میرا خیال ہے کہ ہم یہاں کے مقامی غنڈوں کی عارضی طور پر خدمات حاصل کریں اور انہیں ان فلیٹوں کی نگرانی پر مقرر کر دیں ——— پھر جیسے ہی ہمیں ان کے متعلق علم ہو ہم ان غنڈوں کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیں" ——— مارکس نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— ایسا ممکن تو ہے ——— مگر ہماری تنظیم نے کبھی مقامی غنڈوں کی حمایت حاصل نہیں کی مگر اب مجبوری ہے۔ اس لئے میں نے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

آپریشن سیل کے انچارج بارٹلے کو یہاں بلوا لیا ہے ـــــ اس وقت شوگی بھی وہیں ہے ـــــ بارٹلے نے میری اجازت سے فی الحال کوٹھی کی نگرانی کے لئے چند غنڈے بھرتی کئے ہیں ـــــ مگر میرا خیال ہے سیکرٹ سروس کی نگرانی کے لئے ہمیں غنڈوں کی بجائے خصوصی صلاحیتیں رکھنے والے افراد کی ضرورت ہو گی" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

"ہاں ـــــ سیکرٹ سروس عام غنڈوں کے بس کی نہیں ہے۔ اور خصوصی صلاحیتوں کے مالک افراد کے لئے ہمیں یہاں کے مافیا کے سربراہ جیمس بروکر سے رابطہ قائم کرنا پڑے گا" ـــــ مارکس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"جیمس بروکر" ـــــ مادام وی نے چونک کر کہا۔

"ہاں مادام ـــــ بس اتفاق سے میری اس سے ملاقات ہو گئی تھی وی گینگ میں آنے سے پہلے بروکر اور میں اکٹھے ہی مافیا میں کام کرتے تھے" ـــــ مارکس نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تم نے بڑی مفید بات بتائی ہے۔ مافیا کے آدمی یقیناً اس کام میں ماہر ہوں گے ـــــ البتہ ہم اس مشن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتے ہیں ـــــ مافیا کے کارکن ہمیں سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاعات فراہم کریں جبکہ مقامی غنڈوں کی مدد سے انہیں ہلاک کر دیا جائے" ـــــ اس طرح حالات پر ہمیں کنٹرول رہے گا" ـــــ مادام نے کہا۔

"آپ کی تجویز بالکل درست ہے مادام ـــــ آپ بارٹلے کو کہیں کہ وہ یہاں کے کسی با اثر غنڈے کی مدد سے چند پیشہ ور قاتلوں کی امداد حاصل

کرے اور مجھے آپ اجازت دیں تو میں جیمس بروکر سے بات کرتا ہوں" مارکس نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مادام کوئی جواب دیتی۔ اچانک میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور اس میں سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز بلند ہونے لگی۔

مادام نے بڑی پھرتی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"بارٹلے سپیکنگ مادام ـــــ اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے بارٹلے کی کرخت آواز ابھری۔

"یس ـــــ مادام وی سپیکنگ ـــــ اوور" ـــــ مادام نے لہجے کو کرخت بناتے ہوئے کہا۔

"مادام ـــــ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ پرنس آف ڈھمپ صحت یاب ہو کر ہسپتال سے چلا گیا ہے ـــــ اوور" ـــــ بارٹلے نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــــ پرنس آف ڈھمپ ٹھیک ہو گیا ہے ـــــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــــ اوور" ـــــ مادام وی حلق کے بل چیخ اٹھی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں مادام ـــــ آپ کے حکم پر میں نے تمام ہسپتالوں میں چھان بین کرائی ہے ـــــ اسے سپیشل سروسز ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ وہاں کے ڈاکٹر تو اس کے علاج سے مایوس ہو گئے تھے۔ مگر اتفاق سے زہروں کے بین الاقوامی ماہر ڈاکٹر موسیٰ یہاں آئے ہوئے تھے ـــــ انہوں نے پرنس آف ڈھمپ کا علاج کیا اور وہ صحت یاب ہو گیا ـــــ اور یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ یہاں کے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان نے پرنس آف ڈھمپ کے علاج میں خصوصی دلچسپی لی۔ ڈاکٹر موسیٰ سے بھی انہوں نے کنٹکٹ کیا تھا۔ اوور"۔۔۔ بارٹلے نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے۔۔۔ پرنس سیکرٹ سروس میں کوئی اہم شخصیت ہے۔ اسی لئے وزارت خارجہ کے سیکرٹری اس کے علاج میں اس قدر دلچسپی لے رہے تھے۔۔۔ اوور"۔۔۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"آپ اگر حکم کریں تو میں اس پرنس کو تلاش کروں۔۔۔ اوور"۔۔۔ بارٹلے نے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ یہ کام ہو جائے گا۔۔۔ تمہارے ذمہ ایک اور کام ہے۔۔۔ تم یہاں کے کسی بااثر غنڈے سے رابطہ قائم کرو اور چند ماہر ترین پیشہ ور قاتلوں کو کرایہ پر حاصل کرو اور میری مزید ہدایات کا انتظار کرو۔۔۔ اوور"۔۔۔ مادام وی نے کہا۔

"بہتر مادام۔۔۔ میں آج ہی سے کوشش شروع کر دیتا ہوں اوور"۔۔۔ بارٹلے نے جواب دیا۔

"اور سنو۔۔۔ شوگی کا میک اپ کر کے اسے شہر بھیج دو۔ وہ کسی ہوٹل میں رہے اور اس کے ذمے پرنس آف ڈھمپ کو تلاش کرنا ہے۔ جیسے ہی اسے پرنس آف ڈھمپ نظر آئے وہ تمہیں اطلاع کر دے اور جیسے ہی تمہیں اطلاع ملے۔ تمہارے ذمے کام یہ ہو گا کہ تم اسے فوراً ہلاک کر دو اوور"۔۔۔ مادام وی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔۔۔ ایسا ہی ہو گا"۔۔۔ بارٹلے نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"۔۔۔ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"پرنس بچ گیا مارکس۔۔۔ نہ جانے کیا بات ہے کہ اس ملک میں ہمارا ہر کام الٹا ہی ہو رہا ہے"۔۔۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔۔۔ اب آپ خود ہی سوچیں کہ یوکا زہر کا علاج آج تک تلاش نہیں کیا جا سکا۔ البتہ ڈاکٹر موسیٰ کے بارے میں کہا نہیں جا سکتا۔۔۔ میں نے اس کی شہرت سنی ہوئی ہے ہو سکتا ہے اس نے زہر کا علاج تلاش کر لیا ہو"۔۔۔ مارکس نے جواب دیا۔

"علاج تلاش کر لیا ہے۔۔۔ تبھی تو پرنس بچ گیا ہے"۔۔۔ مادام نے پہلے سے بھی زیادہ تلخ لہجے میں کہا۔

"مادام۔۔۔ مجھے ایک اور خیال آیا ہے۔۔۔ پرنس کے بچ جانے سے ہمارا اصل منصوبہ بھی منظر عام پر آ سکتا ہے کیونکہ مس شوگی نے راضی کے متعلق اسے بتا دیا تھا۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ پرنس کامیاب ہوتے ہی راضی کے سر ہو گا"۔۔۔ مارکس نے کہا۔

"تمہارا خیال بالکل درست ہے۔۔۔ اور راضی ایک بار ان کے ہتھے چڑھ گیا تو اصل منصوبہ بھی حکومت کی نظروں میں آ جائے گا۔ اس لئے راضی کی فوری موت لازمی ہو گئی ہے"۔۔۔ مادام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مگر مادام۔۔۔ راضی کی موت کے بعد ہمیں مشن کے لئے نئے سرے سے کام کرنا پڑے گا"۔۔۔ مارکس نے کہا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"ہو جائے گا ـــــ راضی جیسے بے شمار طالب علم لیڈر مل جائیں گے" ـــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بارٹلے کی آواز گونجی۔

"یس بارٹلے سپیکنگ ـــــ اوور"۔

"مادام وی بول رہی ہوں ـــــ سنو بارٹلے ـــــ نیوٹاؤن کی کوٹھی نمبر گیارہ الیف میں ایک طالب علم راضی رہتا ہے ـــــ شوگی سے اس کا مکمل حلیہ پوچھ لینا ـــــ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اسے موت کے گھاٹ اتار دو ـــــ اس کام میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ اوور" مادام نے کہا۔

"بہتر مادام ـــــ میں ابھی وہاں جاتا ہوں ـــــ جیسے ہی وہ مجھے دیکھے اس کی روح جسم سے پرواز کر جائے گی ـــــ اوور" ـــــ بارٹلے نے بڑے پرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کام کر کے مجھے فوری رپورٹ دو ـــــ اوور" ـــــ مادام نے کہا۔

"او کے مادام ـــــ اوور" ـــــ بارٹلے نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"مارکس اب تم فوری طور پر جیمس برو کر سے رابطہ قائم کرو اور اس سے آدمی مانگو ـــــ میں جس قدر جلد ہو سکے سیکرٹ سروس کا خاتمہ چاہتی ہوں" مادام نے مارکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر مادام ـــــ میں ابھی جاتا ہوں ـــــ مجھے معلوم ہے کہ اس کی رہائش ڈالن ہوٹل میں ہے ـــــ مجھے یقین ہے کہ میں کامیاب لوٹوں گا"

مارکس نے جواب دیا۔

"اور سنو ـــــ میک اپ کر کے جانا۔ کیونکہ نہ صرف سیکرٹ سروس کے چیف نے تمہیں اچھی طرح دیکھ لیا ہے بلکہ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران نے بھی دیکھا ہے" ـــــ مادام نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام ـــــ ایسا ہی ہو گا ـــــ مجھے خود احساس ہے"۔ مارکس نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

مارکس کے باہر جانے کے کچھ دیر بعد تک مادام آنکھیں بند کئے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آ گیا کہ اگر وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کو قابو میں کر لیا جائے تو مسئلہ کچھ زیادہ ہی آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔

مادام کو اپنے شباب اور صلاحیتوں پر پورا اعتماد تھا کہ سر سلطان چاہے کتنا ہی بوڑھا اور سنجیدہ آدمی ہوا۔ وہ اسے اپنے دام میں لے ہی آئے گی۔ چنانچہ فیصلہ کرتے ہی وہ تیزی سے اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

اس نے آج ہی اخبار میں پڑھا تھا کہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کی زیر صدارت ایک تقریب ہوٹل مالابار میں ہو رہی ہے تھوڑی دیر بعد جب وہ لباس تبدیل کر کے باہر آئی تو واقعی اس کا شباب اچھوں اچھوں کو چت کر دینے کے قابل تھا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ٹائیگر عمران سے ہدایت ملتے ہی موٹر سائیکل اٹھا کر تیزی سے بوستان کالونی کی طرف چل پڑا۔ اس نے حسب دستور چست لباس پہن رکھا تھا اور چہرے پر کچھ زیادہ ہی جوش پھیلا ہوا تھا۔

راضی کے سلسلے میں اسے جو ناکامی ہوئی تھی اور جس کا طعنہ عمران نے دیا تھا وہ اس ناکامی کا داغ دھونا چاہتا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ بوستان کالونی میں داخل ہو گیا۔ اسے کوٹھی اچھی طرح یاد تھی جس میں اس نے شوگی کو داخل ہوتے دیکھا تھا۔

اس وقت شام کا اندھیرا پھیلتا چلا جا رہا تھا اور ٹائیگر نے رات ہونے کا انتظار کرنا مناسب سمجھا۔ چنانچہ اس کوٹھی کے گرد ایک چکر لگا کر وہ کالونی کی مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک چھوٹا سا کیفے موجود تھا۔ ٹائیگر نے کیفے کے دروازے پر موٹر سائیکل روکی اور پھر دروازے کے قریب ہی ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ ویٹر کو اس نے کافی لانے کے لئے کہا۔ اس کی نظریں دروازے سے باہر نظر آنے والی کوٹھی نمبر بارہ کے گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ یہ وہی کوٹھی تھی جس میں اس نے شوگی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا۔

ابھی وہ کافی پی رہا تھا کہ اچانک اس نے کوٹھی کا پھاٹک کھلتے دیکھا۔ دوسرے لمحے ایک ہلکے نیلے رنگ کی کار کوٹھی سے باہر آئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک قوی ہیکل نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے باہر نکل کر کار کا رخ موڑا اور پھر مخالف سمت میں اس کی کار بڑھتی چلی گئی۔ اس کی کار باہر نکلتے ہی پھاٹک خود بخود بند ہو گیا۔

ٹائیگر نے کار کے نمبر ذہن میں محفوظ کر لئے اور اطمینان سے بیٹھا کافی کی چسکیاں لیتا رہا۔ جب اسے وہاں بیٹھے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ گزر گیا تو اس نے اٹھنے کا ارادہ کیا مگر دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ وہی کار ایک بار پھر پھاٹک پر آ کر رکی تھی۔ مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا گیا۔ اور پھر پھاٹک کھلتے ہی کار اندر چلی گئی اور پھاٹک بند ہو گیا۔

ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر اٹھ کر کاؤنٹر پر کافی کی چار پیالیوں کی رقم ادا کی۔ ویٹر کو چند سکے ٹپ کئے اور کیفے سے باہر آ گیا۔

اس نے موٹر سائیکل سٹارٹ کی اور آگے بڑھ گیا۔ پوری کالونی کا راؤنڈ لگا کر وہ اس کوٹھی کے عقب میں پہنچ گیا اس نے ایک گھنے درخت کے تنے کے ساتھ موٹر سائیکل کھڑا کر کے اسے لاک کیا اور پیدل چلتا ہوا کوٹھی کی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوٹھی کی دیوار خاصی بلند تھی اور دیوار کے اوپر بجلی کی دو تاریں نصب تھیں۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ ان تاروں میں کرنٹ دوڑ رہا ہو گا۔ بہرحال وہ اس کا توڑ جانتا تھا۔ اس لئے دیوار کے پاس پہنچ کر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے نائیلون کی رسی کا ایک گچھا اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس رسی میں جگہ جگہ گانٹھیں لگی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس کا وہ سرا دیوار کے سرے کی طرف پھینکا جس کے ساتھ ایک فولادی آنکڑہ لگا ہوا تھا۔ آنکڑہ دیوار

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کی دوسری طرف جا کر پھنس گیا اور رسی تن گئی۔ ٹائیگر نے زور لگا کر اس کی مضبوطی کا اندازہ کیا اور پھر رسی کے سہارے تیزی سے دیوار پر چڑھنے لگا۔ جیسے ہی اس کے ہاتھ دیوار کے سرے پر جمے۔ اس نے اپنے جسم کو ایک مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کا جسم ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ان تاروں کے اوپر سے گزر گیا اور ٹائیگر پیروں کے بل کوٹھی کے پائیں باغ میں جا گرا۔ جیسے ہی اس کے پیر زمین سے ٹکے اس نے تیزی سے اپنے آپ کو اچھالا اور پھر ایک باڑھ کے پیچھے چھپ گیا۔ عمارت کی عقبی سمت تیز روشنی پھینکنے والا ایک بلب جل رہا تھا جس کی وجہ سے تمام ماحول روشن ہو گیا تھا

ٹائیگر چند لمحے باڑھ کے پیچھے خاموش بیٹھا آہٹ لیتا رہا۔ اسے سب سے زیادہ خطرہ کتوں کی طرف سے تھا۔ مگر جب کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو وہ باڑھ کے پیچھے سے نکل کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ عمارت کی عقبی سمت کوئی ایسا پائپ یا کھڑکی نہ تھی جس کے ذریعے وہ چھت پر جاتا۔ اس لئے اس نے سامنے کے رخ سے اندر داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اور پھر دبے قدموں چلتا ہوا وہ عمارت کے سامنے کے رخ پر پہنچ گیا۔

اس نے پورچ میں دو مسلح نوجوانوں کو ہاتھوں میں سٹین گنیں اٹھائے ٹہلتا ہوا دیکھا۔ وہ آپس میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ ٹائیگر چند لمحے دیوار کے ساتھ کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اور آگے بڑھنے کے لئے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا کیونکہ جیسے ہی وہ آگے بڑھتا وہ ان دونوں مسلح آدمیوں کی نظروں میں آجاتا۔ اس لئے وہ وہیں کھڑا اندر جانے کی کوئی تجویز سوچتا رہا مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھنے کی کوئی ترکیب کرتا۔ اچانک عمارت کے اندر سے ایک نوجوان عورت باہر نکل کر پورچ میں آگئی۔ پورچ میں وہ کار موجود تھی جس پر ٹائیگر نے شوگی کو آتے دیکھا تھا۔ وہ عورت اس کار کی طرف بڑھی۔

"مس شوگی ——— آپ ہوٹل میں کمرہ لینے کے بعد مجھ سے رابطہ ضرور قائم رکھیں ——— اور دوسری بات یہ کہ جیسے ہی پرنس آف ڈھمپ نظروں میں آئے۔ آپ نے براہ راست کوئی قدم نہیں اٹھانا بلکہ فوری طور پر مجھے اطلاع دینی ہے" ——— اچانک برآمدے میں سے ایک کرخت آواز سنائی دی اور پھر ٹائیگر نے اسی قوی ہیکل غیر ملکی نوجوان کو برآمدے سے اتر کر اس عورت کی طرف بڑھتے دیکھا۔ یہ آواز اسی مرد کی تھی۔

"ٹھیک ہے بارٹلے ——— میں ایسا ہی کروں گی" ——— اس عورت نے جو یقیناً شوگی ہی تھی مگر اس نے میک اپ کر رکھا تھا، کار کا دروازہ کھولتے ہوئے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— وش یو گڈ لک" ——— بارٹلے نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ اور شوگی تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے اس نے کار موڑی اور کار کا رخ پھاٹک کی طرف موڑ دیا۔ پھاٹک کے قریب ایک اور مسلح نوجوان تھا اس نے پھاٹک کھول دیا اور شوگی کی کار پھاٹک سے باہر نکلتی چلی گئی۔

"سنو ——— رات کو انتہائی احتیاط سے پہرہ دینا ہے ——— خاص طور پر عقبی سمت میں بھی خیال رکھنا ——— میں کل کتوں کا بندوبست کر لوں گا" ——— بارٹلے نے پہرہ داروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر جناب" ——— پہرے داروں نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

اور ٹائیگر یہ سن کر تیزی سے واپس مڑا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔ اس لئے اب مزید کوٹھی

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

میں رکا رہنا بے سود تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اب پہرے دار باقاعدگی کے ساتھ عقبی سمت کا راؤنڈ کریں گے اور وہ ان کے وہاں آنے سے قبل ہی کوٹھی سے باہر نکل جانا چاہتا تھا۔

دیوار کے قریب پہنچ کر اس نے اچھل کر دیوار میں پیوست وہ آنکڑہ نکالا اور بجلی کی سی تیزی سے رسی لپیٹنی شروع کر دی۔ رسی لپیٹ کر اس نے آنکڑے والے سرے کو دوبارہ باہر کی طرف اچھال دیا۔ اور پھر جیسے ہی رسی تنی۔ اس نے رسی کے ذریعے دیوار پر چڑھنا شروع کر دیا۔ اور دیوار کے سرے پر ہاتھ جماتے ہی اس نے وہی پہلے والا عمل دوہرایا اور اس کا جسم قلابازی کھا کر دیوار کی دوسری طرف چلا گیا۔

سڑک پر پیر لگتے ہی ٹائیگر اچھلا اور پھر اس نے ایک بار پھر اچھل کر آنکڑے کو نکال کر رسی لپیٹنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد رسی کا گچھا اس کی جیب میں پہنچ گیا۔ اور وہ تیزی سے اپنی موٹر سائیکل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ شوگی کی کار کو وہاں سے گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے مگر اسے یقین تھا کہ وہ اسے تلاش کرے گا۔ کیونکہ بارٹلے کے مطابق شوگی نے کسی ہوٹل میں ہی قیام کرنا تھا۔

چنانچہ چند لمحوں بعد اس کی موٹر سائیکل شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اور پھر اس نے شہر کے اچھے ہوٹلوں کی پارکنگ چیک کرنی شروع کر دی۔ اور تیسرے ہوٹل کی پارکنگ میں اسے شوگی کی کار کھڑی ہوئی نظر آ گئی۔ ٹائیگر نے اپنی موٹر سائیکل ایک طرف روکی۔ اور تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں اس وقت خاصی گہما گہمی تھی مگر وہ سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"فرمایئے" ——— کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا

"ایک سنگل روم چاہیئے" ——— ٹائیگر نے بھی جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسری منزل پر کمرہ نمبر بارہ خالی ہے ——— کرایہ ایک سو روپے روزانہ" کاؤنٹر گرل نے کی بورڈ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— فی الحال دو روز کے لئے بک کر دو" ——— ٹائیگر نے کہا اور جیب سے سو سو کے دو نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیئے۔ کاؤنٹر گرل نے نوٹ اٹھا کر دراز میں ڈالے اور نچلے خانے سے رجسٹر نکال کر کاؤنٹر پر رکھا اور اسے کھول کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا

"اس پر اپنا نام و پتہ لکھ دیجئے" ——— کاؤنٹر گرل نے بال پوائنٹ ٹائیگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اور ٹائیگر نے اپنا نام و پتہ لکھنے سے پہلے اوپر والے خانے پر نظریں دوڑائیں۔ اسے یقین تھا کہ مس شوگی کے بعد وہی کمرہ لے رہا ہو گا۔ اس خانے میں مس شاملی لکھا ہوا تھا اور اس کا کمرہ بھی دوسری منزل پر تھا۔ کمرے کا نمبر نہیں تھا۔

ٹائیگر نے اپنا فرضی نام و پتہ لکھ کر اپنے دستخط کئے اور پھر کاؤنٹر گرل سے کمرے کی چابی لے کر وہ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ جیسے ہی لفٹ دوسری منزل پر رکی وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

اسی لمحے اس نے شوگی کو کمرہ نمبر انیس سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ شوگی نے ایک اچٹتی نظر ٹائیگر پر ڈالی اور پھر اپنے کمرے کو لاک کر کے لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ ٹائیگر اس کی طرف توجہ کئے بغیر اپنے کمرے کی طرف بڑھتا

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

چلا گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اور ایک نظر اندر کا جائزہ لینے کے بعد وہ بھی باہر نکل آیا۔ اس نے کمرہ لاک کیا اور تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ شوگی کو نگاہ میں رکھنا چاہتا تھا۔

جب وہ لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچا تو اس نے یہ دیکھ کر ایک طویل سانس لی کہ شوگی ہال میں ایک میز پر اکیلی بیٹھی ہوئی تھی اور ایک ویٹرس اس کے سامنے کھانے کے برتن رکھ رہی تھی۔

ٹائیگر بھی خاموشی سے ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا۔ اب ظاہر ہے وہ بھی کھانا کھانے کے علاوہ اور کیا کر سکتا تھا۔ اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ کھانا کھانے کے بعد عمران کو اس بارے میں رپورٹ کرے گا۔

عمران غنڈے کے میک اپ میں اپنے فلیٹ سے نکلا تو اس نے سیدھا ٹاپ ہلز ہوٹل کا رخ کیا۔

ٹاپ ہلز ہوٹل دراصل دارالحکومت سے بیس میل دور ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع تھا۔ اس ہوٹل کا مالک ایک شخص مارٹن تھا۔ جسے مارٹن کنگ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ وہ نامی گرامی غنڈہ ہونے کے ساتھ ساتھ منشیات کا بہت بڑا اسمگلر تھا۔ اس کے علاوہ اس کے پاس غنڈوں کی ایک ایسی فوج تھی جو کرائے پر لوگوں کے ناجائز کام کرتے تھے۔

یہ ہوٹل ابھی حال ہی میں کھولا گیا تھا اور عمران نے اس بارے میں کئی باتیں سن رکھی تھیں مگر مصروفیت کی وجہ سے وہ کبھی اس طرف نہیں جا سکا تھا۔ آج فلیٹ میں بیٹھے بیٹھے اسے خیال آگیا کہ مادام وی گینگ آج تک قتل و غارت میں براہِ راست ملوث نہیں ہوا مگر اب سیکرٹ سروس سے براہ راست مقابلے کی وجہ سے وہ یقیناً مقامی غنڈوں کی امداد حاصل کرنے کے بارے میں سوچیں گے اور عمران کے نقطہ نظر سے وی گینگ نے اس بارے میں مارٹن کنگ کا انتخاب کرنا ہے کیونکہ ایسے کاموں میں مارٹن کنگ کی شہرت دور دور تک پھیل چکی تھی۔ اور پھر یہ کہ مارٹن غیر ملکی تھا جس نے اب یہاں کی شہریت اختیار کر رکھی

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

تھی اور عمران جانتا تھا کہ غیر ملکی ملزم کسی غیر ملکی پر مقامی کی نسبت زیادہ اعتماد کر سکتے ہیں۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے مارٹن کنگ سے ٹکرا کر اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ یوں تو مارٹن جیسے غنڈے سے اکیلے ٹکرانا اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ وہ ابھی ابھی ہسپتال سے فارغ ہو کر آیا ہو بلکہ دوسرے لفظوں میں موت کے منہ سے نکلا ہو ایک حماقت آمیز اقدام محسوس ہوتا تھا مگر ظاہر ہے فیصلہ کرنے والا عمران تھا۔ انتہائی عجیب و غریب شخصیت چنانچہ اس نے آرام کرنے کی بجائے ایک انتہائی کٹھن کام کا فیصلہ کر لیا تھا اور ویسے بھی عمران اپنے آپ کو بالکل چاک و چوبند محسوس کر رہا تھا۔ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی نیم بے ہوشی کی کیفیت سیکرٹ سروس کے موت کے منہ میں جانے کا سن کر ہی یکدم کافور ہو گئی تھی۔

عمران نے ٹیکسی روکی اور پھر اسے ٹاپ ہلز ہوٹل کی طرف چلنے کے لئے کہا ڈرائیور نے ایک نظر عمران کے چہرے پر ڈالی اور دوسرے لمحے سہم کر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

عمران کا چہرہ واقعی اتنا خوفناک تھا کہ اس کو دیکھتے ہی عام آدمی کو جھرجھری سی آجاتی تھی۔

"گھبراؤ مت ——— پورا کرایہ دوں گا" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا اس نے ٹیکسی ڈرائیور کی جھجک محسوس کر لی تھی۔

"مم ——— مہربانی جناب ——— میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تو بڑے بچے پیدا کیا کرو ناں ——— کیوں چھوٹے پیدا کرتے ہو"

عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا مگر لہجہ بدستور غنڈوں جیسا تھا۔

"جج ——— جی ....." ڈرائیور سے کوئی بات نہ بن سکی تو وہ جی جی کر کے خاموش ہو گیا۔ ویسے بھی ڈرائیور اس خوفناک شکل والے غنڈے سے الجھنا نہ چاہتا تھا۔

"کیا جی۔ جی لگا رکھی ہے تم نے ——— ٹیکسی ڈرائیور ہو یا بھیڑ کے بچے ہو" ——— عمران بدستور اسے چھیڑ رہا تھا۔

"جناب اب آپ سے کیا بحث کروں" ——— ڈرائیور نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا ——— تو تم بحث بھی کر لیتے ہو ——— اس کا مطلب ہے کرایہ پر بحث کرو گے مجھ سے" ——— عمران نے لہجے کو اور زیادہ کرخت بناتے ہوئے کہا۔

"نہ ——— نہیں جناب ——— آپ کی مہربانی ہو گی ——— جو دے دیں گے لے لوں گا" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے جان چھڑاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— دیکھوں گا" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ٹاپ ہلز ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو گئی۔ ڈرائیور نے مین گیٹ کے سامنے ٹیکسی روک دی۔

عمران دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ اس نے بڑی بے نیازی سے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کی طرف اچھال دیا اور خود تیزی سے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔

ٹیکسی ڈرائیور ایک لمحے کے لئے پھٹی پھٹی آنکھوں سے بڑے نوٹ کو

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

دیکھتا رہا۔ اسے شاید یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ کوئی غنڈہ اتنا بڑا نوٹ بطور کرایہ دے سکتا ہے۔ اب تک اس کا تجربہ تو یہی تھا کہ یہ غنڈے بہت رحم دل ہوں تو ٹیکسی ڈرائیور کو لوٹنے کی بجائے بس مفت سفر کر لیتے ہیں۔

بہرحال یہ حقیقت تھی اور ٹیکسی ڈرائیور نے دوسرے لمحے تیزی سے گاڑی بھگا دی۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس غنڈے کا ارادہ نہ بدل جائے اور جب تک عمران مین گیٹ تک پہنچتا ٹیکسی کمپاؤنڈ سے باہر جا چکی تھی۔

مین گیٹ پر ایک دربان موجود تھا جس نے بظاہر بڑی صاف ستھری وردی پہن رکھی تھی مگر اس کا چہرہ دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ طبقہ شرفاء میں سے نہیں ہو سکتا۔

"فرمایئے"۔۔۔ دربان نے عمران کو مین گیٹ کی طرف بڑھتے دیکھ کر کرخت لہجے میں پوچھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران کو اندر نہ جانے دے گا۔ مگر دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ایک چٹاخ کی آواز سے برآمدہ گونج اٹھا۔

عمران کا تھپڑ دربان کے چہرے پر کچھ اتنی قوت سے پڑا تھا کہ وہ لحیم شحیم دربان اچھل کر دو فٹ دور فرش پر جا گرا تھا۔

عمران تھپڑ مار کر بڑی بے نیازی کے عالم میں دروازہ کھول کر ہال میں داخل ہو گیا۔ ٹاپ بلز ہوٹل کا ہال دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس وسیع و عریض ہال کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اس وقت ہال اعلیٰ طبقے کے افراد سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف مترنم قہقہے ابھر رہے تھے۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہی تھی۔ خوبصورت اور نیم عریاں ویٹرس تتلیوں کی طرح ہال میں اڑتی پھر رہی تھیں۔

ہال کے شمالی حصے میں ایک وسیع و عریض کاؤنٹر بنا ہوا تھا جس کے پیچھے ایک لمبا تڑنگا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے دائیں بائیں دو خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جو گاہکوں سے نپٹ رہی تھیں جبکہ وہ لمبا تڑنگا نوجوان وہاں کھڑا صرف ان کی نگرانی کر رہا تھا۔

عمران جیسے ہی ہال میں داخل ہوا۔ اس لمبے تڑنگے نوجوان کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔ اسے شاید یقین نہیں آ رہا تھا کہ دربان نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔ اس کا ہاتھ تیزی سے کاؤنٹر کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کی طرف بڑھ گیا۔

عمران ایک لمحے کے لئے ہال کا جائزہ لیتا رہا۔ پھر تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے دربان تیزی سے دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ مگر جیسے ہی وہ ہال میں داخل ہوا، کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان نے ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر جانے کے لئے کہا اور دربان خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا کاؤنٹر پر پہنچا۔ لحیم شحیم نوجوان اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"وہ مارٹن کنگ کا بچہ کہاں ملے گا"۔۔۔ عمران نے چھٹے ہوئے غنڈوں کے لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس راہداری میں چلے جایئے۔۔۔ آخری کمرے میں باس موجود ہو گا"۔۔۔ لحیم شحیم نوجوان نے بڑے نرم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ مگر عمران کو اس کی آنکھوں میں تیرتی ہوئی طنزیہ مسکراہٹ صاف نظر آ گئی۔

عمران سمجھ گیا کہ وہ ہال میں کوئی ہنگامہ نہیں کرنا چاہتے۔ اسے یقین تھا کہ

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

اس کمرے میں اس کا استقبال کرنے کے لئے غنڈے موجود ہوں گے۔

"اسے یہیں بلاؤ ——— اسے کہو کہ راج نگر سے فیروز آیا ہے۔ سمجھے" عمران نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— آپ کو شاید علم نہیں کہ باس کئی دنوں سے بیمار ہے۔ وہ چل پھر نہیں سکتا ——— اس لئے مجبوری ہے ——— آپ کو اسکے کمرے میں جانا پڑے گا" ——— لحیم شحیم نوجوان نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ——— یوں ہی سہی ——— مگر یاد رکھنا فیروز کے سامنے جھوٹ بولنے والا دوبارہ زبان چلانے کے قابل نہیں رہتا" ——— عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تیزی سے اس راہداری کی طرف بڑھ گیا ——— جدھر اس نوجوان نے کہا تھا۔

اس کے کاؤنٹر سے ہٹتے ہی نوجوان نے ایک اور بٹن دبایا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ شکار ان کی طرف آنے کے لئے چل پڑا ہے۔

نوجوان کو یقین تھا کہ اب یہ غنڈہ اپنے پیروں سے چل کر واپس نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ بٹن دبا کر مطمئن ہو گیا تھا۔

عمران بچے تلے قدم اٹھاتا تیزی سے راہداری سے گزرتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جس میں بقول کاؤنٹر کلرک کے مارٹن کنگ موجود تھا۔ دروازہ بند تھا۔ عمران نے پوری قوت سے دروازے پر دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھل گیا اور ایک غنڈے کی شکل دکھائی دی۔

"کیا بات ہے" ——— اس نے کرخت لہجے میں پوچھا۔ مگر دوسرے

لمحے عمران نے پوری قوت سے اس کے سر پر ٹکر ماری اور وہ غنڈہ چیخ مار کر پیچھے الٹ گیا۔ اور عمران اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چار غنڈے ایک میز کے گرد بیٹھے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔ دروازہ کھولنے والے غنڈے کی چیخ سن کر وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھے اور پھر عمران کو یوں اچھل کر اندر آتے دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گئے۔ ان کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔ ٹکر کھا کر گرنے والا غنڈہ بھی اب تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"خبردار ——— جس نے موت خریدنی ہے وہی آگے بڑھنے کی ہمت کرے۔ میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ——— میں صرف مارٹن سے ملنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے بڑے کرخت لہجے میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"تم ——— تمہاری یہ جرأت کہ تم ہمارے ہی کمرے میں آ کر ہمیں للکارو" ایک غنڈے نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سرخی آ گئی تھی

"تمہاری مرضی ——— اگر تم مرنا ہی چاہتے ہو تو تمہارا مقدر" ——— عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو جاکی ——— اسے میں سیدھا کرتا ہوں ——— تم اپنے ہاتھوں کو تکلیف نہ دو" ——— ایک اور غنڈے نے آگے بڑھنے والے غنڈے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ——— اسے میں خود ٹھیک کروں گا ——— تم میں سے کوئی آگے نہ بڑھے ——— کہیں یہ نہ سوچے کہ اکیلے کو دیکھ کر سب ٹوٹ پڑے" جاکی نے طنزیہ انداز میں کہا اور باقی غنڈے خاموشی سے پیچھے ہٹ گئے۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اوہ ـــــ تو تم جاکی ہو" ـــــ عمران نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں ـــــ کیا ہوا ـــــ صرف نام سن کر ہی چیں بول گئے" ـــــ جاکی نے سینہ تانتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ بات نہیں ـــــ میں سوچ رہا تھا کہ اگر تم جاکی ہو تو یہ سب تمہارے گھوڑے ہوئے ـــــ مگر ہیں یہ سب تانگوں میں جتنے کے لائق ـــــ اس لئے تمہارا نام جاکی کی بجائے کوچوان ہونا چاہیئے" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تم ـــــ تم ہمارا مذاق اڑا رہے ہو" ـــــ جاکی کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے اور دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے عمران پر چھلانگ لگادی۔ اس کا انداز بڑا بچاتلا تھا۔ اس کے دونوں بازو کھلے ہوئے تھے۔ جیسے وہ عمران کو ادھر ادھر ہٹنے کا موقع نہ دینا چاہتا ہو۔ اور عمران اپنی جگہ سے ہٹا بھی نہیں۔

جیسے ہی جاکی ہوا میں اڑتا ہوا اس کے قریب آیا۔ عمران تیزی سے نیچے بیٹھ گیا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور جاکی جو گھٹنا موڑے عمران کو ضرب لگانا چاہتا تھا۔ اچانک اچھل کر پوری قوت سے پچھلی دیوار سے ٹکرایا اور اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ وہ کسی توپ کے گولے کی طرح دیوار سے ٹکرایا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ بڑھا کر دیوار سے اپنے آپ کو ٹکرانے سے بچانے کی کوشش کی تھی۔ مگر عمران نے اتنی قوت سے اسے اچھالا تھا کہ وہ نہ چاہنے کے باوجود بھی نہ سنبھل سکا اور ایک زوردار دھماکے سے اس کا سر سنگی دیوار سے ٹکرایا اور دوسرے لمحے وہ

ہاتھ پیر ڈھیلے کر کے فرش پر آگرا۔ اس کی کھوپڑی دیوار سے ٹکرا کر کئی حصوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہ کی۔

جاکی کے مرتے ہی باقی چاروں غنڈے ایک لمحے کے لئے ششدر کھڑے رہے۔ مگر دوسرے لمحے وہ یوں اچھلے جیسے ان کے پیروں میں سپرنگ لگ گئے ہوں۔ ان کے چہرے غصے سے بگڑ گئے اور وہ تینوں اطراف سے تیزی سے عمران کی طرف بڑھنے لگے۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ کمرہ چونکہ خاصا بڑا تھا۔ اس لئے عمران تک پہنچنے میں انہیں چند منٹ لگ ہی جاتے۔ چونکہ وہ چاروں خالی ہاتھ تھے اس لئے عمران نے بھی کوئی ہتھیار نکالنے کی کوشش نہ کی۔ وہ چاروں قدم بڑھاتے آگے چلے آئے۔ ان کے ہاتھ آگے کو اٹھے ہوئے تھے۔ اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ عمران کے قریب آکر ان چاروں نے بیک وقت عمران پر حملہ کر دیا۔

مگر جیسے ہی ان چاروں کے پنجے زمین سے اٹھے۔ عمران نے ایک زوردار جست لگائی اور وہ ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا کھڑا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ چاروں تیزی سے مڑے۔

مگر عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آچکے تھے۔ عمران کا ایک ہاتھ پوری قوت سے ایک غنڈے کی گردن پر پڑا اور گردن کی ہڈی چٹخنے کی آواز کمرے میں گونج اٹھی جبکہ دوسرے ہاتھ کی ضرب دوسرے کی پسلیوں پر پوری قوت سے پڑی کہ وہ اوغ کی آواز نکالتا ہوا وہیں فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ دونوں ہی بے کار ہو چکے تھے۔ باقی دو اپنے ساتھیوں کا یہ حشر دیکھ کر اچھل

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کر پیچھے ہٹ گئے۔

اب ان کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات تھے اور پھر عمران نے ایک طویل سانس لیا کیونکہ ان دونوں نے بجلی کی سی تیزی سے چاقو نکال لئے تھے۔ ان کے چاقو پکڑنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ چاقو کے استعمال میں مہارت رکھتے ہیں۔ مگر عمران کے چہرے پر وہی سکون تھا۔ وہ دونوں ہاتھ پہلوؤں پر رکھے انہیں آگے بڑھتا دیکھ رہا تھا۔

وہ دونوں چاقو تھامے زخمی چیتے کے سے انداز میں آگے بڑھ رہے تھے پھر جیسے ہی وہ قریب آئے ان دونوں نے بیک وقت منہ سے خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے عمران پر حملہ کر دیا۔ دو اطراف سے چاقو بجلی کی سی تیزی سے عمران کی طرف بڑھے۔

اس بار عمران کا بچ نکلنا ناممکن نظر آ رہا تھا۔ مگر جیسے ہی چاقو عمران کے جسم کے قریب پہنچے۔ عمران کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ ان دونوں کی کلائیوں پر جم گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے جسم کو قدرے آگے کی طرف جھکاتے ہوئے اپنے دونوں بازوؤں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور وہ دونوں چیخ مارتے ہوئے قلابازیاں کھا کر عمران کے پیچھے فرش پر جا گرے۔ چاقو ان کے ہاتھوں سے نکل کر فرش پر جا گرے تھے۔ عمران جھٹکے سے مڑ گیا۔ وہ دونوں فرش پر پڑے اپنے ہاتھوں کو بری طرح جھٹک رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں کے جوڑ کلائیوں سے اکھڑ چکے تھے۔

"میں نے تو کہا تھا کہ میں صرف مارٹن سے ملنا چاہتا ہوں اور تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سپاٹ لہجے میں انہیں دیکھتے

ہوئے کہا۔

پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتے اچانک کمرے میں ایک آواز گونجی۔

"گڈ شو مسٹر ۔۔۔۔ تمہارے لڑنے کا انداز مجھے پسند آیا ہے ۔۔۔ میں مارٹن بول رہا ہوں"۔

"تو پھر اپنا جلوہ دکھاؤ نا ۔۔۔۔ کیا خواجہ سراؤں کی طرح حرم سرا میں دبکے بیٹھے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ خاصے جیالے ہو ۔۔۔۔ ورنہ مارٹن سے بات کرتے ہوئے اچھے اچھوں کو پسینہ آ جاتا ہے"۔۔۔۔ مارٹن کنگ کے لہجے میں تحسین تھی۔

"ان کے جسموں میں گرمی زیادہ ہو گی ۔۔۔۔ میں تو بڑی ٹھنڈی طبیعت کا آدمی ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔۔ میرا آدمی تمہیں لینے کے لئے آ رہا ہے ۔۔۔ میں اب اپنے اصول توڑ کر تم سے براہ راست ملاقات کروں گا"۔۔۔۔ مارٹن کی آواز ابھری۔

اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز آئی جیسے کوئی سوئچ آف کر دیا گیا ہو۔ عمران کی نظریں کمرے کے درمیان لگے ہوئے ایک چوکھٹے پر رک گئیں جس سے نیلے رنگ کی ہلکی روشنی نکل رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اسی الٹرا بلیو روشنی کی مدد سے اس کمرے کا منظر مارٹن کنگ سکرین پر دیکھ رہا ہو گا۔

وہ خاموش کھڑا مارٹن کے آدمی کا انتظار کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہی لحیم شحیم کاؤنٹر مین کمرے میں داخل ہوا۔ کمرے میں موجود غنڈوں کی حالت

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا ہو گئے

"کک ـــــ کیا تم نے ہی ان کا یہ حشر کیا ہے" ـــــ آنے والے کے لہجے میں حیرت کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ آگئی تھی۔

"میں نے تمہیں ایک بات کہی تھی ـــــ یاد ہے تمہیں" ـــــ عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کک ـــــ کون سی بات" ـــــ آنے والا عمران کے لہجے پر گھبرا گیا۔ شاید اتنے نامی غنڈوں کا حشر دیکھ کر اس پر خوف غالب آگیا تھا۔

"یہ کہ ـــــ میرے سامنے جھوٹ بولنے والا دوبارہ زبان ہلانے کے قابل نہیں رہتا" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم ـــــ میں باس کے حکم سے مجبور تھا" ـــــ آنے والے نے خوفزدہ انداز میں دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"چلو ـــــ تمہاری مجبوری دیکھتے ہوئے معاف کر دیتا ہوں۔ اب سیدھے مجھے مارٹن کے پاس لے چلو" ـــــ عمران نے خوفزدہ دیکھتے ہوئے اسے مزید ڈرانا چھوڑ دیا۔

"ہاں ـــــ آؤ ـــــ میں اسی لئے آیا ہوں" ـــــ آنے والے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ عمران بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگیا۔

کمرے میں موجود زخمی اسے بڑی کینہ توز نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ مگر نہ ہی انہوں نے کوئی حرکت کی اور نہ ہی وہ کچھ بولے۔

عمران اس کاؤنٹر مین کے پیچھے چلتا ہوا اسی راہداری کے ایک اور

کمرے میں داخل ہوا۔ پھر کاؤنٹر مین نے کمرے کا دروازہ بند کر کے ایک خفیہ بٹن دبایا اور کمرے کا فرش کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد جب فرش ساکت ہوا تو سامنے دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا۔

اب سامنے ایک طویل راہداری تھی جس میں جگہ جگہ سٹین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"اوہ ـــــ بڑا انتظام کر رکھا ہے تمہارے باس نے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں ـــــ وہ واقعی کنگ ہے ـــــ جس کی سلطنت پوری دنیا میں موجود زیر زمین لوگوں پر پھیلی ہوئی ہے" ـــــ کاؤنٹر مین نے خوشامدانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ وہ دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ اس کیس سے نپٹنے کے بعد مارٹن کنگ سے بھی دو دو ہاتھ کرنے پڑیں گے وہ ایسے لوگوں کا اپنے ملک میں وجود برداشت نہ کر سکتا تھا۔

راہداری سے گزر کر وہ ایک بند دروازے پر رک گئے۔ اس دروازے کے باہر دو مسلح دربان بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔

"اس نوجوان کو اندر بھیج دو" ـــــ دروازے کے اوپر لگے ہوئے ڈبے میں سے آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے درمیان میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے چمڑے کی خوبصورت ریوالونگ چیئر پر ایک لحیم شحیم غیر ملکی بیٹھا ہوا تھا ـــــ اس کے چہرے پر بھی

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

زخموں کے بے شمار نشان تھے۔ آنکھیں چہرے کی مناسبت سے چھوٹی مگر ہیروں کی طرح جگ مگ جگ مگ کر رہی تھی۔ سر پر سفید رنگ کے گھنگھریالے بال تھے۔ اس کا جسم خاصا سڈول اور ٹھوس معلوم ہو رہا تھا۔ کمرے کے چاروں کونے میں سٹین گنوں سے مسلح چار افراد بت بنے کھڑے تھے۔

"آؤ بیٹھو جیالے ـــــ کیا نام ہے تمہارا" ـــــ مارٹن کنگ نے سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فیروز ہے ـــــ اور میں راج نگر سے آیا ہوں"۔ عمران نے بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا جیالا راج نگر میں موجود تھا اور مجھے اطلاع نہیں دی گئی ـــــ بہرحال بتاؤ ـــــ تم مجھ سے کیوں ملنا چاہتے تھے"۔ مارٹن نے کہا۔

"مجھے کام چاہیئے ـــــ مگر یہ سن لو کہ کام کیا ہونا چاہیئے ـــــ میں کسی بین الاقوامی تنظیم سے منسلک ہونا چاہتا ہوں ـــــ ایسی تنظیم جس کے ہاتھ بہت وسیع ہوں ـــــ مگر کسی اچھی پوزیشن پر" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ پرواز تو بڑی اونچی ہے ـــــ مگر تم میں اتنا دم نظر نہیں آتا" ـــــ مارٹن نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"مگر دوسرا لمحہ شاید اس کی زندگی کا سب سے حیرت انگیز لمحہ ثابت ہوا کیونکہ عمران یوں کرسی سے اچھلا جیسے کرسی کے گدے میں سے سپرنگ نکل آئے ہوں اور پلک جھپکنے میں وہ قلابازی کھاتا ہوا مارٹن کی کرسی کے پیچھے پہنچ گیا۔

دوسرے لمحے مارٹن کی گردن اس کے طاقتور بازوؤں میں جکڑی ہوئی تھی اور دوسرے ہاتھ میں موجود خنجر اس کی پسلیوں کو چھو رہا تھا۔ مارٹن کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلی ہوئی تھیں۔

وہ شاید کسی انسان سے اس قدر تیزی اور پھرتی کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہوا تھا کہ کونوں میں کھڑے ہوئے سٹین گن بردار بھی حرکت نہ کر سکے۔ وہ آنکھیں پھاڑے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ جو کچھ وہ دیکھ رہے ہیں وہ حقیقت بھی ہے یا نہیں۔

"خبردار ـــــ اپنے آدمیوں کو کہو کہ حرکت نہ کریں ورنہ تمہاری گردن توڑ دوں گا" ـــــ عمران نے مارٹن کی گردن پر بازو سے دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

ایک لمحے کے لئے مارٹن نے دونوں ہاتھوں سے عمران کا بازو پکڑ کر اسے جھٹکنا چاہا۔ مگر عمران نے پوری قوت سے بازو کو جھٹکا دیا اور مارٹن کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا۔

"ٹھٹ ـــــ ٹھہرو ـــــ تم کیا چاہتے ہو" ـــــ مارٹن نے اپنا ہاتھ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اگر عمران نے ہلکا سا دباؤ اور ڈال دیا تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی۔ اس کا سانس رک رک کر آنے لگا تھا۔

"اپنے آدمیوں کو باہر بھیج دو" ـــــ عمران نے کہا اور مارٹن نے ہاتھ کا اشارہ کر دیا اور چاروں سٹین گن بردار کمرے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے مارٹن کو چھوڑا اور دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

مارٹن اب تیزی سے اپنی گردن مسل رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بتدریج غصے کے آثار ابھر رہے تھے۔

"یہ صرف میں نے تمہیں اپنی صلاحیتوں کا ایک نمونہ دکھایا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"واقعی ـــــ تم میں میرے تصور سے بھی زیادہ صلاحیتیں ہیں ـــــ زندگی میں پہلی بار میں نے اپنے آپ کو بے بس محسوس کیا ہے ـــــ مجھے خوشی ہے کہ میں ایک ایسے آدمی سے مل رہا ہوں جو انتہائی پھرتیلا اور چالاک ہے ـــــ میں خلوص کے ساتھ تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں" ـــــ مارٹن نے کہا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

عمران نے بھی بڑے پرخلوص انداز میں اس سے ہاتھ ملایا۔

"دوست ـــــ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یقین کرو تم جو چاہتے ہو ـــــ تمہیں مل جائے گا" ـــــ مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے لگا ہوا بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک شخص نے اندر جھانکا۔

"میرے دوست کے لئے قیمتی ترین شراب لاؤ" ـــــ مارٹن نے جھانکنے والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھہرو ـــــ صرف سادہ پانی لاؤ ـــــ میں شراب نہیں پیتا" ـــــ عمران نے کہا۔

"ارے ـــــ کمال ہے ـــــ اچھا پانی لاؤ اور چائے بھی" ـــــ مارٹن نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور آنے والا واپس چلا گیا

"میری پیش کش کے متعلق کیا خیال ہے دوست" ـــــ مارٹن نے پوچھا

"مجھے افسوس ہے مارٹن ـــــ میں اب محدود ہو کر نہیں رہ سکتا" ـــــ عمران نے بے نیازی سے جواب دیا۔

"مگر بین الاقوامی تنظیمیں تو اتنی آسانی سے کسی کو ممبر نہیں بناتیں ـــــ مافیا تنظیم کا مقامی سربراہ جیمس برو کر میرا واقف ہے ـــــ اگر تم کہو تو میں اس سے بات کروں" ـــــ مارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ـــــ مافیا تنظیم صرف منشیات تک محدود ہے ـــــ میں کسی ایسی تنظیم میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ جس کا دائرہ کار وسیع ہو ـــــ جیسے حکومتوں کا تختہ الٹنا وغیرہ" ـــــ عمران آہستہ آہستہ اپنے اصل موضوع پر آتا جا رہا تھا۔

"میری نظر میں فی الحال ایسی کوئی تنظیم نہیں" ـــــ مارٹن نے جواب دیا اس کے لہجے میں سچائی کا عنصر غالب تھا۔

"میں نے راج نگر میں سنا تھا کہ کوئی بین الاقوامی تنظیم جسے وی گینگ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ـــــ اس ملک میں کام کر رہی ہے" ـــــ آخر کار عمران نے پتہ پھینک ہی دیا۔

"وی گینگ ـــــ تمہارا مطلب ہے ـــــ مادام وی کی تنظیم" ـــــ مارٹن نے کرسی سے دو فٹ اچھلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو صرف نام سنا ہے ـــــ باقی تفصیلات کو تو مجھے علم نہیں" عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ اگر ایسی بات ہے تو پھر انتہائی خوفناک بات ہے ـــــ میں اس تنظیم کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں ـــــ یہ دنیا کی انتہائی خوفناک تنظیم ہے جو حکومتوں کے تختے الٹنے کا ہی کام کرتی ہے ـــــ مگر ایک مسئلہ

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے ـــــ یہ تنظیم بالکل زیرِ زمین کام کرتی ہے ـــــ قتل و غارت میں موت ہی نہیں ہوتی" ـــــ مارٹن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر اس ملک میں اسے ایسا کرنا ہی پڑے گا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیوں" ـــــ مارٹن نے چونک کر پوچھا۔

"یہاں کی سیکرٹ سروس دنیا کی خوفناک ترین تنظیم ہے ـــــ میں بھی سیکرٹ سروس کے ایک رکن کا شاگرد ہوں ـــــ اسی نے مجھے تربیت دی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ وہ اپنے باس سے سفارش کر کے مجھے سیکرٹ سروس میں شامل کرا دے گا۔ مگر اچانک وہ ایک حادثے کا شکار ہو گیا" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تمہاری بات درست ہے ـــــ مجھے بھی اطلاعات ملی ہیں گو فی الحال سیکرٹ سروس سے میرا ٹکراؤ نہیں ہوا۔ اگر ایسی بات ہے تو جیمس بروکر کو اس تنظیم کے بارے میں ضرور معلومات ہوں گی۔ وی گینگ کے متعلق جیمس بروکر نے ہی مجھے بتایا تھا ـــــ وی گینگ کا نمبر ٹو مارکس کسی زمانے میں جیمس بروکر کے ساتھ مافیا میں کام کرتا تھا" ـــــ مارٹن نے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو اس نے چائے کے کپ بڑے احترام سے ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے اور ایک گلاس پانی کا بھی ساتھ ہی رکھ دیا۔ اور پھر ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر نکل گیا۔ عمران نے پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں خالی کر دیا۔

مارٹن نے میز کی دراز کھولی اور پھر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اس نے بڑی تیزی سے اس میں ایک فریکونسی سیٹ کی اور

پھر اس کا بٹن دبا دیا ـــــ عمران بڑے اطمینان سے چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو ـــــ مارٹن کنگ سپیکنگ ـــــ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر پر موجود سبز بلب جلتے ہی مارٹن نے اپنی مخصوص کرخت آواز میں کہا۔

"یس ـــــ جیمس بروکر سپیکنگ ـــــ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بروکر ـــــ! مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارا دوست مارکس آجکل یہاں موجود ہے ـــــ اوور" ـــــ مارٹن نے حتی الوسع لہجے کو نرم بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ کیوں ـــــ اوور" ـــــ دوسری طرف سے بروکر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ وہ شاید مارٹن کی مارکس میں دلچسپی کو سمجھ نہ سکا تھا۔

"تو اس کا مطلب ہے ـــــ مادام وی بھی یہاں موجود ہے" ـــــ مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ان باتوں سے آخر مطلب کیا ہے" ـــــ جیمس بروکر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ناراض نہ ہو دوست ـــــ میرا کوئی خاص مطلب نہیں ـــــ میرے پاس مادام وی کے لئے ایک قیمتی تحفہ موجود ہے ـــــ اگر تم چاہو تو میری طرف سے اسے مادام وی کے سامنے پیش کر دو" ـــــ مارٹن نے جان بوجھ کر مبہم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران بھی اس کے اس انداز پہ زیرِ لب مسکرا دیا۔

"تحفہ ـــــ کیسا تحفہ ـــــ واضح بات کرو مارٹن ـــــ اوور" ـــــ

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

جیمس بروکر نے اس بار کافی تلخ لہجے میں کہا۔

"بات یہ ہے جیمس ـــــ میرا ایک دوست ہے فیروز ـــــ وہ کبھی یہاں کی سیکرٹ سروس سے متعلق رہا ہے ـــــ انتہائی تیز صلاحیتوں کا مالک ہے ـــــ میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی بین الاقوامی تنظیم سے منسلک ہو جائے۔ چنانچہ اس نے خود ہی وی گینگ کا ذکر کیا چنانچہ میں نے تمہیں کال کر لیا ـــــ اوور" ـــــ مارٹن نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ تم جانتے ہو کہ وی گینگ کسی غیر متعلق شخص کو اپنا ممبر نہیں بناتا۔ البتہ تم نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس سے متعلق رہا ہے تو اس سے مجھے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے ـــــ ہو سکتا ہے کہ فیروز وی گینگ کی نظروں میں آجائے ـــــ اسے تم میرے پاس بھیج دو۔ اوور" جیمس نے جواب دیا۔

"اچھا بھیج تو دیتا ہوں ـــــ مگر خیال رکھنا بڑا تیز آدمی ہے کہیں تم اپنی گردن نہ تڑوا بیٹھنا ـــــ اوور" ـــــ مارٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ـــــ تم نے مجھے اپنی طرح بدھو سمجھ رکھا ہے ـــــ اوور" جواب میں جیمس نے بھی ہنستے ہوئے کہا اور مارٹن نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

"تمہاری چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو ـــــ میں تو ویسے بھی چائے نہیں پیتا ـــــ میرا خیال ہے تمہارا کام بن جائے گا ـــــ تم ڈان ہوٹل میں جیمس بروکر سے مل لو اسے میرا نام لینا ـــــ وہ تم سے پورا تعاون کرے گا" ـــــ مارٹن نے جواب دیا۔

"یہ جیمس بروکر کب سے یہاں ہے" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی حال ہی میں آیا ہے ـــــ اچھا دوست ـــــ جب بھی تمہیں میری ضرورت پڑے ـــــ آنکھیں بند کر کے آواز دے دینا ـــــ تم نے مجھے بے پناہ متاثر کیا ہے" ـــــ مارٹن نے کرسی سے اٹھ کر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مادام جب ہوٹل مالابار پہنچی تو ہوٹل کا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف پولیس کے دستے پہرہ دے رہے تھے اور داخلہ بذریعہ کارڈ تھا۔

جب مادام وی ہوٹل کے مین گیٹ پر پہنچی تو دربان نے کارڈ طلب کر لیا۔

"اوہ ـــــ کارڈ ـــــ ارے وہ تو میں گھر بھول گئی" ـــــ مادام وی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں میڈم ـــــ آپ منیجر سے مل کر نیا کارڈ ایشو کرا لیں" دربان نے اس کے اعلیٰ لباس، خوبصورتی اور لمبی چوڑی کار سے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"شکریہ" ـــــ مادام وی نے دربان پر مسکراہٹ کے پھول برساتے ہوئے کہا۔ اور دربان بے چارہ اور بھی زیادہ مرعوب ہوگیا۔ اس نے آگے بڑھ کر بڑے ادب سے دروازہ کھولا اور مادام وی اندر داخل ہوگئی۔

اندر جانے کے بعد ظاہر ہے کارڈ کون پوچھتا تھا۔ مادام بڑے وقار سے چلتی ہوئی سیدھی ایک کرسی پر پہنچ گئی جو سٹیج کے بالکل سامنے تھی اور خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ شاید کسی کے لئے ریزرو تھی اور وہ شخص ابھی تک آیا نہ تھا۔ سٹیج پر صدارت کی کرسی ابھی تک خالی پڑی ہوئی تھی۔

مادام وی کی نظریں اسی کرسی پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد سر سلطان کی آمد کا اعلان کیا گیا۔ اور مادام وی نے جب سر سلطان کو دیکھا تو دل ہی دل میں مسکرا پڑی۔

سر سلطان ادھیڑ عمر کے انتہائی باوقار شخص تھے ـــــ ان کے چہرے پر رعب و دبدبہ تھا۔ مگر مادام وی جانتی تھی کہ اس شخص کو کیسے ہینڈل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے وہ بڑے اطمینان سے تقریب کی کارروائی دیکھتی رہی۔ خارجہ پالیسی پر تقاریر ہوتی رہیں اور آخر میں سر سلطان نے تقریر کرتے ہوئے ملکی خارجہ پالیسی کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد تقریب کی کارروائی اختتام کو پہنچی اور سر سلطان اٹھ کر چلے گئے۔ مادام وی نے بھی کرسی چھوڑی اور تیزی سے اس طرف کو بڑھی جس طرف سر سلطان گئے تھے۔ جلد ہی وہ ہوٹل کی عقبی راہداری میں پہنچ گئی۔ جہاں سر سلطان اخباری نمائندوں میں گھرے ہوئے تھے اور ان کے تابڑ توڑ سوالات کے بڑے دھیمے لہجے میں جوابات دے رہے تھے۔ مادام وی خاموشی سے کھڑی انہیں دیکھتی رہی۔ اور جب سر سلطان جانے کے لئے مڑے

تو مادام وی نے پہلی بار کہا۔

"جناب ـــــ میری ایک گزارش ہے" ـــــ مادام وی کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"جی فرمایئے" ـــــ سر سلطان نے مڑ کر کہا۔ وہ بڑے غور سے مادام وی کو دیکھ رہے تھے۔

"میں ایکریمیا کے فارن پوسٹ اخبار کی نمائندہ خصوصی ہوں۔ میں اپنے اخبار کے لئے آپ کا ایک خصوصی انٹرویو لینا چاہتی ہوں" ـــــ مادام وی نے کہا۔

"اوہ ـــــ شکریہ! مگر...." سر سلطان نے اسے ٹالنا چاہا۔

"نہیں جناب ـــــ آپ انکار نہیں کریں گے ـــــ میں خاص طور پر اسی لئے یہاں آئی ہوں" ـــــ مادام وی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ بہتر ـــ آپ ایک گھنٹہ بعد میری کوٹھی پر تشریف لے آئیں"۔ سر سلطان نے کہا۔

"شکریہ" ـــــ مادام وی نے مسکرا کر کہا۔ اور سر سلطان مڑ کر باہر چلے گئے۔

مادام وی واپس چلی آئی۔ اس کا ذہن تیزی سے ایک فیصلے پر پہنچ رہا تھا۔ اور پھر اپنی کار تک پہنچتے پہنچتے وہ ایک نتیجے تک پہنچ چکی تھی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے اپنی کوٹھی کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

تقریباً پونے گھنٹے بعد ایک بار پھر جب وہ اپنی کوٹھی سے باہر آئی تو اس کے ساتھ کار میں ایک نوجوان موجود تھا جس کے گلے میں مووی کیمرہ لٹکا ہوا تھا۔ نوجوان بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"ہیری ـــــ تم نے اپنا رول انتہائی خوبصورتی سے نبھانا ہے" ـــــ مادام وی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا

"آپ بے فکر رہیں مادام" ـــــ ہیری نے جواب دیا اور مادام وی نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار سر سلطان کی کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ دربان نے جب فون پر سر سلطان کو مادام وی کی آمد کی اطلاع دی تو سر سلطان نے اپنے خصوصی دفتر میں انہیں بلا لیا۔

یہ کوٹھی سے ملحقہ ایک علیحدہ پورشن تھا جس میں سر سلطان اکیلے بیٹھے رات گئے تک کام کرتے رہتے تھے۔

"تشریف رکھیئے مس....." سر سلطان نے مادام وی کے اندر داخل ہونے پر اٹھ کر اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

"رو پرٹ" ـــــ مادام وی نے ایک فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ ہمارے اخبار کے فوٹو گرافر مسٹر ہیری ہیں" ـــــ مادام وی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی نوٹ بک کو دوسرے ہاتھ میں منتقل کرتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان نے ہیری سے مصافحہ کیا۔

"آپ کیا پئیں گی ـــــ ٹھنڈا یا گرم" ـــــ سر سلطان نے اخلاقاً پوچھا۔

"میں اس گرمی میں کوئی ٹھنڈا شربت پیوں گی سر" ـــــ مادام نے بڑے با اخلاق لہجے میں کہا۔ اور سر سلطان نے مسکرا کر لنک فون پر ملازم سے شربت کے تین گلاس لانے کے لئے کہہ دیا۔

"میرے خیال میں آپ انٹرویو شروع کریں کیونکہ میں نے آدھے گھنٹے بعد ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"بہتر" ـــــ مادام وی نے نوٹ بک کھول کر پنسل نکالی اور پھر اس نے ملکی خارجہ پالیسی کے بارے میں سوالات شروع کر دیئے۔ سوالنامہ وہ پہلے سے ترتیب دے کر لائی تھی۔

سر سلطان اسے جواب دیتے رہے اور مادام وی ان کے جوابات کے پوائنٹس نوٹ بک پر لکھتی رہی جبکہ ہیری ان کے فوٹو بناتا رہا۔

"تھوڑی دیر بعد ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا لے آیا اور اس نے بڑے ادب سے تین گلاس درمیانی میز پر رکھے اور خود تیزی سے باہر چلا گیا۔

"لیجئے ـــــ پہلے شربت پی لیجئے" ـــــ سر سلطان نے کہا اور ہیری اور مادام وی نے شربت کے گلاس اٹھا لئے۔

"سر ـــــ یہ تصویر تو بہت خوبصورت ہے ـــــ کون سے آرٹسٹ کی ہے" ـــــ اچانک مادام وی نے سر سلطان کی پشت پر دیوار پر لگے ہوئے فریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

سر سلطان ایک لمحے کے لئے مڑ کر تصویر دیکھنے لگے اور پلک جھپکنے میں مادام وی نے ہتھیلی میں چھپائی ہوئی سفید رنگ کی ایک چھوٹی سی گولی سر سلطان کے گلاس میں ڈال دی۔

"اوہ ـــــ یہ ہمارے ملک کے نامور آرٹسٹ استاد فدا حسین کی تصویر ہے" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے اور قدرے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی شاہکار تصویر ہے" ـــــ مادام وی نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان نے اپنا شربت کا گلاس اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

جب تک سر سلطان نے گلاس ختم نہیں کیا۔ ہلکی پھلکی گفتگو ہوتی رہی۔ اور اس کے بعد مادام وی نے دوبارہ نوٹ بک کھولی۔

مگر ابھی سر سلطان نے سوال کا جواب دینا شروع ہی کیا تھا کہ اچانک انہیں اپنا دماغ چکراتا ہوا محسوس ہوا۔ انہوں نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

"مادام وی نے تیزی سے نوٹ بک بند کی اور اٹھ کر سر سلطان کو سنبھال لیا۔ دفتر کے پیچھے ایک ریٹائرنگ روم تھا۔ جہاں ایک دیوان بھی موجود تھا۔ سر سلطان کبھی کبھی جب کام کرتے کرتے تھک جاتے تو اس دیوان پر لیٹ کر آرام کر لیتے۔

"ہیری ـــــ تم دروازہ بند کرو ـــــ میں انہیں اندر لٹاتی ہوں ـــــ جلدی کرو" ـــــ مادام وی نے کہا اور ہیری تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

اتنے میں مادام وی سر سلطان کو تقریباً گھسیٹتی ہوئی ریٹائرنگ روم میں لے گئی اور انہیں دیوان پر لٹا دیا۔ سر سلطان بے ہوش ہو چکے تھے۔ ہیری بھی دروازہ بند کر کے ریٹائرنگ روم میں آگیا۔ مادام نے بڑی پھرتی سے سر سلطان کے کپڑے اتارنے شروع کر دیئے اور چند ہی لمحوں بعد اس نے سر سلطان کو کپڑوں کی قید سے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد مادام وی نے اپنا لباس اتارا اور دیوان پر چڑھ گئی۔

ہیری نے تیزی سے کیمرہ کا رخ دیوان کی طرف کیا اور فوٹو لینے شروع کر دیئے۔ مادام وی نے اپنے اور سر سلطان کے چند فحش پوز بنوائے اور پھر تیزی سے نیچے اتر آئی۔ اب وہ اپنا لباس پہن رہی تھی۔ پھر اس نے سر سلطان کو دوبارہ کپڑے پہنائے۔

"اسے اٹھا کر دوبارہ دفتر کی کرسی پر بٹھا دو یہ ہوش میں آنے والا ہے"۔ مادام وی نے کہا اور ہیری نے سر سلطان کو اٹھا کر دوبارہ دفتر کی کرسی پر بٹھا دیا ـــــ مادام وی تیزی سے اپنی سیٹ پر واپس آگئی۔ ہیری نے دروازے کی چٹخنی کھول دی۔

اسی لمحے سر سلطان نے ایک جھٹکا کھا کر آنکھیں کھول دیں اور چند لمحے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے رہے۔

"سر ـــــ آپ کی طبیعت خراب معلوم ہوتی ہے" ـــــ مادام وی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا ـــــ اچانک دماغ چکرانے لگا" ـــــ سر سلطان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ زیادہ کام کرنے کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے ـــــ آپ چند لمحے آنکھیں بند کئے بیٹھے رہے ـــــ میں بھی آپ کچھ سوچ رہے ہیں" ـــــ مادام وی نے کہا۔

"اچھا ـــــ چند لمحوں کے لئے ایسا ہوا ہے" ـــــ سر سلطان نے اس بار قدرے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"جی ہاں ـــــ جی ہاں ـــــ آپ کا شکریہ ـــــ آپ کی طبیعت کہیں زیادہ خراب نہ ہو جائے ـــــ اب ہمیں اجازت دیجئے" ـــــ مادام وی نے نوٹ بک بند کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ شکریہ" ـــــ سر سلطان نے کہا۔ وہ شاید خود بھی یہی چاہ رہے تھے۔

اور مادام وی اور ہیری سر سلطان سے مصافحہ کر کے تیزی سے سر سلطان

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

کے دفتر سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار سر سلطان کی کوٹھی سے باہر نکل آئی۔

"اب میں دیکھوں گی کہ سر سلطان میرے ہاتھ سے کیسے بچتے ہیں" —— گیٹ سے باہر آتے ہی مادام وی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ہیری خاموش بیٹھا رہا —— اس کا چہرہ جذبات سے عاری تھا۔

تھوڑی دیر بعد مادام وی نے کار اپنی کوٹھی کے پورچ میں روکی۔

"ہیری —— تصویریں بنا کر فوراً میرے پاس لے آؤ" —— مادام وی نے ہیری سے کہا اور تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

آدھے گھنٹے بعد ہیری کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا لفافہ تھا۔

"اسے میز پر رکھ دو اور جاؤ" —— مادام نے سخت لہجے میں کہا۔ اور ہیری نے بڑے ادب سے لفافہ میز پر رکھا اور تیزی سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہیری کے جانے کے بعد مادام نے لفافہ کھولا۔ اس میں چالیس کے قریب بڑی تصویریں تھیں۔ بیس تصویریں تو انٹرویو کی تھیں۔

مادام وی نے لاپرواہی سے ان تصویروں کو ایک طرف پھینک دیا اور باقی بیس تصویروں کو دیکھنے لگی۔

یہ وہ خطرناک پوز تھے جن کے لئے مادام نے یہ سارا ڈرامہ کھیلا تھا۔ ان میں سے مادام نے چار تصویریں چھانٹی —— یہ چار تصویریں واقعی ایسی تھیں کہ انہیں دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا جیسے سر سلطان جذبات میں اندھے ہو رہے ہوں۔ اور جذبات کی شدت سے ان کی آنکھیں بند ہو گئی ہوں اور ان چاروں تصویروں میں سر سلطان کا چہرہ بے حد واضح تھا جبکہ مادام وی کی صرف پشت آئی تھی۔

مادام وی نے یہ چار تصویریں ایک طرف رکھیں اور لفافے میں سے ان چار تصویروں کے نیگیٹو علیحدہ کر لئے۔

باقی تصویروں کو اس نے لفافے میں ڈالا اور پھر لفافہ اٹھا کر برقی آتشدان کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے بٹن دبا کر آتشدان روشن کیا اور لفافہ اس میں ڈال دیا۔

چند لمحوں میں تصویریں مع نیگیٹو کے جل کر راکھ ہو گئیں۔ مادام نے آتشدان کا بٹن بند کیا اور دوبارہ کرسی پر آ بیٹھی۔ میز پر پڑا ہوا لنک فون کا ریسیور اٹھا کر اس نے ڈائل پر لگے ہوئے ایک ہندسے کو دبایا۔

"ہیری کو میرے پاس بھیج دو" —— مادام وی نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ہیری کمرے میں داخل ہوا۔

"ہیری یہ ان تصویروں کے نیگیٹو لے جاؤ اور ان کی دو دو کاپیاں تیار کر لاؤ —— مگر جلدی" —— مادام وی نے کہا۔

"بہتر مادام" —— ہیری نے کہا اور نیگیٹو اٹھا کر واپس چلا گیا۔

مادام وی نے تصویریں اٹھائیں اور انہیں غور سے دیکھنے لگی۔ اس کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ٹائیگر بڑے اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف تھا البتہ اس کی نظریں بار بار شوگی کی طرف اٹھ جاتی تھیں۔ مس شوگی اب کھانے سے فارغ ہو چکی تھی اور اب ویٹر نے اس کی ٹیبل پر چائے کے برتن لگا دیئے تھے۔ ٹائیگر نے سوچا کہ اسے جلد از جلد کھانے سے فارغ ہو جانا چاہیئے کیونکہ مس شوگی کسی بھی وقت اٹھ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے ہاتھوں میں ذرا تیزی پیدا کر لی۔ اور کھانے سے فارغ ہو کر اس نے بل بھی فوراً ہی ادا کر دیا جیسے ہی وہ بل دے کر فارغ ہوا۔ اچانک ایک ویٹر شوگی کے پاس پہنچا اور اس نے جھک کر شوگی سے کچھ کہا۔

شوگی ویٹر کی بات سن کر چونک پڑی اور پھر چائے کی پیالی میز پر رکھ کر وہ تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

ٹائیگر نے بھی فوراً ہی کرسی چھوڑ دی اور تیر کی طرح کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ کاؤنٹر کے سامنے اونچے سٹول رکھے ہوئے تھے اور لوگ ہال میں بیٹھنے کی بجائے کاؤنٹر پر بیٹھ کر بھی مشروبات پیتے رہتے تھے۔ اس وقت ایک سٹول خالی تھا۔ اور ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے جا کر سٹول پر قبضہ کر لیا۔

مس شوگی اس کے بالکل ساتھ کھڑی ٹیلیفون سن رہی تھی۔

"ایک کپ چائے" ——— ٹائیگر نے کاؤنٹر کلرک کو کہا اور خود سگریٹ سلگا لیا۔ مگر اس کے کان مس شوگی کی آواز پر لگے ہوئے تھے چونکہ مس شوگی ایک کہنی کاؤنٹر پر ٹیک کر ٹیلیفون سن رہی تھی۔ اس لئے ریسیور سے نکلنے والی آواز بھی ٹائیگر کے کان تک پہنچ رہی تھی۔

"مس شوگی ——— میں آپ کو یہ بتانا بھول گیا تھا کہ مادام کے حکم پر راضی کو ختم کر دیا گیا ہے" ——— دوسری طرف سے ایک کرخت آواز ابھری اور ٹائیگر پہچان گیا کہ یہ آواز اس کوٹھی والے نوجوان بارٹلے کی ہے۔

"اوہ ——— مگر اس کی کیا ضرورت تھی وہ ہمارے لئے اہم حیثیت رکھتا تھا" ——— مس شوگی نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ضرورت تو مادام ہی جانتی ہوگی ——— میرے بتانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ اب تم راضی کی کوٹھی پر نہیں جاؤ گی ——— کیونکہ ہو سکتا ہے پولیس یونیورسٹی سے اس کے قتل کی تفتیش کرے" ——— بارٹلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں سمجھتی ہوں" ——— شوگی نے جواب دیا۔

"اور سنو ——— فی الحال پرنس کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔ مادام نے نیا چکر چلایا ہے ——— انہیں یقین ہے کہ ان کا یہ حربہ کامیاب رہے گا" بارٹلے نے کہا۔

"کیسا چکر" ——— شوگی نے پوچھا۔

"تفصیل تو مجھے نہیں معلوم ——— بہرحال ابھی ابھی مادام نے کہا ہے کہ صبح تمہیں مادام سے کوئی چیز لے کر یہاں کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان کے پاس جانا ہوگا" ——— بارٹلے نے کہا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"وزارت خارجہ کے سیکرٹری"۔ ـــــ شوگی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ مادام نے اس پر اپنا کوئی مخصوص حربہ آزمایا ہے ـــــ بہرحال تفصیلات کا مجھے علم نہیں ـــــ صبح سات بجے تم مادام کو گلریز کالونی کوٹھی نمبر چالیس پر رپورٹ کرو ـــــ وہاں مارکس موجود ہوگا ـــــ باقی تفصیلات وہی تمہیں بتائے گا" ـــــ بارٹلے نے کہا۔

"او۔ کے ـــــ میں پہنچ جاؤں گی" ـــــ مس شوگی نے جواب دیا۔

"بس یہی اطلاع دینی تھی ـــــ او۔ کے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مس شوگی نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹائیگر بڑے اطمینان سے چائے کی چسکیاں لے رہا تھا۔ مس شوگی نے رسیور رکھ کر ایک لمحے کے لئے اِدھر اُدھر دیکھا۔ اس کی اچٹتی ہوئی نظریں ٹائیگر پر پڑیں مگر جلد ہی وہ تیزی سے مڑی اور پھر اوپر جانے کے لئے لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔

ٹائیگر نے بڑے اطمینان سے چائے کا کپ ختم کیا اور پھر اس نے کاؤنٹر پر اس کی ادائیگی کی اور گیلری میں موجود فون بوتھ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ جلد از جلد عمران کو یہ اطلاعات دینا چاہتا تھا۔

اس نے فون بوتھ میں داخل ہو کر عمران سے رابطہ قائم کیا مگر دوسری طرف صرف گھنٹی بجنے کی آواز آتی رہی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران موجود نہیں ہے۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر موجود تھا اور اب اس نے ٹرانسمیٹر پر عمران سے رابطہ قائم کرنے کا پروگرام بنایا۔ ٹرانسمیٹر کے استعمال کے لئے اس نے اپنا کمرہ زیادہ محفوظ سمجھا۔ اور وہ تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ اس نے شوگی کے کمرے پر نظر ڈالی۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اسے دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

اسی لمحے شوگی کے دروازے میں ہلکی سی جھری پیدا ہوئی اور شوگی کی آنکھیں اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے ٹائیگر پر جم گئیں۔ جب ٹائیگر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تو جھری بند ہو گئی۔

ٹائیگر نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ پہلے تو کافی دیر تک ٹرانسمیٹر کا بلب سرخ ہی رہا اور جب ٹائیگر مایوس ہو کر ٹرانسمیٹر آف کرنے والا تھا کہ اچانک ایک جھماکے سے بلب سبز ہو گیا۔

"ہیلو ـــــ اوور" ـــــ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر سپیکنگ ـــــ اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"کیا بات ہے ـــــ جلدی بتاؤ ـــــ میرے پاس وقت کم ہے اوور" ـــــ عمران کی تیز آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ـــــ مس شوگی بوستان کالونی کی کوٹھی سے میک اپ میں نکل آئی ہے اور اب ہوٹل منگول کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر انیس میں مقیم ہے ـــــ یہاں اس کا نام شاملی ہے۔ میں نے بھی اس ہوٹل میں کمرہ لے لیا ہے۔ یہاں اس کا ایک فون آیا ہے۔ فون کرنے والا بوستان کالونی کی اسی کوٹھی میں رہائش پذیر ایک غیر ملکی بارٹلے ہے۔ اس نے شوگی کو کہا ہے کہ وہ صبح سات بجے گلریز کالونی کی کوٹھی نمبر چالیس میں رپورٹ کرے۔ وہاں کوئی مادام اسے کوئی چیز دے گی جسے اس نے سر سلطان کو

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

پہنچانا ہے ـــــ اوور" ـــــ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" سر سلطان ـــــ یعنی اپنے سر سلطان ـــــ اوور" ـــــ عمران کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

" جی ہاں ـــــ بارٹلے نے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کا نام لیا تھا ـــــ اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

" اوہ ـــــ مگر وہ کیا چیز ہے ـــــ اوور" ـــــ عمران نے پوچھا۔

" تفصیل نہیں معلوم ہو سکی ـــــ صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ مادام نے سر سلطان پر کوئی مخصوص حربہ آزمایا ہے ـــــ اوور" ـــــ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ـــــ اچھا ـــــ ایسے کرو کہ تم شوگی کو چھوڑ کر بارٹلے کی نگرانی کرو۔ اگر یہ وہی بارٹلے ہے جسے میں جانتا ہوں تو یہ انتہائی خطرناک شخص ہے اس کی مکمل نگرانی ہونی چاہیئے ـــــ اوور" ـــــ عمران نے اسے نئی ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

" بہتر جناب ـــــ اوور" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

" اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ٹائیگر نے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کو دوبارہ جیب میں رکھ لیا۔

اور عین اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔ ٹائیگر بے اختیار چونک پڑا۔

" کون ہے" ـــــ ٹائیگر نے سخت لہجے میں کہا۔

" ویٹر سر ـــــ آپ کے لئے ایمرجنسی پیغام ہے" ـــــ دروازے کے باہر سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

" ٹائیگر حیران رہ گیا کہ عمران سے تو ابھی اس کی بات ہوئی ہے۔ پھر یہ ایمرجنسی پیغام کہاں سے آ گیا۔ بہرحال اس نے پھرتی سے جیب سے ریوالور نکالا اور دروازے کی آڑ لیتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔

دروازے پر واقعی ایک ویٹر تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تھالی تھی جس پر سفید رنگ کا لفافہ رکھا ہوا تھا۔ ٹائیگر نے اطمینان سے ریوالور جیب میں رکھا اور لفافہ اٹھا لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ویٹر کو ٹپ دینے کے لئے نوٹ نکالنا چاہا۔ مگر دوسرے لمحے دو قوی ہیکل نوجوان اچھل کر کمرے میں آ گئے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے اور ظاہر ہے ریوالوروں کا رخ ٹائیگر کی طرف ہی تھا۔ ریوالوروں پر سائیلنسر لگے ہوئے تھے۔

" خبردار ـــــ حرکت کی تو" ـــــ ان میں سے ایک نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے ہاتھ باہر نکال لیا۔ ویٹر ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔ ایک نوجوان نے لات مار کر دروازہ بند کر دیا۔

" اپنے ہاتھ اٹھا کر منہ دیوار کی طرف کر لو جلدی" ـــــ اس نوجوان نے کہا اور ٹائیگر نے نہ صرف خاموشی سے ہاتھ اٹھا لئے بلکہ اپنا منہ بھی دیوار کی طرف کر لیا۔ دوسرے لمحے اس کی جیب سے ریوالور نکل گیا۔

" مس شوگی کو بلاؤ" ـــــ ایک ریوالور بردار نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور دوسرے نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے مس شوگی اندر آ گئی۔

" مس ـــــ آپ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہوٹل سے باہر جائیں گی اور پارکنگ میں موجود سیاہ رنگ کی کار تک اسے پہنچائیں گی ـــــ اور سنو مسٹر ـــــ ہم

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

تم دونوں کے پیچھے ہوں گے ——— اگر تم نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو سائیلنسر سے نکلنے والی ہچکی تمہاری موت بن جائے گی" ——— نوجوان نے کہا۔

ٹائیگر نے کوئی جواب نہیں دیا ——— وہ خاموش رہا۔ ویسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ہوٹل کے ہال میں اچانک شوگی سے ہاتھ چھڑا کر نکل جائے گا۔ اسے یقین تھا کہ ہال میں اس پر حملہ کی جرأت نہ کی جائے گی۔

"آؤ پارٹنر" ——— شوگی نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر کے بازو میں بازو ڈالا اور اسے لے کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دونوں بھی ان کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری میں آ گئے۔

شوگی ٹائیگر کے ساتھ یوں چمٹی ہوئی چل رہی تھی جیسے نیا شادی شدہ جوڑا ہنی مون منانے کے لئے نکلا ہو۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہال میں پہنچ گئے۔ ہال میں پہنچتے ہی ان میں سے ایک ریوالور بردار ٹائیگر کے پہلو میں چلنے لگا جبکہ دوسرا ٹائیگر کی پشت پر تھا۔ ایسی پوزیشن میں ٹائیگر کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے وہ خاموشی سے مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

مین گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ ٹائیگر کو لئے ہوئے سیدھے پارکنگ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پارکنگ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔

جیسے ہی وہ پارکنگ کے قریب پہنچے۔ ایک اور نوجوان نے جو کار کے قریب ہی کھڑا تھا۔ بڑے اطمینان سے دروازہ کھول دیا۔ اور اسی لمحے شوگی نے ٹائیگر کا بازو چھوڑ دیا اور ٹائیگر نے عین اسی لمحے جدوجہد کرنے کا فیصلہ کر لیا

چنانچہ جیسے ہی شوگی نے اس کا بازو چھوڑا۔ ٹائیگر اچانک بجلی کی سی تیزی سے مڑا،

اور دوسرے لمحے اس نے اپنے پیچھے موجود دونوں ریوالور برداروں کے پیٹ میں بجلی کی سی تیزی سے ٹانگیں ماریں اور پھر دوسرے لمحے وہ کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور ہوا میں اڑتا ہوا کار کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف جا گرا۔

دونوں ریوالور برداروں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکل گئی تھیں۔ کار کا دروازہ کھولنے والا نوجوان اور شوگی حیرت سے بت بنے کھڑے دیکھتے رہ گئے۔ کیونکہ ٹائیگر نے کچھ ایسے موقع پر اچانک حرکت کی تھی کہ جس موقع پر وہ اس کی طرف سے کسی ردعمل کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور دوسرا یہ کہ ٹائیگر کے انداز میں اتنی پھرتی اور تیزی تھی کہ جب تک وہ صورت حال کو سمجھتے۔ ٹائیگر کار کی دوسری طرف پہنچ چکا تھا اور ٹائیگر دوسری طرف گرتے ہی تیزی سے اچھلا اور پھر پارکنگ میں موجود بے شمار کاروں نے اس کے لئے ڈھال کا کام کیا۔ اور ایسے خرگوش کی طرح جس کے پیچھے شکاری کتے لگے ہوئے ہوں وہ تیزی سے پنجوں کے بل دوڑتا ہوا مختلف کاروں کی اوٹ میں ہوٹل کے آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے یقین تھا کہ جب تک مجرم سوچیں گے وہ ان سے کافی دور پہنچ چکا ہو گا۔

چنانچہ وہی ہوا وہ مختلف کاروں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے آؤٹ گیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ اور پھر یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ گیٹ کے قریب ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ اس نے پھرتی سے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی نشست پر بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے میٹر ڈاؤن کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں پیچھے مڑ کر دیکھا تو ٹائیگر نے سو کا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"دوست ——— خفیہ کا کام ہے ——— یہ نوٹ تمہارا ——— ایک کار کا

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ہوشیاری سے پیچھا کرنا ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"بہت اچھا جناب ـــــ آپ بے فکر رہیں" ـــــ ڈرائیور ضرورت سے زیادہ ہی مستعد ہو گیا

"ٹیکسی ایک طرف کر کے روک لو اور اندر کی بتی بند رکھو" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے بڑی پھرتی سے ٹیکسی بیک کی اور گیٹ سے ذرا پیچھے کر کے روک دی۔

ٹائیگر کی تیز نظریں گیٹ پر لگی ہوئی تھیں۔ اسے یقین تھا کہ مجرم اس کی تلاش میں ناکام ہو کر واپس لوٹیں گے چونکہ وہ ان کی کار کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ ویسے احتیاطاً اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گھنی مونچھیں نکال کر لبوں پر فٹ کر لی تھیں تاکہ ایک نظر میں پہچانا نہ جا سکے۔

اور پھر ٹائیگر کا اندازہ درست ثابت ہوا۔ تقریباً دس منٹ بعد اسے مجرموں کی کار آؤٹ گیٹ کی طرف بڑھتی نظر آئی۔ کار میں مس شوگی بھی موجود تھی۔ وہ پچھلی سیٹ پر ایک مجرم کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ دو مجرم پچھلی سیٹ پر تھے۔ جیسے ہی کار گیٹ کے قریب آئی۔ ٹائیگر نیچے جھک گیا اور پھر جیسے ہی کار گیٹ پار کر کے سامنے کی طرف بڑھی۔ ٹائیگر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کار کی نشاندہی کرتے ہوئے بڑی ہوشیاری سے ان کا تعاقب کرنے کے لئے کہا۔ ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔

وہ واقعی انتہائی ہوشیاری سے کام لے رہا تھا۔ کبھی تو وہ مجرموں کی سے آگے نکل جاتا اور کبھی پیچھے رہ جاتا۔ اس طرح مجرموں کو اس پر شک ہو سکتا تھا۔ مجرم پہلے تو مختلف سڑکوں پر خواہ مخواہ چکر لگاتے رہے۔ شاید وہ

تعاقب کا پتہ چلانا چاہتے تھے۔ مگر پھر ان کا رخ جیسے ہی بوستان کالونی کی طرف ہوا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ ان کی منزل کونسی ہے۔

"ان کی کار سے آگے نکال لے چلو اور سیدھے بوستان کالونی کی مین مارکیٹ پہنچنے کی کوشش کرو۔ ذرا جلدی" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور ڈرائیور نے ایکسیلیٹر پر پورا دباؤ ڈال دیا۔ نئی ٹیکسی ایک جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی مجرموں کی کار کو کراس کرتی ہوئی بوستان کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیور لمحہ بہ لمحہ رفتار بڑھاتا چلا گیا۔ مجرموں کی کار کافی پیچھے رہ گئی تھی۔ جلد ہی ٹیکسی بوستان کالونی کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے ٹیکسی مین مارکیٹ کے قریب رکوائی اور پھر دروازہ کھول کر تیزی سے نیچے اتر آیا۔

"اب تم جا سکتے ہو ـــــ شکریہ" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور سڑک کراس کر کے تیزی سے ایک درمیانی گلی میں گھستا چلا گیا۔ وہ مجرموں کے کوٹھی تک پہنچنے سے پہلے ہی اندر داخل ہو جانا چاہتا تھا۔ درمیانی گلی میں دوڑتا ہوا وہ جلد ہی مجرموں کی کوٹھی کی عقبی دیوار کے قریب پہنچ گیا۔

اور پھر رسی اور آنکڑہ کی مدد سے وہ چند ہی لمحوں بعد عقبی دیوار کراس کر کے عمارت کی عقبی سمت میں پہنچ گیا۔ ابھی نگرانی کرنے والے کتوں کو کھولا نہ گیا تھا۔ اس لئے ٹائیگر آسانی سے عقبی سمت سے ہوتا ہوا سامنے کے رخ پر آ گیا۔ برآمدے کے سامنے پورچ میں ایک مسلح شخص موجود تھا مگر اس کا رخ دوسری طرف تھا وہ شاید اس طرف کسی کو دیکھ رہا تھا۔ ٹائیگر دبے پاؤں آگے بڑھا۔ اور پھر برآمدے میں داخل ہو گیا۔ برآمدے کے کونے میں ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا ٹائیگر ایک لمحے کے لئے جھجکا اور پھر دوسرے لمحے وہ بڑی پھرتی سے دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے کوٹھی کے پھاٹک سے باہر کار

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کے ہارن کی مخصوص آواز سنائی دی۔

ٹائیگر کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھا اور پھر اسی طرح مختلف کمروں سے ہوتا ہوا وہ ایک ایسی راہداری میں پہنچا جس میں موجود ایک دروازے پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ٹائیگر نے ایک لمحے کے لئے کمرے کے محل وقوع کا جائزہ لیا۔ دوسرے لمحے اس نے انتہائی پھرتی سے کوٹ کی ایک خفیہ جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکالا اور اسے دروازے اور دہلیز کے درمیان رکھ دیا۔ اسے یقین تھا کہ دروازہ کھلتے ہی وہ اندر جا گرے گا اور وہ بٹن اتنا چھوٹا تھا کہ جب تک غور سے نہ دیکھا جائے اسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ بٹن وہاں رکھتے ہی وہ الٹے پیروں واپس ہوا اور انہی کمروں سے ہوتا ہوا جب وہ واپس برآمدے میں پہنچا تو اس نے شوگی اور دیگر مجرموں کو کار سے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔

"وہ آدمی ہاتھ سے نکل گیا" ——— ان میں سے ایک نے برآمدے میں موجود مسلح شخص سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ ——— پھر تو باس ناراض ہو گا" ——— اس مسلح شخص نے تشویش انگیز لہجے میں کہا۔

"کیا کیا جائے ——— بس وہ اچانک ہی نکل بھاگا" ——— اسی شخص نے کہا اور تیزی سے اندر کی طرف چل پڑا۔ شوگی اس کے پیچھے تھی۔ باقی مجرم ایک اور کمرے میں گھستے چلے گئے۔

جیسے ہی برآمدہ خالی ہوا۔ ٹائیگر تیزی سے باہر نکلا اور دوڑتا ہوا عقبی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی وہ دیوار پار کر کے باہر پہنچ چکا تھا۔ عقبی دیوار سے تھوڑی دور ایک گھنا درخت تھا۔ ٹائیگر تیزی سے اس درخت کی

طرف بڑھا اور پھر وہ تیزی سے درخت کے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں بعد گھنی شاخوں میں پہنچ کر وہ ایک دو شاخے پر جم کر بیٹھ گیا۔

اب وہ آنے جانے والوں کی نظروں سے محفوظ ہو چکا تھا۔ اس نے وہاں بیٹھتے ہی پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کی سائیڈ میں لگا ہوا ایر فون نکال کر کان میں فٹ کیا اور بکس کا بٹن آن کر دیا۔ بٹن دباتے ہی اس کے کانوں میں آوازیں آنی شروع ہو گئیں۔

"آخر یہ ہوا کیسے ——— تم چار آدمی ہو اور وہ اکیلا تھا" ——— بارٹلے کی کرخت آواز سنائی دی۔

"باس ——— وہ بڑی خاموشی سے ہمارے ساتھ ہوٹل سے باہر آیا۔ مگر کار کے قریب پہنچتے ہی ہمیں ڈاج دے کر نکل گیا ——— ہم نے اسے بڑا تلاش کیا مگر وہ نجانے کہاں غائب ہو گیا" ——— اس آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ہوں ——— پھر تعاقب کا خیال رکھا" ——— بارٹلے نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"جی ہاں ——— آپ مس صاحبہ سے پوچھ لیں ——— ہم نے اچھی طرح چیک کیا ہے" ——— اس نے جواب دیا۔

"ہاں بارٹلے ——— ہمارا تعاقب نہیں کیا گیا" ——— شوگی کی آواز سنائی دی۔

"اسے لے آنے سے پہلے اس کی تلاشی لی گئی تھی ——— مجھے خطرہ ہے کہ اس نے نجانے ہماری گفتگو سن کر کسی کو الرٹ نہ کر دیا ہو" ——— بارٹلے نے کہا۔

"ہاں باس ——— اس کے پاس صرف ایک ریوالور تھا وہ ہم نے نکال لیا" ——— اور اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔ حتیٰ کہ کمرے میں کوئی سامان

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

تک نہ تھا" ـــــ دوسرے آدمی نے کہا۔

"اچھا ـــــ ٹھیک ہے ـــــ تم جاؤ" ـــــ بارٹلے نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنائی دی۔ ٹائیگر کا بٹن خوب کام کر رہا تھا۔ اور اسی بٹن کی وجہ سے بڑے محفوظ طریقے سے بیٹھا تمام گفتگو سن رہا تھا۔

"مس شوگی ـــ مجھے مادام سے بات کرنی پڑے گی ـــ مجھے خطرہ ہے کہ اس شخص نے کسی کو اطلاع نہ دے دی ہو" ـــــ بارٹلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم بات کر لو ـــــ ویسے میرا اندازہ یہی ہے کہ اسے اطلاع دینے کا موقع نہیں ملا کیونکہ وہ میرے فوراً بعد ہی اوپر آ گیا تھا اور اس کمرے میں ٹیلیفون تھا ہی نہیں جو وہ کسی کو اطلاع کرتا" ـــــ شوگی نے جواب دیا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو ـــــ بہرحال مادام کو اطلاع تو دینی ہی ہو گی" بارٹلے نے کہا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

تقریباً پانچ منٹ تک ہلکی ہلکی کھڑکھڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر بارٹلے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ مادام ـــ بارٹلے سپیکنگ ـــ اوور" ـــ بارٹلے بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

"یس ـــ مادام سپیکنگ ـــ اوور" ـــ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی"

"مادام ـــ مس شوگی میرے پاس موجود ہے ـــ جس وقت میں نے مس شوگی کو آپ کا پیغام دیا۔ اسے ایک آدمی پر شک ہو گیا کہ وہ ہماری باتیں

سن رہا ہے ـــ چنانچہ اس نے مجھے اطلاع دی۔ میں نے اس آدمی کے اغوا کے لئے تین آدمی بھیج دیئے ـــ وہ اسے اغوا کر کے ہوٹل سے باہر پارکنگ تک تو لے آئے مگر پھر وہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا ـــ اوور" ـــ بارٹلے نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اس کا مطلب ہے شوگی کی نگرانی ہو رہی ہے۔ مگر شوگی تو میک اپ میں تھی ـــ پھر ایسا کیوں ہوا" ـــ مادام کی تشویش سے بھرپور آواز سنائی دی۔

"کیا کہہ سکتا ہوں مادام ـــ ویسے ہے تو حیرت کی بات ـــ اوور" بارٹلے نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔ اب تک شاید اسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ شخص تمہاری کوٹھی سے ہی اس کے پیچھے لگا تھا اور اس کا مطلب ہے کہ تمہاری کوٹھی بھی ان کی نظروں میں ہے اوور" مادام نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید الجھن نمایاں تھی۔

"مگر مادام ـــ یہ کیسے ہو سکتا ہے ـــ اس کا کوئی امکان ہی نظر نہیں آتا۔ اوور" ـــ بارٹلے نے جواب دیا۔

"امکان تو نہیں ـــ مگر ہوا ایسے ہی ہے ـــ جہاں تک میرا اندازہ ہے۔ تم راضی کو قتل کرتے وقت ان کی نظروں میں آ گئے کیونکہ پرنس کے نکلتے ہی انہوں نے راضی کی نگرانی شروع کر دی ہو گی۔ اور پھر اس طرح تمہاری کوٹھی انہوں نے ڈھونڈ نکالی اور پھر جیسے ہی مس شوگی کوٹھی سے نکلی۔ ان کا ایک آدمی اس کے پیچھے لگ گیا" ـــ مادام نے توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مادام ـــ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا۔ گو میں نے کافی احتیاط سے کام لیا تھا مگر.... اوور" ـــ بارٹلے نے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اس کا مطلب ہے اس وقت بھی تمہاری کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہے اس لئے تم فوراً یہ کوٹھی چھوڑ دو۔ اور اپنے آدمیوں کو مختلف کوٹھیوں میں مقیم کرو اور تم خود بھی رہائش جلدی جلدی بدلتے رہو۔ نگرانی کرنے والے تمہاری نظروں میں آجائیں گے۔ پھر ان سے پیچھا چھڑا کر ہی کسی کوٹھی میں رہائش رکھی جا سکتی ہے اور سنو ——— مس شوگی کو بھی یہی ہدایت کر دو۔ جب تک اس بات کا یقین ہو جائے کہ تم نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دے چکے ہو ——— نہ ہی مجھ سے رابطہ کرنا اور نہ ہی کوئی اقدام کرنا ——— اوور" ——— مادام نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر مادام ——— مگر آپ کا صبح والا پروگرام ——— اوور" ——— بارٹلے نے کہا۔

"وہ اب مارکس کے ہاتھوں پورا کروں گی ——— میں چاہتی تھی کہ سر سلطان کو بلیک میل کرنے والا مواد کسی لڑکی کے ہاتھ بھیجوں مگر اب مجبوری ہے اوور" ——— مادام نے جواب دیا۔

"او۔ کے مادام ——— اوور" ———

"اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

اب ٹائیگر کو مزید تفصیلات حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اب وہ کوٹھی سے نکل کر رہائش بدلیں گے۔ فی الحال وہ عمران کو اس نئے پروگرام سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔ مگر کافی دیر تک کوشش کرنے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ اور آخر کار تنگ آ کر ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب

میں ڈالا اور پھر وہ ریسیونگ بکس بھی آف کر کے جیب میں ڈال لیا

اس نے سوچ لیا تھا کہ کوٹھی خالی ہونے کے بعد وہ جا کر بٹن وہاں سے لے آئے گا۔ فی الحال وہ مین مارکیٹ جا کر کوئی ٹیکسی ایگیج کرنا چاہتا تھا تاکہ بارٹلے جب کوٹھی سے باہر نکلے تو اس کی نگرانی کر سکے۔

چنانچہ وہ تیزی سے نیچے اترا اور تیزی سے مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا

عمران مارٹن کنگ کے ہوٹل سے نکل کر سیدھا جیمس بروکر کی طرف گیا۔ مارٹن سے جب جیمس گفتگو کر رہا تھا تو عمران نے محسوس کیا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی اور شخص بھی موجود ہے اور اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ وہ شخص مارکس ہو سکتا ہے۔ وی گینگ کا نمبر ٹو۔ اور عمران سوچ رہا تھا کہ اب اسے جیمس کے ذریعے ہر حالت میں مارکس کا پتہ چلانا پڑے گا۔ اگر وہ مارکس تک پہنچ گیا تو پھر مادام وی کو ڈھونڈ نکالنا مشکل نہ ہو گا۔

چنانچہ وہ ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا جبکہ ٹیکسی تیزی سے ڈان ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیمس بروکر کی دارالحکومت میں موجودگی بھی عمران کے لئے ایک انکشاف کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس نے کچھ عرصہ پہلے ہی مافیا کے خلاف کام کیا تھا اور اس کے مقامی سربراہ جاگر سمیت پوری تنظیم کو

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

جڑوں سے اکھاڑ پھینکا تھا۔ مگر اب مارٹن سے معلوم ہوا کہ مافیا نے جیمس بروکر کو بطور سربراہ یہاں بھیجا ہے۔

چند ہی لمحوں بعد ٹیکسی ڈان ہوٹل کی عظیم الشان عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ ہوٹل کے دربان نے بڑی پھرتی سے آگے بڑھ کر ٹیکسی کا دروازہ کھولا مگر جیسے ہی عمران باہر آیا وہ جھجک کر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اسے شاید ٹیکسی سے عمران جیسے غنڈے کی بجائے کسی معزز آدمی کے برآمد ہونے کا یقین تھا جس سے اسے بڑی ٹپ وصول ہو جاتی۔ مگر عمران جس میک اپ میں تھا۔ ایسے لوگ ٹپ دینے کی بجائے گولی مار دینا زیادہ آسان سمجھتے ہیں۔

عمران نے ٹیکسی سے نکل کر بڑے اطمینان سے ایک چھوٹا نوٹ ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا اور پھر مڑ کر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ڈان ہوٹل کی شہرت کچھ اتنی زیادہ نہ تھی۔ اس لئے عمران ٹائپ کے لوگ وہاں آتے جاتے رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ دربان نے بھی اسے نہ روکا۔ اور وہ ہال میں داخل ہوتے ہی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کاؤنٹر پر ایک گول مٹول چہرے والا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔

"مجھے جیمس بروکر سے ملنا ہے ——— مجھے مارٹن کنگ نے بھیجا ہے"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"بھاگ جاؤ ——— اتنے بڑے بڑے نام لینے والے زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہتے" ——— کاؤنٹر مین نے بڑی لاپرواہی سے جواب دیا۔

مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل چیخ نکل گئی۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر اسے کاؤنٹر کے اوپر سے گھسیٹ لیا تھا۔ کاؤنٹر مین نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا مگر اسی لمحے عمران کی

لات گھومی اور کاؤنٹر مین ہوا میں اڑتا ہوا ہال میں موجود ایک میز پر جا گرا۔ ہال میں موجود افراد اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

کاؤنٹر مین کا یہ حشر دیکھ کر ہوٹل کے بیرے تیزی سے گھیرا ڈال کر عمران کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے تیور خاصے خطرناک تھے۔ وہ تعداد میں پانچ تھے۔ اور خاصے سخت جسموں کے مالک نظر آتے تھے۔ کاؤنٹر مین اب اٹھ کر اپنے منہ سے بہنے والا خون پونچھ رہا تھا۔

"سنو ——— مجھے صرف جیمس بروکر سے ملنا ہے" ——— عمران نے اپنی طرف بڑھتے ہوئے بیروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی ملاتے ہیں ——— تم جیسے بدمعاشوں سے ملنے کے لئے اسے جہنم میں جانا پڑے گا" ——— ایک بیرے نے کرخت لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ان پانچوں نے بیک وقت عمران پر چھلانگیں لگا دیں۔ ان کا انداز بڑا اچھا تلا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ لڑنے بھڑنے کے فن میں خاصی مہارت رکھتے ہوں۔

مگر ظاہر ہے ان کے مقابلے پر عمران تھا۔ اس لئے ان کی مہارت ان کے کسی کام نہ آسکی۔ جیسے ہی ان پانچوں نے عمران پر حملہ کیا۔ عمران نے الٹی قلابازی کھائی اور اچھل کر کاؤنٹر کے دوسری طرف پہنچ گیا اور وہ پانچوں اپنے ہی زور میں کاؤنٹر سے آ ٹکرائے۔ کاؤنٹر سے ٹکرا کر وہ جیسے ہی نیچے گرے عمران نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور کاؤنٹر کے اوپر سے اڑتا ہوا ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اب پوزیشن یہ تھی کہ ان پانچوں کی پشت کاؤنٹر کی طرف تھی جبکہ عمران ہال کی طرف پشت کئے ان کے سامنے کھڑا تھا ان میں سے دو کی ناک سے خون بہہ رہا تھا وہ شاید براہ راست کاؤنٹر سے جا ٹکرائے تھے۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

اور دوسرے لمحے عمران نے انہیں دوبارہ حملہ کرنے کا موقع نہ دیا۔ وہ اپنی ایڑی پر لٹو کی طرح گھوما اور اس کی دوسری لات کسی تلوار کی طرح دو ویٹروں کی پسلیوں میں پوری قوت سے پڑی اور ان دونوں کے حلق سے طویل چیخیں نکل گئیں۔ اسی لمحے عمران نے اچھل کر ایک کا بازو پکڑا اور پھر اسے یوں جھپٹ کر دونوں ہاتھوں سے سر پر اٹھا لیا جیسے وہ شخص گوشت اور ہڈیوں کی بجائے تنکوں کا بنا ہوا ہو۔ اس نے پوری قوت سے اس ویٹر کو اپنے سر پر گھمایا اور پھر باقی ویٹروں پر دے مارا۔ چیخ کھانے والا ویٹر نہ صرف خود گرا بلکہ اپنے ساتھ تین دوسرے ویٹروں کو بھی لیتا گیا۔

اب وہ پانچوں فرش پر تھے اور عمران ان کے سروں پر کھڑا تھا۔ پھر عمران نے اپنا مخصوص ناچ شروع کر دیا۔ وہ دونوں پیروں پر اچھلتا اور پھر اس کے بوٹ کی ٹھوکریں دو ویٹروں کے چہروں پر پوری قوت سے پڑتیں۔ اس کے انداز میں اتنی تیزی تھی کہ اس نے ان پانچوں میں سے ایک کو بھی اٹھنے نہ دیا۔ اور زیادہ سے زیادہ دو منٹوں بعد وہ پانچوں اپنے جبڑے تڑوا کر کاؤنٹر کے سامنے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

پورے ہال میں موت کی سی خاموشی طاری تھی۔ سب لوگ عمران کو یوں دیکھ رہے تھے جیسے وہ انسان کی بجائے مریخ کا باشندہ ہو۔ اتنی پھرتی اور تیزی اور مہارت کی شاید وہ کسی انسان سے توقع ہی نہیں رکھتے تھے۔

لفٹ کے قریب دو غیر ملکی موجود تھے۔ وہ بڑے اطمینان سے عمران کی لڑائی دیکھ رہے تھے۔ دونوں کے چہروں پر گہری دلچسپی کے آثار نمایاں تھے جیسے ہی عمران نے اپنی حرکت بند کی ان میں سے ایک جس نے سر پر ہیٹ پہن رکھا تھا۔ تیزی سے آگے بڑھا۔

"میرا نام جیمس بروکر ہے ـــــ کیا تم مجھ سے ملنے آئے تھے" ـــــ ہیٹ والے نے کہا۔

"اوہ ـــــ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ـــــ یہ لوگ خواہ مخواہ میرے ہاتھوں مارے گئے ـــــ میرا نام فیروز ہے اور مجھے مارٹن کنگ نے بھیجا ہے" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو تم ہی وہ فیروز ہو جس کی تعریف مارٹن نے کی تھی ـــــ واقعی تم انتہائی تیز صلاحیتوں کے مالک ہو ـــــ آؤ میرے ساتھ" ـــــ جیمس نے بڑی تحسینی نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اور عمران اس کے ساتھ لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بھی آؤ مارکس" ـــــ جیمس بروکر نے دوسرے غیر ملکی سے کہا اور اس نے سر ہلا دیا۔ اور عمران کو مارکس کا نام سن کر درحقیقت بڑی مسرت ہوئی کیونکہ اب مادام وی اسے اپنے قریب آتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ مگر اس نے چہرے کو بالکل سپاٹ ہی رکھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران تیسری منزل کے ایک کمرے میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"ہاں ـــــ پہلے یہ بتاؤ کہ تمہیں وی گینگ کے متعلق کیسے علم ہوا کہ وہ آجکل اس ملک میں کام کر رہا ہے" ـــــ جیمس نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے راج نگر میں سنا تھا" ـــــ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

"ہوں ـــــ اچھا یہ بتاؤ کہ مقامی سیکرٹ سروس سے تمہارا کیا تعلق ہے" جیمس نے پوچھا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"کوئی تعلق نہیں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"مگر مارٹن نے تو کہا تھا کہ تم سیکرٹ سروس سے متعلق رہے ہو" ——— جیمس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا اس سے براہ راست تعلق تو نہیں البتہ میرا استاد سیکرٹ سروس سے متعلق تھا ——— میں نے مارشل آرٹ کی ٹریننگ اسی سے حاصل کی تھی۔ وہ اب مر چکا ہے" ——— عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مقامی سیکرٹ سروس کے ممبران کو جانتے ہو" ——— مارکس نے پہلی بار زبان کھولی۔

"ہاں ——— اچھی طرح جانتا ہوں" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تم وی گینگ میں کیوں شامل ہونا چاہتے ہو" ——— مارکس نے ہی پوچھا۔

"صرف شوق کی خاطر ——— میں کسی ایسی تنظیم میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو بین الاقوامی نوعیت کی ہو اور حکومتوں کے تختے الٹنے جیسے شاندار کام کرتی ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اسی لمحے عمران کو اپنی کلائی پر ہلکی ہلکی ضربیں لگتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ وہ سمجھ گیا کہ کسی کی کال آئی ہے ——— مگر یہاں پوزیشن ایسی تھی کہ وہ کال سن نہ سکتا تھا۔

"مارٹن کو کب سے جانتے ہو" ——— اچانک جیمس نے پوچھا۔

"تم نے تو میرا یوں انٹرویو لینا شروع کر دیا ہے جیسے مجھے کسی دفتر میں کلرک بھرتی ہونا ہو ——— میں اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہوں ——— سنا تم نے" ——— اچانک عمران ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔

"اوہو ——— تم تو ناراض ہو گئے دوست ——— آخر اتنے بڑے کام

کے لئے کسی سے سفارش کرنے سے پہلے ہمیں تفصیلی چھان بین تو کرنی ہی ہوتی ہے" ——— جیمس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کلائی پر ضربیں مسلسل لگ رہی تھیں۔

"اس کے باوجود مجھے اس قسم کا انٹرویو پسند نہیں ——— تم صرف مجھے اس گینگ کے آدمی سے ملوا دو ——— میں اپنی صلاحیتوں سے انہیں قائل کر لوں گا کہ میں ان کے گینگ کے لئے کارآمد ہوں یا نہیں ——— بس اتنا سا کام ہے ——— تم ہاں یا نہیں جواب دو ——— میں ذرا ٹائلٹ تک ہو آؤں"۔

عمران نے سخت لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر ٹوائلٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ کلائی پر لگنے والی مسلسل ضربیں بتا رہی تھیں کہ کوئی اہم کال ہے۔

عمران نے پھرتی سے ٹوائلٹ کا دروازہ بند کیا اور پھر اس نے ٹوائلٹ کے آخری کونے میں جا کر کلائی میں پہنی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن مخصوص انداز میں دو بار کھینچ کر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ڈائل پر سبز رنگ کا نقطہ چمکنے لگا۔

"ہیلو ——— اوور" ——— عمران نے گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا اور پھر اسے کان سے لگا لیا۔

"ٹائیگر سپیکنگ ——— اوور" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ——— جلدی بتاؤ ——— میرے پاس وقت بہت کم ہے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب ——— مس شوگی بوستان کالونی کی کوٹھی سے میک اپ

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

میں نکل آئی ہے۔ اور اب ہوٹل منگول کی دوسری منزل کے کمرہ نمبر انیس میں مقیم ہے ——— یہاں اس کا نام شاملی ہے۔ میں نے بھی اسی ہوٹل میں کمرہ لے لیا ہے ——— یہاں اس کا فون آیا ہے۔ فون کرنے والا بوستان کالونی کی اسی کوٹھی میں رہائش پذیر ایک غیر ملکی بارٹلے ہے ——— اس نے شوگی کو کہا ہے کہ وہ صبح سات بجے گلریز کالونی کی کوٹھی نمبر چالیس میں رپورٹ کرے ——— وہاں کوئی مادام اسے کوئی چیز دے گی جسے اس نے سر سلطان کو پہنچانا ہے ——— اوور" ——— ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان ——— یعنی اپنے سر سلطان" ——— عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"جی ہاں ——— بارٹلے نے سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کا نام لیا تھا ——— اوور" ——— دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— مگر وہ کیا چیز ہے ——— اوور" ——— عمران نے پوچھا۔

"تفصیل نہیں معلوم ہو سکی ——— صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ مادام نے سر سلطان پر اپنا کوئی مخصوص حربہ استعمال کیا ہے ——— اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ ——— اچھا ——— ایسا کرو کہ تم شوگی کو چھوڑ کر بارٹلے کی نگرانی کرو ——— اگر یہ وہی بارٹلے ہے جسے میں جانتا ہوں تو یہ انتہائی خطرناک شخص ہے۔ اس کی مکمل نگرانی ہونی چاہیئے ——— اوور" ——— عمران نے اسے ہدایت کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب ——— اوور" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ——— عمران نے جواب دیا اور پھر گھڑی کے ونڈ بٹن

کو مخصوص انداز میں دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"ٹائیگر نے حیرت انگیز خبر سنائی تھی کہ مادام نے سر سلطان پر کوئی حربہ آزمایا ہے۔ بہرحال اسے مادام کی رہائش گاہ کا علم ہو گیا تھا اور یہی وہ چاہتا تھا۔

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اب اسے جیمس کی سفارش کی ضرورت نہ رہی تھی۔ چنانچہ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ مگر جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا، اچانک کی ہول سے سفید رنگ کی ایک گیس کسی دھار کی طرح اندر آئی اور پھر تیزی سے پھیلتی چلی گئی۔

عمران کی نظریں چونکہ اوپر لگی ہوئی چٹخنی کی طرف تھیں۔ اس لئے وہ گیس کو اندر آتے نہ دیکھ سکا۔ البتہ جیسے ہی اس نے چٹخنی پر ہاتھ رکھ کر اسے کھولنا چاہا اسے گیس کی بو محسوس ہوئی۔ اس نے تیزی سے چٹخنی کھولی اور سانس روکنے کی کوشش کی مگر اسے شاید کافی دیر ہو چکی تھی۔ زود اثر گیس نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا اور پھر عمران آدھا دروازہ ہی کھول پایا تھا کہ اس کے دماغ پر اندھیرے چھاتے چلے گئے اور وہ دھڑام سے وہیں دروازے کے سامنے ڈھیر ہو گیا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

مادام نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر آف کیا۔ کمرے کے دروازے پر لگا ہوا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ مادام نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا۔ تو دیوار پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔

سکرین پر مارکس کی شکل نظر آ رہی تھی۔ مادام نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے وہ بٹن آف کر کے ایک اور بٹن دبایا تو دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور دروازے کے باہر موجود مارکس تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"مادام ——— میں نے پرنس کو قابو کر لیا ہے" ——— مارکس نے مسرت سے چہکتے ہوئے کہا۔

"پرنس کو قابو کر لیا ہے ——— وہ کیسے" ——— مادام نے بے اختیار پوچھا۔

"مادام ——— میں آپ کے حکم کے مطابق جیمس بروکر سے ملنے گیا۔ وہاں ابھی میں اس سے بات چیت کر رہا تھا کہ اچانک یہاں کے مشہور غنڈے مارٹن کنگ کی کال آئی۔ اس نے کسی شخص فیروز کا ذکر کیا کہ وہ ہمارے گینگ میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو جانتا ہے۔ اس پر میں کھٹک گیا۔ چنانچہ میرے اشارے پر جیمس نے اس شخص کو بلوا لیا۔

وہ شخص جب ہمارے پاس پہنچا تو اس کے چلنے کا انداز جانا پہچانا معلوم ہو رہا تھا۔ بہرحال میں اور جیمس اسے کمرے میں لے آئے اور اس سے پوچھ گچھ شروع کر دی۔ وہ قدرے گھبرا گیا۔ ابھی ہماری پوچھ گچھ جاری تھی کہ اچانک وہ اٹھ کر ٹوائلٹ میں گھس گیا جس پر میرا شک پختہ ہو گیا میں نے اپنے شک کا اظہار جب جیمس سے کیا تو اس نے تیزی سے اٹھ کر ایک مشین کا بٹن آن کر دیا۔ وہ چونکہ مافیا سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے پورے اپارٹمنٹ میں خفیہ ٹرانسمیٹر کا جال بچھایا ہوا ہے۔ اس طرح ہم ٹوائلٹ میں ہونے والی گفتگو سے آگاہ ہو گئے ——— وہاں پرنس نے کسی کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال موصول کی مجھے افسوس ہے کہ کال کا آخری حصہ سنا جا سکا جس کا فقرہ یہ تھا کہ بارٹلے کی نگرانی کی جائے۔ وہ خطرناک شخص ہے ——— بہرحال میرے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ چنانچہ میرے کہنے پر جیمس نے کی ہول سے زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس اندر داخل کی اور پرنس بے ہوش ہو کر دروازے میں ہی گر گیا" ——— مارکس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کس طرح پتہ چلا کہ وہ پرنس ہے ——— کیا اس نے زبان کھول دی" ——— مادام نے پوچھا۔

"نہیں مادام ——— وہ تو اب تک مسلسل بے ہوش ہے ——— بعد میں میں نے اسے طویل بیہوشی کا انجکشن لگا دیا تھا۔ کیونکہ وہ انتہائی خطرناک شخص تھا اور خدشہ تھا کہ ہوش میں آنے کے بعد وہ ہمارے ہاتھوں سے نکل نہ جائے" ——— مارکس نے جواب دیا۔

"تو پھر" ——— مادام نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"مادام ——— جب پرنس کو بے ہوش کر دیا گیا تو میں نے اس کا میک اپ

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

چیک کیا۔ پہلے تو ہم نے ہر ممکن کوشش کر لی مگر میک اپ صاف نہ ہوا مگر آپ مارکس کی صلاحیتوں کو جانتی ہیں ——— میں مسلسل کوشش میں لگا رہا اور آخر کار ڈی پلاٹو ایف ۳۶ فارمولا جب استعمال کیا گیا تو میک اپ صاف ہو گیا اور پرنس کی اصل شکل سامنے آ گئی" ——— مارکس نے جواب دیا۔

" اوہ ——— تو اس طرح پرنس یا عمران کا پتہ چلا" ——— مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ——— میک اپ صاف کرنے میں تین گھنٹے لگ گئے ——— جب میک اپ صاف ہو گیا تو پھر میں بے ہوشی کے عالم میں ہی اسے یہاں لے آیا ہوں ——— اب وہ نیچے تہہ خانے میں موجود ہے" ——— مارکس نے جواب دیا۔

" اوہ ——— وہ کب ہوش میں آئے گا" ——— مادام نے پوچھا۔

" ابھی اسے ہوش میں آنے کے لئے ایک گھنٹہ مزید چاہیئے" ——— مارکس نے جواب دیا۔

" چلو ٹھیک ہے ——— ایک گھنٹے بعد اس سے بھی بات ہو جائے گی۔ ویسے میں نے بھی ایک داؤ کھیلا ہے ——— اور میں اس میں کامیاب بھی رہی ہوں یہ دیکھو" ——— مادام نے میز کی دراز سے ایک لفافہ نکال کر مارکس کے سامنے ڈال دیا۔

مارکس نے لفافہ کھول کر اس میں سے تصویریں نکال لیں اور انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

" یہ بوڑھا کون ہے مادام" ——— مارکس نے پوچھا۔

" یہ وزارت خارجہ کا سیکرٹری سر سلطان ہے ——— سیکرٹ سروس کا سرکاری انچارج" ——— مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا داؤ ہے ——— سیکرٹ سروس کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ہم اس سے بھی اپنے مشن کے متعلق فائدے اٹھا سکتے ہیں" ——— مارکس نے جواب دیا۔

" ہاں ——— کافی فائدے اٹھائے جا سکتے ہیں ——— پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ مس شوگی کو یہ تصویریں دے کر سر سلطان کے پاس بھیجوں گی مگر مس شوگی سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی بارٹلے بھی ——— اس لئے میں نے یہ پروگرام ختم کر دیا ہے ——— اب میرا خیال ہے کہ تم خود یہ تصویریں لے کر سر سلطان کے پاس جاؤ" ——— مادام نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ——— میں بات کر لوں گا" ——— مارکس نے حامی بھرتے ہوئے کہا اور مادام نے لفافہ دوبارہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔

" میں چاہتی ہوں کہ سیکرٹ سروس کا مسئلہ جلد از جلد نپٹ جائے تاکہ ہم اپنے اصل مشن پر کام شروع کر سکیں ——— یہ پہلا موقع ہے کہ ہم اصل مشن کی بجائے فضول جھگڑوں میں پڑ گئے ہیں" ——— مادام نے کہا۔

" یہ سب کچھ مس شوگی کی وجہ سے ہوا ہے مادام ——— ورنہ جس انداز میں کام ہو رہا تھا اب تک ہم کامیاب بھی ہو چکے ہوتے" ——— مارکس نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

" ہاں ——— مگر حالات کے پلٹنے کی کسے خبر ہوتی ہے ——— بہرحال اب میں اس مسئلے کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتی ہوں" ——— مادام نے کہا۔

" پہلے تو مجھے یقین ہے کہ میں پرنس کی زبان کھلوا لوں گا ——— اس طرح ہمیں سیکرٹ سروس کے متعلق تفصیلات کا علم ہو جائے گا اور ہم بارٹلے اور اس کے ساتھیوں کی مدد سے ان کا خاتمہ کر دیں گے ——— بفرض محال اگر پرنس نے زبان نہ کھولی تو پھر آپ والا ترپ کا پتا تو ہمارے پاس ہے ہی" ——— مارکس نے جواب دیا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"ٹھیک ہے ـــــ تم جا کر پرنس کو چیک کرو جیسے ہی اسے ہوش آئے مجھے مطلع کر دینا ـــــ میں خود وہاں آؤں گی" ـــــ مادام نے کہا۔

"بہتر مادام ـــــ ویسے مجھے یقین ہے کہ میں پرنس کی زبان کھلوانے میں کامیاب ہو جاؤں گا" ـــــ مارکس نے کہا اور پھر وہ اٹھ کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سیکرٹ سروس کے ممبران آجکل دربدر ہوئے پھر رہے تھے۔ ایکسٹو نے ان سب کو مختلف ہوٹلوں میں مختلف میک اپ میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اور کیپٹن شکیل عام غنڈے کے میک اپ میں آجکل ہوٹل ڈان میں ڈیرہ ڈالے ہوئے تھا۔ جس وقت عمران فیروز کے روپ میں ہوٹل ڈان میں داخل ہوا تھا اس وقت کیپٹن شکیل ہوٹل کے ہال میں موجود تھا۔ پہلے تو وہ عمران کو نہ پہچان سکا۔ کیونکہ عمران بالکل نئے میک اپ میں تھا۔ مگر جب عمران کی ویٹروں کے ساتھ لڑائی ہوئی تو وہ عمران کا انداز پہچان گیا۔ مگر وہ اطمینان سے ہال میں بیٹھا رہا اور اس نے اس بات میں کوئی دخل نہ دیا۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کی تربیت ہی اس انداز میں کی گئی تھی کہ وہ بغیر کسی خاص ضرورت کے کسی بھی بات میں دخل نہ دیتے تھے۔

جب عمران، مارکس اور جیمس کے ساتھ لفٹ پر سوار ہو کر اوپر چلا گیا اور ہال میں پھیلی ہوئی ابتری دور ہو گئی تو کیپٹن شکیل تیزی سے گیلری کی طرف بڑھا۔ جہاں ٹیلیفون بوتھ موجود تھا۔ وہ ایکسٹو کو اس بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ سکے ڈال کر اس نے جیسے ہی نمبر گھمایا دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"کیپٹن شکیل سپیکنگ" ـــــ کیپٹن شکیل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر ـــــ میں ہوٹل ڈان سے کال کر رہا ہوں ـــــ ابھی ابھی عمران ایک غنڈے کے میک اپ میں یہاں آیا ہے۔ یہاں اس کی ویٹروں سے بھرپور جنگ ہوئی ہے اور اب وہ ایک شخص جیمس کے ساتھ اوپر اس کے کمرے میں گیا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران" ـــــ ایکسٹو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جی ہاں ـــــ میں نے اسے اس کے لڑنے کے انداز سے پہچانا ہے" کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ جیمس کون ہے ـــــ جس سے عمران ملنے گیا ہے" ـــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"مجھے اس کے بارے میں زیادہ معلومات تو نہیں ہیں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ وہ زیر زمین سرگرمیوں میں ملوث ہے ـــــ یہیں ہوٹل ڈان کی تیسری منزل پر رہتا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اچھا ـــــ ایسا کرو جب عمران چلا جائے تو اس جیمس کے متعلق مکمل تفصیلات حاصل کر کے مجھے رپورٹ کرو" ـــــ ایکسٹو نے اسے ہدایت کی۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI.

"بہتر جناب" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ میں تمہاری رپورٹ کا انتظار کروں گا" ـــــ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

رابطہ ختم ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے تیزی سے رسیور ہک پر ڈالا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل آیا۔

فون بوتھ سے باہر نکل کر وہ سیدھا اس راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے یہاں آتے ہی ایک ویٹر سے دوستی لگالی تھی اور اس کا ایک ایسا کام بھی کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان تھا۔ اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ ویٹر جیمس کے متعلق اسے تفصیلات بتا سکے گا۔

ویٹروں کا کمرہ اس راہداری کے آخر میں تھا۔ وہ سیدھا اس کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا۔ ایک ویٹر باہر آیا۔

"سنو" ـــــ رچرڈ اس وقت کہاں ملے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس ویٹر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"رچرڈ ویٹر" ـــــ ویٹر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"ہاں ویٹر ـــــ مجھے اس سے ضروری کام ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر کوئی لڑکی چاہیئے تو مجھے بتاؤ ـــــ میرے پاس رچرڈ سے زیادہ اچھا مال ہے" ـــــ ویٹر نے کیپٹن شکیل کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ بات نہیں ـــــ ایک ذاتی کام ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ یہ بات دوسری ہے ـــــ اس کی ڈیوٹی شروع ہونے میں ابھی دیر تھی مگر اس کم بخت نے پانچ ویٹروں کو ناکارہ کر دیا ہے۔ اس لئے منیجر نے فوری طور پر ہمیں بلا لیا ہے ـــــ رچرڈ بھی بس ابھی پہنچنے ہی والا ہوگا" ویٹر نے کہا۔

"اوہ ـــــ اچھا ـــــ میں اس کا انتظار کر لیتا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

پھر جیسے ہی وہ ہال میں پہنچا اس نے رچرڈ کو مین گیٹ میں داخل ہوتے دیکھا۔ وہ سادہ لباس میں تھا اور اس کا رخ راہداری کی طرف تھا۔ ظاہر ہے اس نے اپنے کمرے میں جا کر یونیفارم پہننی تھی۔

"ارے ـــــ مسٹر سلطان ـــــ آپ یہاں کیسے گھوم رہے ہیں" ـــــ رچرڈ نے کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہی مسکرا کر پوچھا۔

"تمہیں پوچھتا پھر رہا تھا" ـــــ کیپٹن شکیل نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ خیریت ـــــ مجھ سے کیا کام پڑ گیا" ـــــ رچرڈ نے کہا۔ وہ دونوں اس راہداری میں چلتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"مجھے یہاں رہنے والے ایک شخص جیمس کے متعلق تفصیلات چاہئیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جیمس بروکر" ـــــ رچرڈ نے ٹھٹھک کر رکتے ہوئے کہا۔

"بروکر ہی ہوگا جو تیسری منزل کے دس نمبر کمرے میں رہتا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مسٹر سلطان ـــــ وہ انتہائی خطرناک شخص ہے ـــــ میرا مشورہ ہے کہ آپ اس کے چکر میں نہ پڑیں" ـــــ رچرڈ نے پریشان لہجے میں کہا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اسے چھوڑو ـــــ یہ میرا مسئلہ ہے ـــــ اگر تم اس کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہو تو مہربانی" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا ـــــ مسٹر سلطان ـــــ میں نے دوستی کا فرض ادا کر دیا کہ آپ کو آگاہ کر دیا ـــــ آپ کا مجھ پر احسان ہے اس لئے میں آپ کو تمام تفصیلات بتا دوں گا ـــــ مگر یہاں نہیں ـــــ آپ اپنے کمرے میں جائیں میں اسی منزل کی ڈیوٹی لے لیتا ہوں۔ پھر آپ کے کمرے میں آکر بتاؤں گا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ ذرا جلدی آنا ـــــ میں انتظار کر رہا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیب سے پچاس کا نوٹ نکال کر رچرڈ کی جیب میں گھسیڑ دیا۔

"ارے ـــــ ارے ـــــ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔ مجھے شرمندہ کرتے ہیں" رچرڈ نے نوٹ واپس نکالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ـــــ اسے رکھو۔ میں اپنی خوشی سے دے رہا ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ لفٹ کے ذریعے ہوٹل کی آٹھویں منزل میں اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔ رچرڈ نے جس انداز میں جیمس بروکر کے متعلق بات کی تھی اس لحاظ سے اسے یقین تھا کہ کوئی چونکا دینے والا ہی انکشاف ہوگا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ ـــــ دروازہ کھلا ہوا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے بلند آواز سے کہا اور رچرڈ دروازہ کھول کر اندر آگیا۔ اس نے بڑے محتاط انداز میں دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔

"سلطان صاحب ـــــ میں آپ کو بتا تو دیتا ہوں مگر یہ خیال رہے کہ میرا نام کہیں نہ آئے ورنہ میری موت یقینی ہو جائے گی" ـــــ رچرڈ نے خوفزدہ انداز میں کیپٹن شکیل کے قریب آتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ انتہائی سرگوشیانہ تھا۔

"تم بے فکر رہو رچرڈ" ـــــ کیپٹن شکیل نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"جیمس بروکر بدنام زمانہ تنظیم مافیا کا مقامی سربراہ ہے" ـــــ رچرڈ نے انکشاف کیا اور کیپٹن شکیل بھی اس انکشاف پر بری طرح اچھل پڑا۔ اس کے ذہن کے کسی گوشے میں ایسی بات کا تصور تک نہ تھا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو" ـــــ کیپٹن شکیل نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جناب ـــــ اس ہوٹل میں مجھے ہی صرف اس بات کا علم ہے اور مجھے بھی بس اتفاق سے اس بات کا علم ہو گیا۔ یہ انتہائی خطرناک تنظیم ہے ـــــ اگر جیمس کو پتہ چل گیا کہ مجھے اس کی اصلیت کا علم ہے تو وہ یقیناً مجھے مچھر کی طرح مسل دے گا" ـــــ رچرڈ نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم بے فکر رہو ـــــ تمہارا نام نہ آئے گا ـــــ مگر کیا یہ کمرہ ہی اس کا ہیڈ کوارٹر ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں ـــــ اور اس میں اس نے بڑے خفیہ انتظامات کر رکھے ہیں۔ کمرے سے نکلنے کے لئے اس نے ایک ایسا مخصوص راستہ بنایا ہوا ہے جو عقبی گلی میں نکلتا ہے ـــــ اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ ہوٹل بھی مافیا کی ملکیت

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے" ـــــ رچرڈ نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــــ واقعی دلچسپ بات ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ اس چکر میں نہ پڑیں سلطان صاحب ـــــ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں ـــــ انسان کو مکھی سے بھی زیادہ اہمیت نہیں دیتے" ـــــ رچرڈ نے ایک بار پھر مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ میں تو اپنے ایک دوست کے بارے میں فکرمند تھا ـــــ آج میں نے اسے جیمس سے ملتے ہوئے دیکھا۔ وہ اس کے ساتھ اس کے کمرے میں گیا تھا" ـــــ کیپٹن شکیل نے ٹالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ تو پھر آپ اس دوست سے دور رہیں ـــــ یہ میرا مشورہ ہے ـــــ اچھا مجھے اجازت ـــــ آج میری ڈیوٹی جیمس نے منیجر والی منزل پر لگائی ہے ـــــ میں صرف آپ کو تفصیلات بتانے آگیا تھا ایسا نہ ہو کہ جیمس مجھے طلب کرے اور میں نہ پہنچوں تو پھر میری خیر نہیں" ـــــ رچرڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو رچرڈ ـــــ ایک اور احسان کر دو مجھ پر ـــــ ذرا جیمس کے کمرے میں سن گن لو کہ میرا دوست وہاں کیا کر رہا ہے ـــــ وہ ایک غنڈے کے روپ میں ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اچھا ـــــ میں دیکھتا ہوں ـــــ اگر آپ کا دوست وہاں موجود ہوا تو میں آپ کو کچھ بتا سکوں گا ـــــ آپ میرا انتظار کریں" ـــــ رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

کیپٹن شکیل سوچ رہا تھا کہ آخر عمران غنڈے کے روپ میں مافیا کے سربراہ سے ملنے کیوں آیا ہے جبکہ ایکسٹو کو بھی جیمس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

بہرحال وہ خود مداخلت نہیں کرنا چاہتا تھا۔ ایکسٹو نے اس کے ذمہ جو کام لگایا تھا اس نے کر لیا تھا۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ عمران کے متعلق رپورٹ مل جائے تو پھر وہ ایکسٹو سے رابطہ قائم کرے۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ مزید اسے انتظار کرنا پڑا۔ پھر رچرڈ اندر داخل ہوا۔ مگر اس کا چہرہ دیکھتے ہی کیپٹن شکیل چونک کر کھڑا ہو گیا۔

"سلطان صاحب آپ کا دوست مصیبت میں ہے۔ جیمس بروکر اور اس کے ساتھی نے اسے بے ہوش کر دیا ہے اور وہ اس کا میک اپ صاف کر رہے ہیں" ـــــ رچرڈ نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"ارے ـــــ وہ کیسے ـــــ تمہیں کیسے پتہ چلا" ـــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس طرح پتہ چلا کہ جیمس نے مجھے بلا کر ایک دوا لانے کے لئے بھیجا۔ مگر اس نے مجھے دروازہ میں ہی کھڑا کر کے وہ کاغذ دیا تھا جس پر دوا لکھی ہوئی تھی۔ مگر میری نظریں فرش پر پڑے ہوئے تمہارے دوست پر پڑ گئیں۔ دوسرا آدمی تولئے سے تمہارے دوست کا منہ رگڑ رہا تھا۔ میں جب دوا لینے میڈیکل سٹور پر پہنچا تو میڈیکل سٹور والے نے مذاقاً مجھے کہا کہ تمہارے کسی گاہک کو میک اپ اتارنا پڑ گیا ہے۔ تبھی یہ دوا منگوائی ہے" ـــــ رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ـــــ وہ دوا تم نے کب لا کر دی ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"دس منٹ ہوئے ہیں ـــــ دوا لانے کے بعد مجھے ایک اور گاہک کو سرو کرنا پڑ گیا۔ اب میں فرصت ملتے ہی تمہارے پاس دوڑا آیا ہوں" رچرڈ نے کہا۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اچھا ـــــ یہ بتاؤ کہ جیمس کے دروازے کا عقبی دروازہ کہاں سے نکلتا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل کی عقبی گلی میں سڑک کے قریب دروازہ ہے" ـــــ رچرڈ نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے چلتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔

رچرڈ کے جانے کے بعد کیپٹن شکیل اٹھا۔ اس نے الماری کھول کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور جیب میں ڈال لیا۔ اور پھر خود تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ اس کی اپنی کار پارکنگ میں موجود تھی۔ اسے اندازہ تھا کہ عمران کو وہ اسی عقبی سمت سے ہی نکال کر لے جائیں گے۔ اس لئے اس نے براہ راست مداخلت کرنے کی بجائے نگرانی کرنی ہی مناسب سمجھی۔ وہ تیزی سے لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچا اور پھر مین گیٹ سے ہوتا ہوا سیدھا پارکنگ میں پہنچا۔ پارکنگ میں اس کی کار موجود تھی۔

چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھا کمپاؤنڈ گیٹ سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل کی عقبی سمت میں آگیا۔ اس نے کار ایک ایسی جگہ روکی جہاں سے وہ عقبی گلی پر نظر رکھ سکتا تھا۔

ابھی اسے وہاں پہنچے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اس نے ایک سیاہ رنگ کی لیموسین کار عقبی گلی میں داخل ہوتے دیکھی۔ وہ کار ہوٹل کے عقبی دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہوگئی۔

کیپٹن شکیل اندھیرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس لئے اس کے چیک ہونے کا خدشہ نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے دروازہ کھلتے ہوئے دیکھا اور پھر اس نے دروازے میں سے ایک آدمی کو باہر نکلتے دیکھا اس نے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی کو اٹھایا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ عمران کاندھے پر لدا ہوا ہے۔ عمران سمیت

وہ آدمی تیزی سے کار کی پچھلی نشست پر سوار ہوگیا۔ اور دوسرے لمحے کار تیزی سے بیک ہوئی اور پھر شمال کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

مناسب فاصلہ دے کر کیپٹن شکیل نے اس کا تعاقب شروع کر دیا۔ وہ اس بارے میں خاصا محتاط تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار گلریز کالونی میں داخل ہوگئی اور پھر کار ایک کوٹھی کے گیٹ پر رک گئی۔ ڈرائیور نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن دبایا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ کار وہیں رکی رہی البتہ وہی آدمی عمران کو کاندھے پر لادے پھاٹک کے اندر داخل ہوگیا۔ اور پھاٹک بند ہوتے ہی کار والا واپس چلا گیا۔

کیپٹن شکیل چند لمحے وہیں رکا رہا اور پھر اس نے کار موڑی اور کالونی کی مین مارکیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب وہ جلد از جلد ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ مین مارکیٹ میں اسے ایک فون بوتھ نظر آگیا اور کیپٹن شکیل نے کار روکی اور نیچے اتر کر سیدھا فون بوتھ میں داخل ہوگیا۔

"کیپٹن شکیل سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یس ـــــ کیا رپورٹ ہے" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"سر ـــــ وہ جیمس بروکر مافیا کا مقامی سربراہ ہے۔ اور مزید یہ کہ عمران کو اس نے بے ہوش کر دیا اور پھر اس کا میک اپ اتار کر اسی بیہوشی کے عالم میں اسے وہاں سے نکال کر لے گئے ـــــ میں نے ان کا تعاقب کیا تو عمران کو گلریز کالونی کی کوٹھی نمبر چالیس میں لے جایا گیا ہے۔ عمران ابھی تک وہیں ہے" کیپٹن شکیل نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

"اوہ ـــــ اس کا مطلب ہے عمران خطرے میں ہے" ـــــ ایکسٹو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"معلوم تو ایسا ہی ہو رہا ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا عمران کو لے جانے والا جیمس ہی تھا" ـــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"نہیں جناب ـــــ جیمس کو تو میں اچھی طرح پہچانتا ہوں ـــــ یہ کوئی اور شخص تھا" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تم اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہو" ـــــ ایکسٹو نے پوچھا۔

"میں گلریز کالونی کی مین مارکیٹ میں موجود ہوں" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تم وہیں رکو ـــــ میں دوسرے ممبران کو بھیج رہا ہوں ـــــ تم میں سے ایک کوٹھی کے اندر داخل ہو اور حالات کا اندازہ کرے۔ اگر عمران کو ضرورت ہو تو پھر کوٹھی پر ریڈ کر دیا جائے ورنہ نہیں" ـــــ ایکسٹو نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"تمہارے پاس بی فائیو ٹرانسمیٹر تو ہے نا" ـــــ ایکسٹو نے جواب دیا۔

"جی ہاں جناب" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ تم وہیں انتظار کرو ـــــ باقی لوگ ابھی وہاں پہنچ جاتے ہیں" ـــــ ایکسٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کیپٹن شکیل نے رسیور ہک میں لٹکایا اور پھر فون بوتھ سے باہر نکل کر کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک کمرے میں موجود پایا۔ اس کا جسم چمڑے کی مضبوط بیلٹوں کے ذریعے ایک بڑی سی کرسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا۔ بیلٹیں کچھ اس انداز میں باندھی گئی تھیں کہ عمران کے لئے حرکت کرنا ہی ممکن نہ تھا۔ صرف وہ اپنے سر کو حرکت دے سکتا تھا۔

کمرہ ہر قسم کے ساز و سامان سے خالی تھا اور اس کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ وہ کوئی تہہ خانہ ہے۔ اس کا ایک ہی دروازہ تھا اور اوپر چھت کے قریب ایک روشندان تھا جس پر مضبوط سی جالی لگی ہوئی تھی۔ کمرے کی چھت کے درمیان ایک بلب جل رہا تھا ابھی وہ کمرے کا جائزہ لے رہا تھا کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس میں سے مارکس داخل ہوا۔

"تمہیں ہوش آ گیا پرنس" ـــــ مارکس نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"کہاں ہوش آیا ہے ـــــ ہوش آ جاتا تو اس عالم میں بندھا ہوا نہ ہوتا۔ اور تم سناؤ کیا حال چال ہیں ـــــ تمہاری مادام دی کا کیا حال ہے۔ سنا ہے بڑی چھمک چھلو قسم کی عورت ہے۔ یار اسے بلا لو۔ شاید اسے دیکھ کر مجھے ہوش آ جائے" ـــــ عمران کی زبان قینچی کی طرح چلنے لگی۔

"ہوں ـــــ اس کا مطلب ہے تم ہمارے متعلق کافی کچھ جان گئے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

ہو"۔۔۔ مارکس نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں جان گیا ہوں ۔۔۔ بس تم سے تعارف ہوا ہے مسٹر مارکس"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بڑا اطمینان تھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تمہاری آخری خواہش ابھی پوری ہو جاتی ہے ۔۔۔ میں مادام کو بھیجتا ہوں"۔۔۔ مارکس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ دروازہ اس نے باہر سے بند کر دیا۔

عمران نے اس کے جاتے ہی اپنے ہاتھوں کو حرکت دینی شروع کر دی۔ وہ اپنے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں کو استعمال میں لانا چاہتا تھا۔ مگر جلد ہی اس پر انکشاف ہوا کہ اس کے ناخنوں کے نیچے چھپے ہوئے بلیڈ غائب ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کی بڑی باریک بینی سے تلاشی لی گئی ہے۔ پہلی بار اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات پیدا ہوئے۔ کیونکہ اب ان بلیڈوں سے چھٹکارا پانا ایک مسئلہ بن گیا تھا۔ وہ ابھی اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک نوجوان اور پرشباب دوشیزہ اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر لباس نہ ہونے کے برابر تھا۔ چہرے سے تو یہی معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایک سیدھی سادی سوسائٹی گرل قسم کی عورت ہے مگر اس کی آنکھوں سے جھانکتی ہوئی سفاکی اور سرد مہری اس کی اصلیت کا پتہ دے رہی تھی۔ مارکس اس کے پیچھے تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی مادام دی ہے۔ بین الاقوامی مجرموں کی تنظیم دی گینگ کی موجودہ سربراہ۔

"ہوں ۔۔۔ تو یہ پرنس ہے" ۔۔۔ مادام نے آگے بڑھتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔۔۔ اور یہ ہمارے متعلق بہت کچھ جانتا ہے"۔۔۔ مارکس نے کہا۔ اس کا لہجہ قدرے مؤدبانہ تھا۔

"کوئی حرج نہیں ۔۔۔ اب اس نے قبر میں ہی جانا ہے ۔۔۔ وہاں جا کر فرشتوں کو بے شک ہمارے متعلق بتا دے"۔۔۔ مادام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تم ساتھ دو مادام دی تو میں قبر میں جانے کے لئے بھی تیار ہوں واہ ۔۔۔ واہ ۔۔۔ وہاں ہم دونوں ہوں گے اور کوئی ڈسٹرب کرنے والا نہ ہوگا"۔۔۔ عمران نے زبان کھولی۔

"خاصے جیالے ہو ۔۔۔ مارکس مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہیں ہے ۔۔۔ بس دو چار سوال پوچھ لو اور پھر اس کی چھٹی کراؤ"۔۔۔ مادام نے ایک طرف ہٹتے ہوئے سرد لہجے میں مارکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر مادام"۔۔۔ مارکس نے دو قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ اس بجو کو سوال پوچھنے کے لئے کیوں کہہ رہی ہو۔ تم پوچھو تو میں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرے لمحے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا اور کمرہ چٹاخ کی آواز سے گونج اٹھا۔ مارکس نے اپنے آپ کو بجو کہنے کا انتقام فوری لے لیا تھا۔

"بکواس کرتے ہو ۔۔۔ میں تمہاری بوٹی بوٹی علیحدہ کر دوں گا"۔ مارکس نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہو ۔۔۔ میرے خیال میں خاصے عرصے سے قصائی کا کام کر رہے ہو"۔

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ البتہ اس کے چہرے پر مارکس کی پانچوں انگلیاں اپنا نشان چھوڑ گئی تھیں۔

" سنو پرنسس ـــــ میں وقت ضائع کرنے کی عادی نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے ـــــ ہماری تنظیم کا یہ رویہ ہے کہ وہ کسی سے الجھے بغیر اپنا مشن مکمل کرتی ہے ـــــ مگر تمہاری اور سیکرٹ سروس کی بدقسمتی کہ وہ خواہ مخواہ درمیان میں کود پڑی۔ اس لئے اب تمہارا اور سیکرٹ سروس کا خاتمہ ضروری ہو چکا ہے ـــــ اس لئے بہتر یہی ہے کہ مرنے سے پہلے خواہ مخواہ کا تشدد برداشت نہ کرو اور سیکرٹ سروس کے متعلق تمام تفصیلات بتا دو" ـــــ مادام نے مارکس کو ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔

" اگر تم یہ جانتی ہو کہ میرا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر مجھ سے کچھ پوچھنا تمہاری حماقت ہے ـــــ ویسے اتنا بتا دوں کہ میرا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" ـــــ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہارے جھوٹ بولنے سے ہماری معلومات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ہمارے پاس وہ فلم موجود ہے جس میں تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں جاتے ہوئے اور انچارج سے باتیں کرتے ہوئے صاف دکھائی دیتے ہو۔ اور یوں تو ہم نے سیکرٹ سروس کے سربراہ اور تمام ممبران کو قابو کر لیا تھا۔ مگر بس اتفاق تھا کہ وہ نکل گئے" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

" مادام ـــــ یہ اس طرح نہ مانے گا ـــــ یہ لوگ ڈھیٹوں کی اعلیٰ نسل ہوتے ہیں ـــــ آپ دیکھیں کہ میں کس طرح اسے بولنے پر مجبور کرتا ہوں"۔

" ٹھہرو مارکس ـــــ خواہ مخواہ کا وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہم اپنے پتے اسے دکھا دیتے ہیں ـــــ اگر یہ نہیں بتائے گا تو ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا" ـــــ مادام نے کہا اور پھر اس نے بلاؤز میں ہاتھ ڈال کر ایک لفافہ باہر نکالا اور پھر اس میں سے ایک تصویر نکال کر عمران کی نظروں کے سامنے کر دی۔

" اسے غور سے دیکھو ـــــ یہ سیکرٹ سروس کا انچارج سر سلطان ہے جس کے پاس پوری سیکرٹ سروس کی فائل ہے" ـــــ مادام نے بڑے فاتحانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے باقی تین تصویریں بھی ایک ایک کر کے عمران کو دکھا دیں ـــــ اس کے بعد اس نے تصویریں لفافے میں ڈالیں اور لفافہ دوبارہ بلاؤز میں رکھ لیا۔

" تو یہ تھا تمہارا وہ مخصوص حربہ جس کی بناء پر تم سوچ رہی تھیں کہ تم سر سلطان کو بلیک میل کر لو گی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تو کیا ایسا نہیں ہو گا ـــــ سر سلطان کے پاس میری بات ماننے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں ہے" ـــــ مادام نے جواب دیا۔

" یہ تمہاری بھول ہے ـــــ جیسے ہی یہ تصویریں سر سلطان کے پاس پہنچیں گی وہ خودکشی کر لیں گے ـــــ ان کا ٹائپ ہی اس قسم کا ہے۔ اور تمہارا یہ حربہ ناکام ہو جائے گا" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" میں اسے خودکشی کرنے کا موقع ہی نہیں دوں گا اور اگر اس نے ایسا کرنے کی کوشش کی تو میں اسے اغوا کر لوں گی اور پھر اسے زبان کھولنی پڑے گی" مادام نے کہا۔

" میں تو سمجھتا تھا کہ وی گینگ کی سربراہ کوئی سمجھدار عورت ہو گی مگر اب

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

معلوم ہو رہا ہے کہ تم اس معاملے میں بالکل اناڑی ہو ـــــ مجھے افسوس ہے کہ تم بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو ـــــ بچگانہ خوش فہمی میں مبتلا ہو" ـــــ عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں پتھریلا پن نمایاں تھا۔

" ہوں ـــــ تم واقعی ڈھیٹوں کی اعلیٰ نسل سے ہو ـــــ اچھا مارکس تم اپنا کام شروع کر دو ـــــ میں نے سوچا تھا کہ اتنا خوبصورت جسم مرنے سے پہلے داغدار نہ ہو ـــــ مگر یہ تو پیٹھ پر ہاتھ ہی نہیں رکھنے دیتا" ـــــ مادام نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" پیٹھ پر ہاتھ بیشک رکھ لو۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا ـــــ مگر یہ بتا دوں کہ تمہارا انجام قریب آ گیا ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح ٹھوس لہجے میں کہا۔

" ابھی پتہ چل جاتا ہے کہ کس کا انجام قریب ہے" ـــــ مارکس نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جیب سے ایک بڑا سا چاقو نکالا اور اسے ایک جھٹکے سے کھول لیا۔ اب وہ چاقو ہاتھ میں لئے قدم بہ قدم عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

عمران کے چہرے پر وہی اطمینان تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ کوئی فلم دیکھ رہا ہو

اور جیسے ہی مارکس عمران کے قریب پہنچا۔ اس کا چاقو والا ہاتھ فضا میں بلند ہوا۔ اسی لمحے عمران نے دونوں پاؤں پر زور دیا اور ایک جھٹکے سے کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا اور مارکس کا ہاتھ ہوا میں ہی لہرا کر رہ گیا۔ نیچے گرتے ہی عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی۔ اور اب اس کا جسم زمین پر تھا اور اس کے پورے جسم کو کرسی نے ڈھانپ لیا تھا۔

مارکس نے آگے بڑھ کر کرسی کو سیدھا کرنا ہی چاہا تھا کہ عمران کے بندھے ہوئے ہاتھوں میں مارکس کی ٹانگ آ گئی اور پھر عمران نے کرسی سمیت ہی تیزی سے کروٹ بدلی اور مارکس لڑکھڑا کر فرش پر گر گیا۔ چاقو اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا تھا۔ مارکس کے نیچے گرتے ہی عمران نے ایک بار اپنے جسم کو جھٹکا دیا اور وہ کرسی سمیت مارکس کے اوپر تھا۔ دوسرے لمحے عمران نے سر کی بھرپور ٹکر مارکس کے سر پر رسید کر دی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ مارکس کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

مادام تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے ایک بیلٹ کو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا۔ اور عمران کرسی سمیت ایک طرف لڑھک گیا۔

مارکس بوجھ ہٹتے ہی اٹھ بیٹھا مگر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو پکڑ رکھا تھا۔ ادھر بیلٹ کو پکڑ کر کھینچنے سے بیلٹ ڈھیلی پڑ گئی۔ اور عمران نے اس سے پورا فائدہ اٹھایا۔

اس نے ڈھیلی بیلٹ سے اپنے دونوں ہاتھ باہر نکال لئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ عمران کی طرف متوجہ ہوتے۔ عمران نے پھرتی سے دوسری بیلٹ کو کھولنا شروع کر دیا۔

" مادام ـــــ مادام ـــــ وہ بیلٹ کھول رہا ہے" ـــــ مارکس کی نظر پڑ گئی تو وہ چیخ پڑا۔

مادام سانپ کی سی تیزی سے پلٹی اور پھر اس نے لپک کر فرش پر پڑا ہوا چاقو اٹھا لیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکل رہے تھے۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ فضا میں لہرایا۔ وہ شاید دور سے ہی عمران کے دل میں چاقو مارنا چاہتی تھی مگر اس سے پہلے کہ چاقو اس کے ہاتھ سے نکلتا۔ کمرہ

www.urdufans,com

Scanned & PDF Copy By RFI

ایک فائر کی آواز سے گونج اُٹھا۔ اور چاقو مادام کے ہاتھ سے نکلتا چلا گیا اور مادام چیخ کر نیچے بیٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا۔

"خبردار ـــــ اگر کسی نے حرکت کی تو دوسری گولی دل میں ترازو ہو جائے گی" ـــــ کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ وہ دروازے میں ریوالور لئے کھڑا تھا۔

مارکس ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور مادام بھی۔ اور دوسرا لمحہ کیپٹن شکیل پر بھی بھاری پڑا ـــــ کیونکہ مارکس کے ہاتھ سے ایک چھوٹا سا خنجر گولی کی طرح نکلا اور سیدھا کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔

کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے نیچے ہوا۔ مگر خنجر اس کے شانے میں جا لگا۔ اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اسی لمحے مارکس نے اس پر چھلانگ لگا دیا اور وہ کیپٹن شکیل کو لیتا ہوا دروازے سے باہر جا گرا۔ مگر دوسرے لمحے وہ ہوا میں اڑتا ہوا واپس کمرے میں آیا اور اتفاق سے دروازے کی طرف بڑھتی ہوئی مادام سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر ڈھیر ہو گئے۔

کیپٹن شکیل نے نیچے گرتے ہی مارکس کو اپنے دونوں پیروں کی مدد سے واپس اچھال دیا۔ دوسرے لمحے کیپٹن شکیل تیزی سے اندر آیا۔

اس کے شانے سے خون بہہ رہا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ میں وہی خنجر تھا اس نے شاید اسے اپنے شانے سے کھینچ لیا تھا۔ مارکس نیچے گرتے ہی اچھل کر اٹھا۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس کے حلق سے ایک تیز چیخ نکل گئی۔ خنجر ٹھیک اس کے دل پر پڑا تھا۔

اسی لمحے مادام اپنی جگہ سے اچھلی اور چھلانگ لگا کر اس طرف بڑھی جدھر

کیپٹن شکیل کا ریوالور موجود تھا۔ مگر اتنی دیر میں عمران اپنے آپ کو آزاد کرا چکا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی مادام ریوالور اٹھا کر مڑی۔ عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور وہ اسے رگیدتا ہوا دیوار سے جا ٹکرایا۔

مادام نے انتہائی پھرتی سے ریوالور کی نال عمران کے پیٹ میں گھسیڑ دی۔ مگر عمران کا جسم کسی بازیگر کی طرح مڑا اور مادام کسی گیند کی طرح اچھلتی ہوئی مارکس کے قریب فرش پر جا گری۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔ مگر مادام خاصی تیز تھی۔ نیچے گرتے ہی وہ اس طرح اچھل کر دوبارہ عمران سے آ ٹکرائی جیسے کسی گیند کو دیوار پر مارو تو وہ تیزی سے واپس آ جاتی ہے۔ اور عمران جو ریوالور اٹھانے کے لئے جھک رہا تھا۔ ایک جھٹکے سے فرش پر جا گرا۔

مادام نے بڑی پھرتی سے اپنی لات اس کے چہرے پر مارنی چاہی مگر عمران نے اپنی ہتھیلی پوری قوت سے اس کے پیٹ میں مار دی اور مادام کے حلق سے ایک چیخ نکل گئی۔ وہ جیسے ہی تکلیف کی شدت سے دوہری ہو کر پیچھے ہٹی۔ عمران کی بھرپور لات اس کی پسلیوں پر پڑی اور وہ الٹ کر نیچے فرش پر جا گری۔ چند لمحوں تک ہاتھ پیر مارنے کے بعد وہ ساکت ہو گئی۔

کیپٹن شکیل شانہ دبائے خاموش کھڑا تھا۔ مارکس مر چکا تھا۔ خنجر ٹھیک اس کے دل میں لگا تھا۔

"میں بروقت پہنچ گیا عمران صاحب" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں دوست ـــــ تم وقت پر نہیں پہنچے بلکہ بے وقت پہنچے ہو۔ بڑی مشکل سے تو میں نے راضی کیا تھا اسے شادی کے لئے کہ تم رقیب روسیاہ کی طرح ٹپک پڑے" ـــــ عمران نے مادام کی طرف بڑھتے ہوئے

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

کہا۔

دوسرے لمحے کیپٹن شکیل کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں جب اس نے عمران کا ہاتھ مادام کے بلاؤز کے اندر رینگتے ہوئے دیکھا۔

دوسرے لمحے عمران نے اپنا ہاتھ یوں کھینچ لیا جیسے اسے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو۔ مگر اب اس کے ہاتھ میں وہ لفافہ تھا جس میں سر سلطان کی تصویریں تھیں۔

"ارے ——— تم دیکھ رہے تھے ——— بے شرم کہیں کے، منہ دوسری طرف کر لینا تھا" ——— عمران نے پھرتی سے لفافہ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا ویسے اس کے چہرے پر شرماہٹ کے آثار ایسے آ رہے تھے جیسے کیپٹن شکیل اچانک عمران کی حجلہ عروسی میں گھس آیا ہو"

"مجھے کہنا تھا جناب ——— میں لفافہ نکال دیتا ——— آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی" ——— کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ——— تم تو بالکل ہی ڈھیٹ ہو گئے ہو ——— بلکہ بقول مارکس ڈھیٹوں کی اعلیٰ نسل سے تعلق رکھتے ہو" ——— عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے ——— اب میں کوٹھی سے باہر موجود ساتھیوں کو اطلاع دے دوں کہ اب مزید مداخلت کی ضرورت نہیں" ——— کیپٹن شکیل نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— تو پورا گینگ موجود ہے ——— مگر تم یہاں پہنچے کیسے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ایکسٹو نے بھیجا تھا ——— یہاں کوٹھی میں چار افراد موجود تھے۔ اتفاق سے میرا داؤ چل گیا اور میں نے چاروں کو لمبا کر دیا" ——— کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"تمہارے اس ایکسٹو کا بھی پتہ نہیں چلتا کہ اسے ہر بات کا بیٹھے بٹھائے کیسے علم ہو جاتا ہے ——— اب دیکھو نا میں نے سوچا تھا کہ اس سے بالا ہی بالا کیس حل کر ڈالوں مگر وہ عین موقع پر ٹپک پڑا" ——— عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں عمران سمیت سبھی ممبران موجود تھے۔ ایک دوسرے سے چھیڑ چھاڑ جاری تھی کہ دیوار کے ساتھ لگا ہوا مائیک آن ہو گیا اور سب خاموش ہو گئے۔

"سب ممبران موجود ہیں" ——— ایکسٹو کی مخصوص آواز ابھری۔

"یس باس" ——— جولیا نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— میں نے تم لوگوں کو یہاں اس لئے اکٹھا کیا ہے۔ تاکہ اس کیس کے متعلق بتا سکوں ——— بین الاقوامی مجرموں کی ایک تنظیم وی گینگ ہے جس کا ہمیشہ مشن ملکوں کا تختہ الٹنا ہے ——— اس گینگ کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بڑی خاموشی سے کام کرتی ہے اور صرف مخصوص سکیموں پر ہی عمل کر کے اپنا مشن کامیاب کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

یہ گینگ کبھی پکڑا ہی نہ جا سکا اور پکڑا جائے بھی کیسے۔ اس کا پتہ ہی اس وقت چلتا ہے جب یہ اپنا کام مکمل کر کے جا چکے ہوتے ہیں۔ بہرحال یہ گینگ ہمارے ملک میں آیا۔ اس کا مشن یہاں بھی موجودہ حکومت کا تختہ الٹنا تھا ہمارے ملک میں انہوں نے طلباء کو آلہ کار بنانے کا پروگرام بنایا اور خاموشی سے کام شروع کر دیا ——— ان کا مشن تھا کہ چوٹی کے طالب علم لیڈروں کو آلہ کار بنا کر ملک میں حکومت کے خلاف طلباء تحریک شروع کی جائے اور پھر پولیس کی وردیوں میں اس کے آدمی طلباء کو ہلاک کر دیتے۔ اس طرح یہ تحریک جذباتی رنگ اختیار کر جاتی اور آخری موقع پر یہ گینگ مداخلت کر کے حکومت پر اپنے حامیوں کا قبضہ کرا لیتی۔

اتفاق سے عمران تفریح کی تلاش میں یونیورسٹی جا نکلا اور وہاں اس نے داخلہ لے لیا۔ وہاں ان کی ایک ایجنٹ مس شوگی کام کر رہی تھی۔ مس شوگی کا پتہ چلا تو ایک طالب علم لیڈر راضی سامنے آگیا۔ اس گینگ کو عمران کی اصلیت کا علم ہو گیا تو انہوں نے شمشیر زنی کے مقابلہ میں ایک خوفناک زہر عمران کے جسم میں داخل کر دیا۔

بس یہ عمران کی خوش قسمتی تھی کہ وہ بچ گیا۔ اتنے میں اس گینگ نے جعلی نام استعمال کر کے سیکرٹ سروس کے تمام ممبروں کو ایک کوٹھی میں جمع کر کے بے ہوش کر دیا۔ میں چونکہ تم سب کا خیال رکھتا ہوں۔ اس لئے مجھے علم ہو گیا اور میں وہاں پہنچ گیا۔ تم سب لوگ تو بچ گئے البتہ مجرم ہاتھ سے نکل گئے۔

اتنے میں عمران نے ٹھیک ہو کر کام شروع کر دیا۔ اور ایک شخص بار ملے سامنے آیا۔ وہیں مس شوگی بھی نظروں میں آگئی اور مس شوگی کی وجہ سے تنظیم کا نمبر ٹو مارکس سامنے آگیا۔

عمران مارکس کے پیچھے لگ گیا اور مارکس اسے بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر لے گیا۔ کیپٹن شکیل کے ذریعے مجھے اس کا علم ہوا تو میں نے تم لوگوں کو وہاں بھیج دیا۔

مارکس تو وہاں مارا گیا البتہ گروہ کی سربراہ مادام وی ہتھے چڑھ گئی اور اس طرح پوری تنظیم سامنے آگئی اور اس طرح اس بین الاقوامی تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ بلکہ ہمارا ملک بھی اپنی تاریخ کے ایک خوفناک اور بدترین بحران میں پھنسنے سے بچ گیا۔

یہ تھیں اس کیس کے بارے میں موٹی موٹی باتیں ——— اب کوئی سوال" ایکسٹو نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب ——— اس لفافے میں کیا تھا جو عمران صاحب نے مادام وی کے بلاؤز سے نکالا تھا" ——— کیپٹن شکیل نے اچانک پوچھا۔

"لفافہ ——— کیسا لفافہ" ——— ایکسٹو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"وہ ..... جناب ——— کوئی خاص بات نہ تھی ——— میں نے مادام وی کو اپنی تصویر تحفے کے طور پر دی تھی جسے وہ سینے سے لگائے پھرتی تھی۔ میں نے سوچا ایسا نہ ہو کہ آپ کے ہاتھ میری تصویر آجائے اور آپ اس کا کہیں غلط استعمال نہ کریں ——— اس لئے میں نے اسے نکال لیا" ——— عمران نے سہمے سہمے لہجے میں کہا۔

"ہوں ——— اس کا مطلب ہے ——— تم مجھ سے کچھ چھپا رہے ہو۔ فوراً وہ لفافہ میرے حوالے کر دو" ——— ایکسٹو کے لہجے میں کرختگی آگئی۔

"وہ ..... وہ ... جناب ——— میرے فلیٹ میں موجود ہے ——— ہم ..... میں پہنچا دوں گا" ——— عمران کا لہجہ اور زیادہ سہما ہوا تھا۔ جبکہ باقی

www.urdufans.com

Scanned & PDF Copy By RFI

عمران کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔

"وہ لفافہ پہنچا دو ——— اور سنو ——— آئندہ اگر مجھ سے کچھ چھپانے کی کوشش کی تو ایسی سزا دوں گا کہ کچرے کے ڈھیر پر پڑے ساری عمر بھیک مانگتے رہو گے ——— اوور اینڈ آل" ——— ایکسٹو کے لہجے میں غراہٹ تھی اور عمران کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی ابھی یتیم ہو گیا۔

"اچھا ——— اب تم عورتوں کے بلاؤز میں بھی ہاتھ ڈالنے لگے ہو" ——— مائیک آف ہوتے ہی جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے کہاں ——— یہ اس کیپٹن کے بچے نے خواہ مخواہ جھوٹ بول دیا ہے ——— بھلا تم ہی بتا دو میں نے کبھی تمہارے ....." عمران فقرہ مکمل کرنا چاہا۔

"تمہاری یہ جرأت" ——— جولیا نے کہا اور دوسرے لمحے اس کی چیخ میں اڑتی ہوئی عمران کی طرف بڑھی۔

"ارے ——— ارے ——— میں تو کہہ رہا تھا کہ میں نے کبھی تمہیں لگایا ہے ——— ضد کی بات دوسری ہے" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا جیسے اس کے پیچھے بھوت لگ گئے ہوں۔ اور پورا کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

www.urdufans.com